Vol. I
No. 15.



Friday
20th March, 1953.

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

FRIDAY, 20TH MARCH, 1953

The Assembly met at Three of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Starred Questions and Answers

Mr. Speaker : Let us take up questions. Shri Buchiah.

R.T.D. BUSES AT CONGRESS SESSION

*152 (31) *Shri M. Buchiah* (Sirpur) : Will the hon. Minister for Home be pleased to state :

(*a*) The number of R.T.D. buses kept at the disposal of the A.I.C.C. Session at Nanalnagar ?

(*b*) the total income earned and expenditure incurred in this behalf ?

ہوم منسٹر (شری دگمبر راؤ بندو) ۔ اے ۔ آئی ۔ سی ۔ سی کی تحویل میں کوئی بس نہیں دی گئی تھی ۔ البتہ کانگریس سیشن کے زمانے میں زائد بسیں چلانے کا انتظام کیا گیا تھا ۔ اون زاید بسوں کی جملہ تعداد (۸۰) تھی ۔ (بی) کا جواب یہ ہے کہ شہر کے اندر جملہ آمدنی (۸۲۳۶۰) روپے آئی ۔ جی ہوئی اور اخراجات (۶۲۳۰۹) روپیے ہوئے ۔ یہ صرف تخمینہ ہے کیونکہ مکمل حسابات نہیں دیکھے گئے ۔

شری کوپی ڈی گنگا ریڈی (نرمل ۔ عام) ۔ اس میں جدید بسیں کتنے تھے اور پرانے کتنے تھے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ زائد بسیں (۸۰) رکھے گئے تھے ۔ جملہ بسوں کی تعداد تو میرے پاس نہیں ہے ۔ سکندرآباد ۔ افضل گنج اور نام پلی سے کانگریس نگر تک پسنجرس کو پہنچانے کا انتظام کیا گیا تھا ۔

شری ایم بچیا ۔ ان (۸۰) بسوں میں نئے کتنے تھے اور پرانے کتنے تھے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ یہ میں نہیں بتلاسکتا ۔

شری جی ۔ ہنمنت راؤ (ملک) ۔ کیا اس کے لئے یوجول ریٹس (Usual Rates) رکھے گئے تھے ؟

1

شری دگمبر راؤ بندو- معمولی ریٹس رکھے گئے تھے - مثلاً سکندر آباد سے ۲ آنے- افضل گنج سے ۳ آنے اور نام پلی سے ۱ آنے آئی - جی لئے جاتے تھے -

Mr. Speaker : Let us proceed to the next question. Shri Ch. Venkatrama Rao.

(*Pause*)

Mr. Speaker : The member is absent. Shri Bhagwanrao Boralkar.

(*Pause*)

Mr. Speaker : Absent. Shri Uddhav Rao Patil.

ARREST BY POLICE

***157 (240) *Shri Uddhav Rao Patil* (Osmanabad-General) : Will the hon. Minister for Home be pleased to state :**

Whether it is a fact that the Police of Omerga in Osmanabad district arrested five persons in the village Ekurka, Omerga taluq, for hoisting the Red Flag of Shetakari Kamgar Paksha on 26th January, 1953 ?

شری دگمبر راؤ بندو- یہ صحیح نہیں ہے کہ ۲۶ جنوری کو اپنی پارٹی کا فلاگ (**Flag**) لگانے کے سلسلہ میں کس کو گرفتار کیا گیا - البتہ چار آدمیوں کو جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ کسان کامگار پارٹی کے ممبرس ہیں تحت دفعہ (۱۰۵) ضابطہ فوجداری گرفتار کیا گیا اور اون کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا - دفعہ (۱۰۷) کے تحت کارروائی چل رہی ہے جو ابھی زیر تصفیہ ہے -

شری ادھو راؤ پٹیل - کیا یہ آنریبل منسٹر کو معلوم ہے کہ اون کا فلاگ ابھی تک ضبط ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو- فلاگ ضبط ہونے کے بارے میں میرے پاس کوئی اطلاع نہیں ہے -

شری ادھو راؤ پٹیل - کیا یہ کارروائی عمرگہ تعلقہ کے کانگریس پریسیڈنٹ کی درخواست پر کی گئی ؟

شری دگمبر راؤ بندو- رپورٹ سے یہ پتہ چل رہا ہے کہ فلاگ ہائسٹنگ (**Flag** **Hoisting**) کے سلسلہ میں کانگریس کمیٹی کی جانب سے پہلے ایک جگہ مقرر کیگئی تھی جس پر بعد میں کسان کامگار پارٹی کے لوگوں نے قبضہ کرلیا اور وہاں پر

فلاگ لگایا - جب پولس کو معلوم ہوا کہ وہاں بدبھیڑ ہوگئی ہے تو وہ وہاں پہنچی اور مجمع کو منتشر کیا گیا اور ان لوگوں پر مقدمہ چلایا جارہا ہے -

شری اودھو راؤ پٹیل - کیا تعلقہ کانگریس کمیٹی کے پریسیڈنٹ کی درخواست پر یہ کارروائی کیگئی ہے یا کسی اور ذریعہ سے پولس کو اطلاع ملی تھی ؟

شری دگمبر راؤ بندو - اس کا کوئی نوٹ میرے پاس نہیں کہ پولیس کو کس ذریعہ سے اطلاع ملی - پولیس کو کسی نہ کسی طرح سے اطلاع ملی اور وہ موقع پر پہنچ گئی -

شری اناجی راؤ گوانے (پربھنی) - کیا تعلقہ کانگریس کمیٹی کی جانب سے اعلان کیا گیا تھا کہ فلاں جگہ پر جلسہ ہونے والا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - یہ میں نہیں جانتا کہ لوگوں کو پہلے سے اطلاع تھی یا نہیں -

شری ادھو راؤ پٹیل - جس جگہ لوگوں کو بلایا گیا تھا وہ پبلک پلیس (Public place) تھی یا پرائیوٹ (Private) جگہ تھی ؟

شری دگمبر راؤ بندو - وہ خانگی جگہ تو نہیں تھی -

شری اودھو راؤ پٹیل - اگر ۲۶ - جنوری کو کوئی دوسرا فلاگ لگایا جائے تو کیا اس کی مانعت ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - یہ ایک الگ سوال ہے کہ اگر ۲۶ - جنوری کو کوئی دوسرا فلیگ لگایا جائے تو حکومت کیا سمجھے گی - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر نیشنل فلیگ کی بجائے دوسرا فلیگ لگایا جائے تو وہ نیشنل فلیگ کی انسلٹ (Insult) ہوگی اور اس کو ہم کبھی ٹالریٹ (Tolerate) نہیں کرینگے -

شری ادھو راؤ پٹیل - اگر ۲۶ جنوری کو نیشنل فلیگ کی بجائے کسی پارٹی کا فلیگ لگایا جائے تو کیا ایسے انسلٹ (Insult) سمجھا جائیگا ؟

شری دگمبر راؤ بندو - یہ فلیگ کانگریس کا فلیگ نہیں ہے - بلکہ نیشنل فلیگ ہے - ہر پارٹی کو بلالحاظ سیاسی عقائد کے اس کی عزت کرنی چاہئے - جو سیاسی پارٹیاں ملک میں ہیں اون کا کام ہے کہ اس کی عزت کریں -

شری ادھو راؤ پٹیل - نیشنل فلیگ کی عزت کا سوال نہیں بلکہ یہ معلوم کرنا ہے کہ آیا ۲۶ - جنوری کو نیشنل فلیگ کے علاوہ کوئی دوسرا فلیگ لگانے کی کسی قانون کے تحت مانعت ہے یا کیا ؟

Mr. Speaker **: We are going into arguments.**

شری دگمبر راؤ بندو - میں نے یہ نہیں کہا کہ مانعت ہے -

شری اودھو راؤ پٹیل - کس قانون کے تحت ایسی ممانعت ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - میں نے ممانعت کے بارے میں نہیں کہا البتہ اگر ۲۶- جنوری کے روز نیشنل فلگ کی بجائے دوسرا فلگ لگایا جائے تو ہم ضرور یہ سمجھینگے که انٹی نیشنل (Anti-National) کام کیا جارہا ہے -

SABOCHA TAX

*158 (199) *Shri M. Buchiah* : Will the hon. Minister for Excise, Customs and Forests be pleased to state :

(*a*) The total amount collected as Sabocha tax for Hyderabad and Secunderabad Toddy shops in the four months of Azur, Dai, Bahman and Isfandar during last year and this year comparatively ?

(*b*) the total number of Toddy and Sendhi trees numbered during the months of Azur, Dai, Bahman and Isfandar during last year and this year comparatively for Hyderabad and Secunderabad ?

منسٹر فار اکسائز ، کسٹمس اینڈ فارسٹس (شری رنگا ریڈی) - جزو (الف) کا جواب یہ ہے که آذر لغایته اسفندار سنه ۶۱ف میں (۱۱۳۰۳۳۷) اور آذر لغایته اسفندار سنه ۶۲ف میں (۷۰۶۱۳۷) روپیه کی آمدنی ہوئی - جزو (ب) کا جواب یہ ہے که آذر لغایته سنه ۶۱ف میں درختوں کی تعداد (۱۰۹۹۳۵) تھی اور آذر لغایته اسفندار سنه ۶۲ف میں (۸۵۲۳۲) تعداد تھی -

شری ایم - بچیا - درختوں کی تعداد اور سبوچه ٹیکس کی مقدار میں گزشته سال کے مقابله میں یه فرق کیوں ہے ؟

شری رنگا ریڈی - اسکی وجه یه ہے که عوام میں سیندھی پینے کا شوق کم ہوگیا اور لوگوں کے پاس پیسه نہیں رہا -

شری ایم - بچیا - کیا اس کی وجه یه تو نہیں که اس سال بہت سے درخت بلا نمبر اندازی کے تراش لئے گئے ؟

شری رنگا ریڈی - میرا جہاں تک خیال ہے اور تفتیش سے بھی یہی معلوم ہوا ہے که گزشته کے مقابله میں اس سال بلا نمبر اندازی کے بہت کم درخت تراشے گئے -

Mr. Speaker : **What is Sabocha Tax ?**

شری رنگا ریڈی - حیدر آباد میں جو سیندھی باہر سے لائی جاتی ہے فی گھڑا اوس پر کچھ محصول عائد کیا جاتا ہے جسکو سبوچه ٹیکس کہتے ہیں -

شری یم .. بچیا - حیدر آباد اور سکندر آباد کی دوکانوں کے لئے کتنے گھوڑے سیندھی روزانہ لائی جاتی ہے ؟

Mr. Speaker : How does this question arise ? The supplementary question should arise out of the answer.

Shri M. Buchiah : My supplementary question is out of the answer only (laughter).

ACQUISITION OF LANDS

*159 (209) *Shri G. Hanumanth Rao:* Will the hon. Minister for Excise, Customs and Forests be pleased to state :

(*a*) whether and if so to what extent lands have been acquired by the Government in Osmanabad and Bidar districts for the development of forests ?

(*b*) the names of owners of the aforesaid lands ?

(*c*) the amount paid to each of them ?
(Particularly)

شری رنگا ریڈی - سنہ ۵۲ ع کے پہلے سشن میں سوال نمبر (۳۴۸) کے جواب میں اسکی تفصیلات بتائی گئی ہیں - آنریبل ممبر اوس کو ملاحظہ فرمالیں -

شری جی - ہنمنت راؤ - میں پرٹیکیولرلی (Particularly) عثمان آباد اور بیدر کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں کتنی زمین لی گئی اور وہ زمین کن کن لوگوں کے نام پٹہ پر تھی - میرا خیال ہے کہ ان تفصیلات کا اوس وقت جواب نہیں دیا گیا تھا -

شری رنگا ریڈی - جس تفصیل کا حوالہ دیا گیا وہ تفصیل اوس جواب میں موجود ہے - تاہم میں بتاتا ہوں کہ وہاں (۸۰۱) ایکر زمین حاصل کیگئی ہے جسکا معاوضہ (۶-۳-۶۸۵۰۲) روپیہ دیا گیا ہے -

شری جی - ہنمنت راؤ - جزو (بی) کا جواب بھی چاہئے کہ کن کن لوگوں سے حاصل کیگئی تھی -

سری رنگا ریڈی - یہ تمام تفصیلات اوس تختہ میں موجود ہیں - دو آدمیوں سے یہ زمین لیگئی - ایک تو ویمل چند سے ....

Mr. Speaker : Full answer has been supplied before.

شری جی - ہنمنت راؤ - وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ جب منسٹر صاحب کے پاس تفصیلات موجود ہیں تو وہ دے سکتے ہیں - اوس کے علاوہ یہ ہوتا

ہے کہ کوئیسچنس اور آنسرس (Questions and Answers) پرنٹ (Print) ہوکر ہمیں نہیں ملتے جس سے معلوم ہوسکے کہ کون سے سوال کا جواب دیا جاچکا ہے -

مسٹر اسپیکر - ٹیبل پر تو رکھے جاتے ہیں -

شری جی - ہنمنت راؤ - کیا پھولچند گاندھی صاحب کی زمین بھی حاصل کیگئی ہے ؟

شری رنگا ریڈی - یہ سوال بھی اوس وقت ہوا تھا - پھولچند گاندھی صاحب سے نہیں بلکہ ویمل چند گاندھی جو اون کے بھتیجے یا اون کے رشتے کے بھائی ہوتے ہیں اون سے حاصل کیگئی تھی -

شری جی - ہنمنت راؤ - کس ریٹ (Rate) سے - یہ زمین حاصل کیگئی ؟

شری رنگا ریڈی - اس کا حساب آپ لگائیے - (۳۶ء) ایکڑ زمین حاصل کیگئی تھی - جس کی قیمت (۱۶۲۲۲) روپیے ہوئی اور قانون حصول اراضی کے تحت (۱۵) فیصدی اضافہ بھی دینا پڑتا ہے اسطرح اسکی جملہ قیمت (۶-۶-۱۸۶۵۰) روپیے ہوئی -

شری جی - ہنمنت راؤ - کیا اس زمین میں زیادہ پتھرے ہیں ؟

Mr. Speaker : This is irrelevent.

شری ادھو راؤ پٹیل - اس زمین کی فی ایکر مالگزاری کیا ہے ؟ یا یہ بتلائے کہ پوری زمین کی کیا مالگزاری ہے ؟

شری رنگا ریڈی - اس کی تفصیلات میرے پاس نہیں ہیں -

Forest Officers

*160 (262) *Shri G. Hanumanth Rao :* Will the hon. Minister for Excise, Customs and Forests be pleased to state :

(*a*) whether it is a fact that forest officers are not allowing the Koyas of Lingal, Mulug taluq to take wood and grass to construct their huts ?

(*b*) if so, for what reasons ?

شری کے-وی - رنگا ریڈی - احکام نافذ الوقت مندرجہ گشتی نشان (۱۰) مجریہ محکمہ معتمدی مال بابتہ سنہ ۱۳۰۰ف کے لحاظ سے صرف بصورت طغیانی و آتشزدگی چوبینہ مفت دیا جاسکتا ہے - اس قسم کی کوئی شکایت سررشتہ جنگلات میں تاحال وصول نہیں ہوئی ہے - ہوسکتا ہے کہ کسی مقامی ملازم جنگلات نے ان کویاز موضع لنگال کو احکام نافذ الوقت سے مطلع کیا ہو -

ب - احکام نافذ الوقت کے خلاف کوئی پیداوار صحرا مفت نہیں دیجاسکتی ہے

شری جی ہنمنت راؤ۔ کویاز کووھاں بسا کر جو ھٹا دیا گیا کیا یہ طغیانی سے کچھ کم ہے؟

Not answered

شری کے۔ایل۔ نرسمہوا ن راؤ (یلندو)۔ ذاتی آراضیات والوں کو بھی آپ لکڑی نہیں لینے دیتے اسکی کیا وجہ ہے؟

شری کے۔ وی رنگا ریڈی۔ میں سمجھتا ھوں آنریبل ممبر کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ری ہیابلیٹیشن (Rehabilitation) کے سلسلے میں سوشیل سرویس کی جانب سے برابر لکڑی دیجاتی ہے۔ آپ نے کویاز کے متعلق سوال کیا ہے۔کویاز کو قوم ہونے کی وجہ سے کوئی لکڑی نہیں دیجاتی۔ بلکہ آتشزدگی یا طغیانی کی صورت میں سررشتہ جنگلات فوری ضرورت کیلئے مفت لکڑی دیتا ہے۔ ری ہیابلیٹیشن کا تعلق سوشیل سرویس سے ہے وہ لکڑی سربراہ کرتا ہے۔

شری جی۔ ہنمنت راؤ۔ کیالنگال کی جھونپڑیاں اس سے متعلق نہیں ہیں؟

Mr. Speaker : It is a matter of opinion.

شری کے۔ایل۔ نرسمہوا ن راؤ۔ ری ہیابلیٹیشن کے سلسلے میں دو تین سال زمینوں کو ویسا ہی رکھا جاتا ہے اور پھر وھاں سے گھاس اور چوبینہ لینے سے بھی عوام کو باز رکھا جاتا ہے۔کیا یہ صحیح نہیں ہے؟

شری کے۔ وی رنگا ریڈی۔ اگر یہ زمین ان لوگوں کی ملک ہو تو انہیں چٹھیاں دیجا کر آزادانہ طور پر وھاں کی لکڑی اور گھاس استعمال کرنے کیلئے اجازت دیجاتی ہے۔ اگر زمین سرکاری ہو تو اجازت نہیں دیجاتی۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ (اپا گوڑہ)۔ کیا سوشیل سرویس ڈپارٹمنٹ کی جانب سے فارسٹس ڈپارٹمنٹ سے یہ مانگ کیگئی ہے کہ کویاز کو جنگل کا سامان دیا جائے؟

شری کے وی رنگا ریڈی۔ چندمقامات کیلئے ایسی سفارش کیگئی ہے۔ قانوناً جنگل کٹا کر نہیں دیا جاسکتا۔ بعض مقامات پر دیگر اغراض کیلئے جنگل قطع کرنے کی ضرورت تھی۔ وھاں میں نے لکڑی مفت سپلائی (Supply) کروائی ہے۔ اسی طرح ھمارے پاس ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ شاخ تراشی کیجاتی ہے تاکہ درخت بڑھ سکے۔ لیکن رقم نہونے کی وجہ سے سررشتہ یہ کام نہیں کرسکتا تھا۔ میں نے ان لوگوں کی ضروریات کو رفع کرنے کیلئے شاخ تراشی کے ذریعہ چوبینہ سپلائی کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے انکی ضروریات پوری ہوسکتی ہیں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ کیا اسمیں لنگال بھی ہے؟

شری کے وی رنگا ریڈی۔ جہاں تک میرا خیال ہے اسمیں لنگال نہیں ہے۔ مجھے عادل آباد اور ورنگل کے مقامات کا خیال ہے۔

شری جی - هنمنت راؤ - کیا یہ صحیح ہے کہ لنگال گاؤں کی جھونپڑیاں جلادی گئی ہیں ؟

شری کے وی رنگا ریڈی - میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ لنگال ہو یا حیدرآباد یا سکندرآباد - کسی جگہ بھی جھونپڑیاں جلتی ہیں اور اسکے لئے چوبینہ کی خواہش کی جاتی ہے تو مفت دیا جاتا ہے -

شری جی - هنمنت راؤ - جھونپڑیاں جلنے کے باوجود لکڑی نہیں دیگئی ہے - میں اس لئے دریافت کررہا ہوں -

شری کے وی رنگا ریڈی - اگر مکانات جلیں اور اسکی اطلاع دیجائے تو ایک خاص مالیت کی حد تک تعلقدار کو چوبینہ دینے کی اجازت ہے - ہمارے کنزرویٹر بھی اجازت دیتے ہیں - اس سے بڑھکر چوبینہ کی ضرورت ہوتو صدر المہام اجازت دیسکتے ہیں - جہاں کہیں ایسی اطلاع ملی ہے میں نے اجازت دی ہے -

شری جی - هنمنت راؤ - احکام تو ہیں مگر وہاں عمل نہیں ہوتا کیا کریں -

شری کے وی رنگا ریڈی - یہ آپ صاحبین کی غلطی ہے - میں نے کل ہی کہا ہے کہ چوکیدار کی کافی نگرانی ہونی چاہئے - اور اگر کہیں کسی عہدہ دار نے غلطی کی ہے تو اسکی بھی کارروائی ہوسکتی ہے -

شری جی - هنمنت راؤ - اگر آپ کو اسکی اطلاع دیجائے تو کیا آپ اب انتظام کرینگے ؟

شری کے وی رنگا ریڈی - بیشک - اگر واقعہ صحیح ہو اور آپ جو بیان کررہے ہیں وہ محض آپ کی سماعی خبر نہو تو اس پر ضروری کارروائی کیجائیگی -

شری جی - هنمنت راؤ - کیا منسٹر صاحب کو اتنے سوالات کے باوجود بھی اس واقعہ سے متعلق تشفی نہیں ہوئی -

Mr. Speaker : No need of arguments.

شری جی - هنمنت راؤ - آرگیومنٹس کا سوال نہیں ہے - (۲۰) فیملیز کے جھونپڑیاں جلنے کی وجہ سے انہوں نے اس کا مطالبہ کیا تھا اور تعلقدار صاحب کے پاس بھی درخواست دی تھی لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا اس لئے یہ سوال کرنا پڑا -

GROW MORE FOOD CAMPAIGN.

*162 (302) *Shri Shrihari* (Kinwat) : Will the hon. Minister for Agriculture and Supply be pleased to state :

The progress of the Grow More Food Campaign in Adilabad district during the last three years ?

Minister for Agriculture and Supply (*Dr. M. Chenna Reddy*): A statement is laid on the table of the House.

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ٹیبل پر رکھنے کا کیا طریقه هے سمجھ میں نہیں آتا - هوسکتا هے که دوسرے آنربل ممبرس کو بھی اس سوال کے جواب کی ضرورت هو - میں وننتی کرونگا که اس کا هاؤس میں جواب دیا جائے -

Dr. M. Chenna Reddy: I may submit that the practice in Parliament is to lay the statements on the table of the House. We observed the same procedure in our previous sessions also. You made it clear on a prior occasion that the statements so laid on the table of the House will be made available to the hon. Member who has put the question. Now, if you permit me, Sir, I do not mind reading out the statement.

Shri V. D. Deshpande: I request that it be read out.

Mr. Speaker: All right. The hon. Minister may read out the statement.

(The Statement was then read out)

Statement.

GROW MORE FOOD ACHIEVEMENTS IN ADILABAD DISTRICT

No.	Item			1950-1951 Achievement	1950-1951 Extra production in tons	1951-1952 Achievement	1951-1952 Extra production cumulative for two years.	1952-1953 Achievement	1952-1953 Extra production cumulative for three years
1	2			3	4	5	6	7	8
	A. *Works Schemes*:								
1.	**Construction of new wells**	(Nos.)	..	103	330	..	330	..	330
2.	**Repairs to old wells** ..	„	..	9	14.4	..	14.4	..	14.4
3.	**Supply of oil engines** ..	„	..	17	68	15	128	6	152
4.	**Supply of tractors** ..	„	..	..	..	1	38	1	66
5.	**Supply of rahats** ..	„	..	5	10	4	18	4	26
	B. *Supply Schemes*:								
6.	**Distribution of imp.**	**rice seed**	(Mds)	75	5	973	64	2159	142
7.	**do**	**Jowar seed**	„ ..	..	..	..	..	20	8

	do	Wheat seed „ ..	5	0.15	5	0.15	5	0.15
9.	do	Green manure „ ..	16	6	52	20	276	110
01.	do	G. N. Cake (Tons)	181	65	30	15	41	20.5
11.	do	P. F. Mixture „ ..	88	162	76	140	65	119
12.	do	Other fertilizers ..	1	1.67	..	..	57	95
13.	do	Compost ..	778	20	2191	57	9377	243
	C. *Plant Protection Schemes :*							
14.	Distribution of sulphur (Acres) ..	..	(Lbs.) 1148	400	1860	476	1239	433
15.	Paddy Hispad ..			..	72	4	283	17
	D. *Grow More Cotton :*							
16.	Distribution of imp. Cotton seed		(Mds) 16026	1402 Bales	15501	1356 Bales	15430	1350 Bales
	Total	..		1082 and 1402 Bales of cotton		1299 and 1356 bales of cotton		1771 and 1350 bales of cotton

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ان کی وجہ سے کل کتنا اناج زیادہ پیدا ہوا ؟

شری ایم - چنا ریڈی - سوال صرف عادل آباد ضلع سے متعلق ہے اس لئے پوری اسٹیٹ کا فگر میرے پاس اس وقت نہیں ہے

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا یہ صحیح ہے کہ جو ٹرکٹرس سپلائی کئیے گئیے انہیں کئی بار درست کرنا پڑا ؟

شری ایم - چنا ریڈی - جو ٹراکٹرس انڈ یو یجولس کو دئے جاتے ہیں ان کے خراب ہونے کا انحصار اس کے استعمال اور حالات پر ہے اس کی نگرانی زمین کی حالت - آئیل اور ڈرائیوروں کے استعمال پر انجن کی کارکردگی منحصر ہوتی ہے -

شری وی ڈی - دیشپانڈے - کیا آنریبل منسٹر کو اس کی خبر ہے کہ پہلے سال جو کمی بتلائی گئی ہے وہ ٹراکٹرس کے ٹھیک کام نہ کرنے کی وجہ سے ہوئی -

شری ایم - چنا ریڈی - مجھے اس کی خبر نہیں ہے -

مسٹر اسپیکر - دوسرا سوال - شری سید حسن -

(Not present)

شری ڈی - راما سوامی - (ناگر کرنول) - اسپیکر - میرا ایک ان اسٹارڈ کوئسچن ۱۹ - مارچ کے لئیے تھا - لائبریری میں اس کا جواب نہیں رکھا گیا ہے -

Mr. Speaker : It will be placed.

Unstarred Questions And Answers

Police Excesses

*153 (91) *Shri Ch. Venkatrama Rao* : (Karimnagar) : Will the hon. Minister for Home be pleased to state :

(*a*) Whether it is a fact that the Police Sub-Inspector of Parkal severely beat a washerman by name Katharaju Kanakayya on 28th Deeember 1952 ?

(*b*) whether any representation was made in this behalf ?

(*c*) If so, what action has been taken thereon ?

Shri Digamber Rao Bindu : (*a*) No.

(*b*) Yes.

(*c*) Enquiry revealed that the allegation was baseless.

*154 (92) *Shri Ch. Venkatrama Rao* : Will the hon. Minister for Home be pleased to state :

(*a*) Whether it is a fact that the Huzurnagar police beat severely the following Kisan Sabha workers on 9-1-1953 ?

1. Turuka Ramulu.
2. Atukuri Venkulu.
3. Tirpatayya.
4. Shrimati Susheela.
5. Shrimati Lingamma.

(*b*) Whether it is also a fact that Gopishouri Reddy, a Congress leader, the defeated candidate of Huzurnagar and some other congress workers also took part in beating the above persons ?

(*c*) If so, for what reasons ?

Shri Digamber Rao Bindu : (*a*) No.

(*b*) That is not a fact.

(*c*) Does not arise.

CASES OF DACOITIES

*155 (93) *Shri Ch. Venkatrama Rao* : Will the hon. Minister for Home be pleased to state :

(*a*) Whether it is a fact that the number of dacoities and robberies has increased in 1952 ?

(*b*) If so for what reasons ?

(*c*) The number of cognizable cases registered in 1951 and 1952 ?

Shri D.G. Bindu : (*a*) Incidence of dacoities has decreased in all the districts, while robberies showed an increase only in two districts, *viz.*, Khammam (Warangal) and Adilabad.

(*b*) The increase in the incidence of robberies in Adilabad district is attributed to increased terrorist activities. In Warangal South, the increase is attributed to the operation of some professional gangs, who have since been traced and brought to book.

(c) The total number of cognizable cases registered in 1951 and 1952 is as below :—

			1951	1952	Difference
1.	Murders Sec. 302 to 307	.I.P.C.	918	763	—155
2.	Robberies ,, 392 to 394	,,	817	676	—141
3.	Dacoities ,, 395 to 397	,,	1077	524	—553
4.	Theft ,, 379 to 381	,,	6963	6824	—139
5.	House-breakings, sec. 454-457	,,	5228	4923	—305
5.	Miscellaneous sec. 147, 148 363, 48, 168, 164 I.P.C.	,,	65469	51618	—13851

CONVICTS IN JAILS

*156 (319) *Shri Bhagwanrao Boralkar* (Basmat-General) : Will the hon. Minister for Home be pleased to state :

(a) The number of convicts admitted in Jails and the number of prisoners released from the State Jails during 1952 ?

(b) The number of convicts released :

(1) Due to expiry of the sentence period.
(2) as a result of appeals.
(3) on payment of fines.
(4) on giving security.
(5) under remission rules.
(6) on the recommendation of the Revision Board.

(c) The number of convicts who escaped ?

Shri D. G. Bindu : (a) The number of convicts admitted in Jails during 1952 is11,553 and the number of prisoners (convicts and U/ts) released from the State Jails during the same period is 20,245 (9367 under-trials and 10876 convicts).

(b) 1—6,373 ; 2—597 ; 3 & 4—784 ; 5—1583 ; 6—188.

(c) Six.

RETRENCHMENT IN CUSTOMS DEPARTMENT

*161 (86) *Shri Ch. Venkatrama Rao* : Will the hon. Minister for Excise, Customs & Forests be pleased to state :

(a) Whether Government have retrenched any employees in the Customs Department ?

(*b*) Whether any further retrenchment in the above Department is under contemplation ?

Shri K.V. Ranga Reddy : (*a*) Yes.

(*b*) There will be wholesale retrenchment if, as at present envisaged, export customs is abolished with effect from 1st April, 1954.

PROMOTION OF TEXTILE INSPECTOR

*163 (338) *Shri Syed Hasan* (Hyderabad City) : Will the hon. Minister for Agriculture and Supply be pleased to state :

(*a*) Whether it is a fact that an officer holding the post of Chief, Inspector Textile was first promoted according to merits and then reverted to his original post, as a result of an appeal made by senior officer, and consequently to provide for the former officer, another senior officer was sent back to his parent department and promotion was given to Mr. Srinivasa Reddy the former officer who was reverted ?

(*b*) If so, for what reasons ?

Dr. M. Chenna Reddy : (*a*) Yes. But the reversion of another senior officer to his parent department was not done to provide promotion for the reverted Chief Textile Inspector, as alleged.

(*b*) Shri S. Reddy, Chief Textile Inspector, was first promoted on merits supported by the recommendations of the P.S.C. On appeal, however, by a senior officer, the P.S.C. revised its decision as a result of which Shri Reddy was reverted to his original post. Subsequently Shri Reddy obtained his promotion to the vacancy by the reversion of Mr. Narsingdas, another senior officer, to his parent department on an equivalent grade. Shri Reddy had worked for 1 year as Assistant Textile Commissioner and hence was found suitable for promotion.

RAPE BY POLICE

56 (20) *Shri Ch. Venkatrama Rao* : Will the hon. Minister for Home be pleased to state :

(*a*) Whether the Government is aware that a police constable at Koppal committed a rape in the month of January 1953 on a lambadi woman Ganga Bai by name ?

(b) Whether any representation was made to the authorities in this matter ?

(c) If so, what action has been taken against the said police constable ?

Shri D.G. Bindu : (a) It is not a fact.

(b) No. But this allegation was a "news item" in Hyderabad Bulletin dated 22nd January 1953. The D.S.P. made personal enquiries on the basis of the news item and found it baseless and incorrect.

(c) Does not arise in view of the above.

TORTURE BY POLICE

57 (21) *Shri Ch. Venkatrama Rao* : Will the hon. Minister for Home be pleased to state :

(a) Whether it is a fact that Shri Punnam of Bendalapadam village in Kothagudem area was severely tortured while he was under police custody in the month of January 1953 ?

(b) If so, for what reasons ?

Shri D.G. Bindu : (a) No. It is not a fact.

(b) Does not arise.

ARREST BY POLICE

58 (22) *Shri Ch. Venkatrama Rao* : Will the hon. Minister for Home be pleased to state :

(a) Whether it is a fact that the Police of Nagireddygudem in Huzurnagar taluq arrested Shri Bhishamayya on 6-2-1953 ?

(b) Whether it is also a fact that he is kept in the Police Station even now and is being severely tortured ?

(c) If so, for what reason.

Shri D.G. Bindu : (a) Iruku Biksham *alias* Hanumanthayya not Bikshmayya was arrested on 7th February 1953 under section 307 I.P.C.

(b) No. This is not correct.

(c) Does not arise.

Legislative Business

Shri D.G. Bindu : Sir, I beg to introduce L.A. Bill No. VII of 1953, a Bill to provide for the release on probation of first offenders.

Mr. Speaker : The Bill is introduced.

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ پائنٹ آف انفرمیشن (Point of information) جاگیرداروں کو جو معاوضہ دیا جاتا ہے اور صرفخاص کا جو معاوضہ دیا جاتا ہے اس کی بابتہ کہیں ڈیمانڈ نہیں آیا ہے ۔ یہ سوال هاؤس کے سامنے اٹھایا گیا تھا کہ وہ چارج ہے یا غیرچارج ہے۔ وہ کس ڈیمانڈ میں آئیگا اس کی نسبت فیصلہ ہونا ہے۔ متعلقہ منسٹر کے ڈیمانڈس اس سے پہلے ہی گزر چکے ہیں ۔ کل ڈیمانڈس کا آخری دن ہے ۔ ۳-۴ دن پہلے یہ سوال اٹھایا گیا تھا ۔ لیکن اب تک اس بارے میں مطلع نہیں کیا گیا ہے ۔ آخر اس کا کیا ہوگا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اگر اس کی نسبت ڈیمانڈ یہاں پیش ہونا ہے تو پیش ہوگا ۔ اس بارے میں چیف منسٹر صاحب سے دریافت کیا ہے وہ کل جواب دیدیں گے ۔

General Budget Demands for Grants

Minister for Commerce, Industries and Labour, Shri Vinayak Rao Vidyalankar: Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 1,09,000 under Demand No. 19 (Mines) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 1,09,000 under Demand No. 19 (Mines) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri Vinayak Rao Vidyalankar : Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 17,29,900 under Demand No. 30 (Industries be granted to the Rajpramukh, to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 17,29,900 under Demand No. 30 (Industries) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Shri Vinayak Rao Vidyalankar : Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 1,49,400 under Demand No. 32 (Inspector of Factories) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum ot exceeding Rs. 1,49,400 under Demand No. 32 (Inspector of Factories) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri Vinayak Rao Vidyalankar : Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 5,76,900 under Demand No. 33 (Labour Department) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 5,76,900 under Demand No. 33 (Labour Department) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri Vinayak Rao Vidyalankar : Sir, I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 2,18,800 under Demand No. 33 (Directorate of Resettlement & Employment)

be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 2,13,800 under Demand No. 38 (Directorate of Resettlement & Employment) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Shri Vinayak Rao Vidyalankar : Sir, I beg to move:

"That a sum not exceeding Rs. 32,30,000 under Demand No. 52 (Stationery & Printing) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954, The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That a sum not exceeding Rs. 32,30,000 under Demand No. 52 (Stationery & Printing) be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending the 31st day of March, 1954. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : We shall now take up motions for reduction of grants.

DEMAND NO. 19—RS. 1,09,000-SCIENTIFIC DEPARTMENTS.

WORKING OF MINES DEPARTMENT IN KARNATAK DISTRICT

Shri Makhdoom Mohiuddin (Huzoornagar): I beg to move :

"That the grant under Demand No. 19 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 19 be reduced by Rs. 100."

WORKING OF MINES DEPARTMENT IN TELENGANA

Shri S. Ramanatham (Hanamkonda) *:* I beg to move :

"That the grant under Demand No. 19 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 19 be reduced by Rs. 100."

DEMAND NO. 30—RS. 17,29,900—INDUSTRIES.

PROGRESS OF COTTAGE INDUSTRIES.

Shri Pendem Vasudav (Guzwel) *:* I beg to move :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100."

FAILURE OF GOVERNMENT IN PROTECTING THE NIRMAL INDUSTRIES.

Shri Gopidi Ganga Reddy : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100".

INDUSTRIAL PROBLEMS IN THE CITY OF HYDERABAD

Shri Makhdoom Mohiuddin : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100."

INDUSTRIAL PROBLEMS IN TELENGANA.

Shri S. Ramanatham : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100".

TEXTILE INDUSTRY IN MARATHWADA.

Shri V.D. Deshpande : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100".

FUNCTIONING OF STATE-OWNED INDUSTRIES.

Shri Syed Akhtar Hussain (Jangaon) : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100".

GOVT.'S FAILURE TO HAVE EFFECTIVE CHECK ON INDUSTRIES.

Shri K. Ananth Reddy : (Balkonda) : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100."

GOVERNMENT'S INDUSTRIAL POLICY.

Shri K. Ananth Reddy : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100."

PROGRESS OF INDUSTRIAL DEVELOPMENT.

Shri Uddhav Rao Patil : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100."

VARIED INDUSTRIAL POLICY OF GOVERNMENT IN RESPECT OF MAJOR INDUSTRIES AND COTTAGE INDUSTRIES

Shri K.R. Veeraswamy (Kalwakurti-Reserved) : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100."

DEMAND NO. 38—RS. 5,76,900 LABOUR DEPARTMENT IMPLEMENTATION OF SHOPS AND ESTABLISHMENTS ACT

Shri V.D. Deshpande : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 38 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

"That the grant under Demand No. 38 be reduced by Rs. 100."

WAGES OF AGRICULTURAL LABOURERS.

Shri V.D. Deshpande : I beg to move:

"That the grant under Demand No. 33 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved:

"That the grant under Demand No. 33 be reduced by Rs. 100."

CONDITION OF TANNERY AND TEXTILE WORKERS.

Shri S. Ramanatham : I beg to move:

"That the grant under Demand No. 33 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved:

"That the grant under Demand No. 33 be reduced by Rs. 100."

GOVERNMENT'S ATTITUDE TOWARDS TRADE UNIONS

Shri K. Ananth Reddy : I beg to move:

"That the grant under Demand No. 33 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved:

"That the grant under Demand No. 33 be reduced by Rs. 100."

RETRENCHMENT OF INDUSTRIAL WORKERS.

Shri Makhdoom Mohiuddin : I beg to move:

"That the grant under Demand No. 33 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved:

"That the grant under Demand No. 33 be reduced by Rs. 100."

WORKING OF LABOUR DEPARTMENT.

Shri Annaji Rao Gavane : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 33 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved :

" That the grant under Demand No. 33 be reduced by Rs. 100."

DEMAND NO. 38–RS. 2,13,800 DIRECTORATE OF RE-SETTLEMENT AND EMPLOYMENT AND FURTHER EDUCATION

GROWING UNEMPLOYMENT IN NIRMAL TALUQ

Shri Gopidi Gangareddy: I beg to move.

" That the grant under Demand No. 38 be reduced by Rs. 100. "

Mr. Speaker: Motion moved.

" That the grant under Demand No. 38 be reduced by Rs. 100. "

WORKING OF DIRECTORATE OF RESETTLEMENT AND EMPLOYMENT

Shri K. Ananth Reddy: I beg to move.

" That the grant under Demand No. 38 be reduced by Rs. 100. "

Mr. Speaker: Motion moved.

" That the grant under Demand No. 38 be reduced by Rs. 100. "

DEMAND NO. 52—RS. 32,30,000–STATIONERY AND PRINTING DEPARTMENT

INEFFICIENCY IN STATIONERY AND PRINTING DEPARTMENT

Shri V. D. Deshpande: I beg to move.

" That the grant under Demand No. 52 be reduced by Rs. 100. "

Mr. Speaker : Motion moved:

"That the grant under Demand No. 52 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : We will now take up general discussion.

శ్రీ రామనాథం,

మిస్టర్ స్పీకర్,సర్ తెలంగాణా ప్రాంతములో కార్మికుల పరిస్థితి చాలాదీనంగా ఉం.......

Shri Vinayak Rao Vidyalankar : I request the Member to speak in Hindi so that I may be able to understand his speech. I think he can speak in English as well.

Shri Ramanadhan : The speech is not after all meant for the Minister alone.

Shri Vinayak Rao Vidyalankar : If he can speak in Urdu; I do not mind. I believe the motions for reduction are meant more for me then for others.

श्री. अेस् रामनाथम :—मिस्टर स्पीकर सर, तेलंगाना के मजदूरों की हालत बहुत खराब है। तेलंगाना गव्हर्नमेंट पर वाजे है कि अेक बहुत बॅकवर्ड (Backward) अिलाका रहा है, जहां पर आम मजदूरों की हालत बहुत गिरी हुअी है। बहुत वर्षों से जो भी अिंडस्ट्रीज (Industries) यहां पर कायम हुअी हैं अुनमें कम तनख्वाह पर मजदूरों को अिस्तेमाल कर के लूटने की और अिस तरह से अपना फायदा ज्यादा से ज्यादा करवा लेने की कोशिश अब तक होती आअी है। खासकर जंग के जमाने में यह लूटखसोट बहुत हुअी। लेकिन जंग के बाद पूरे मुल्क में अिंडस्ट्रियल क्रअीसेस (Industrial Crisis) शुरू हो गया है। अिस जमाने में अिंडस्ट्रीज को चलाने में अिंडस्ट्रिअेलिस्ट और गव्हर्नमेंट ने जो रवैया अेख्तियार किया है वह मजदूरों के बिल्कुल खिलाफ पड़ रहा है। यों तो मानना ही चाहिये कि अिंडस्ट्रिज बिल्कुल कम फायदे पर चल रही हैं। यह मेरे खियाल से गव्हर्नमेंट की नाअहली तो मैं नहीं कहूंगा, लेकिन बदअिन्तजामी की वजह से हो रहा है अैसा मैं समझता हूं। अिसका सिर्फ हैदराबाद की हुकूमत की पॉलिसी से ताल्लुक नहीं है बल्कि पूरे हिंदुस्तान में जो अिंडस्ट्रियल पॉलिसी है अुसकी वजह से यहां के मजदूरों पर बहुत भार पड़ रहा है और वे काफी नुकसान में हैं। तेलंगाना में कोलमाअिन्स (Coal Mines) अेक बहुत बड़ी अिंडस्ट्री है जो दक्षिण भारत के दूसरे कारखानों को चलाने में बड़ा हिस्सा रखती है। अिस अिंडस्ट्री के मजदूरों की बहाली के लिये जो कुछ गव्हर्नमेंट कर रही है वह न सिर्फ नाकाफी ही है बल्कि मजदूरों को काफी नुकसान पहुंचानेवाली है। यही पॉलिसी टेक्स्टाअील अिंडस्ट्री (Textile Industry) में और केन अिंडस्ट्री (Cane Industry) में जाहिर है तेलंगाने में ये तीन चार अिंडस्ट्रीज हैं जो अहमियत रखती हैं, और अिसी लिये तेलंगाने के मजदूर और आम तबकात अपनी अिंडस्ट्री में फायदा कमाने के लिये पॉलिसी तयार करते आ रहे हैं। गव्हर्नमेंट की नाकामी की वजह से अपनी

जरूरियात को पूरा करने के लिये वहां के अिडस्ट्रिअेलिस्टस् और मजदूर अिस बात में मुत्तफिक हैं कि अुनको रहने के लिये मकान नहीं मिले। आजकल अुनकी हालत बेहतर बनाने के लिये कुछ न कुछ काम किया जा सकता है, मगर गव्हर्नमेंट अुसपर कुछ भी अमल नही कर रही है। वरंगल टेक्स्टाअील मिल में तकरीबन ४ हजार से ज्यादा मजदूर काम करते हैं, लेकिन वहां पर भी जो हालत है अुसकी वजह से मजदूरों का काफी नुकसान हो रहा है। जंग के जमाने में मिल के मालिकों ने और गव्हर्नमेंटने चूकि गव्हर्नमेंट का अुसमें बहुत सा हिस्सा है, ज्यादा फायदा हासिल किया है। अुसीसे अब मिल बढाने की कोशिश की जा रही है, और अुसके साथ साथ मजदूरों पर वर्क लोड (Work Load) बढाने की भी कोशिश की जा रही है। अिससे पहले जहा मजदूर दो लूम्स (Looms) चलाते थे वहां अब चार लूम्स चलाये जाने की कोशिश की जा रही है। चूकि यह अेक टेकनिकल डिपार्टमेंट (Technical Department) है, और अिसके बारे में मैं ज्यादा नही जानता, अिस लिये अुसके डीटेल्स (Details) में न जाते हुअे मैं सिर्फ अितना ही कहूंगा कि गव्हर्नमेंट और अिडस्ट्रिअेलिस्ट्स दोनों मिलकर मजदूरों पर वर्क लोड (Work Load) बढाने की नापाक कोशिश कर रहे हैं। अिससे मजदूरों को बहुत नुकसान पहुंच रहा है। गुजिश्ता साल मजदूरों ने तीन महीने का बोनस (Bonus) मांगा, मगर वह नहीं दिया गया। सिर्फ डेढ महीने का बोनस दिया गया। अिस पर मजदूरों ने स्ट्राअीक (Strike) की नोटीस दी। अिसके बारे में जब बैलट (Ballot) लिया गया तो ७० फीसद मजदूरों ने स्ट्राअीक के मुवाफिक वोट दिये हैं, लेकिन अब तक गव्हर्नमेंट ने अिसके बारे में कुछ नहीं किया है।

अिसी तरह से केनिंग अिडस्ट्री जो वरंगल में बहुत बडी अिडस्ट्री है, गये दस साल में काफी गिर गअी है। वहां तकरीबन ३० केनिंग अिडस्ट्रीज थीं लेकिन अब सिर्फ सात या आठ ही चल रही हैं। अिस प्रकार तकरीबन अेक हजार मजदूर बेकार हो गये हैं, और अुनकी हालत बहुत खराब है, अुनको खानेपीने को तक नहीं मिल रहा है। अिसके चार पांच साल पहले जब यह हुकूमत यहां नहीं आअी थी, अेक स्कीम निकाली गअी थी कि अिस केनिंग अिडस्ट्री को हुकूमत के पैसे से आगे बढाने की कोशिश की जाय। लेकिन वह स्कीम अब तक आगे नहीं बढाअी गअी, और गव्हर्नमेंट ने अिसमें अब तक कुछ भी नहीं किया है। अिस वजह से मजदूरों की हालत खराब होते जा रही है, और अुनमें बेचैनी पैदा हो रही है। दूसरी बात यह है कि अब अेप्रेल के बाद से डीमॉनिटायझेशन स्कीम (De-monetisation Scheme) आनेवाली है। अुससे मजदूरों की आमदनी में काफी कमी होनेवाली है। साठ रुपये पानेवाले मजदूर को कम से कम दस रुपये कम मिलेंगे। अिससे भी आम बेचैनी फैलती जा रही है।

आखिर में मैं अितना ही कहना चाहता हूं कि गव्हर्नमेंट को चाहिये कि वह वर्क लोड बढाने की स्कीम को फौरन बंद करने की कोशिश करे, टेक्स्टाअील के मजदूरों को तीन महीने का बोनस दिलाने का अिन्तजाम करे, और [illegible] के मजदूरों के लिये जल्द से जल्द मकानात बनवाने का अिन्तजाम करे। अिन तीन बातों पर गव्हर्नमेंट गौर करेगी औसी मुझे आशा है।

Shri K. R. Veeraswamy: Mr. Speaker, Sir, I have moved my cut motion to discuss the varied industrial policy of the

Government with regard to major industries and cottage industries in the State. At the very outset, I wish to say that the industrial policy pursued by the Government of Hyderabad has been of very little help to our State industries. Why I am saying this is because the local industries are being alienated and given to foreign interests. It has been said that it has been the political tactics of the Members of the Opposition to say that our industries are being alienated and given to foreign countries, but I want to prove by figures and facts that we are not selling our industries to Birlas but to the foreign industrialists, because Birlas are the junior partners of the British, and the Americans. It will be of great interest for the hon. Members to know that the famous Birlas Ball-Bearing Co. is not purely a Birla concern and Mr. Hoffman a Britisher has got 43% shares in the concern, and as such gets 43% of the profits of the concern. So, it does not sound correct to say that we are selling our industries only to our own industrialists and are trying to improve those industries. I shall here read out for the information of the hon. Members a joint announcement made after the Commonwealth Ministers conference held at London, which will be of interest. This clearly portrays how our industries are being captured by foreigners-not by Birlas or Dalmias but by foreign industrialists and how quietly and silently the British and American capital is flowing into our country. The policy enunciated by the Commonwealth Ministers at the London Conference is:

"1. Throughout the Commonwealth there is wide scope for world needs food and agricultural products, mineral and engineering products and improving the means for transferring them.

2. The United Kingdom is the traditional source of external capital for Commonwealth investment and has special responsibilities in the colonial territories. The United Kingdom Government are determined that the flow of capital from London for sound development throughout the Commonwealth shall be maintained and increased.

3. The Conference welcomed the proposal by a group of important financial, industrial and commercial concerns in the United Kingdom to form a company to further development in other countries of the Commonwealth and the Colonial Empire.

4. The International Bank will be moved to make sterling available for lending by the Bank for projects designed to improve the sterling area's balance of payment.

5. There was general recognition at the conference of the value of existing preferences.

It is further agreed that all Sterling area Governments should strive to attain this by reducing such obstacles as controls over the movement of capital across the exchanges.

6. There was general recognition at the conference of the value of existing preference.

7. The aims of their co-operation are entirely consistent with their close ties with the U. S. A. and the Members of the organization for European Economic Co-operation." This is the policy of the British Industralists with regard to the penetration of their capital into India, and specially into other Commonwealth countries. I would here like to quote some figures which vividly prove how the foreign industrialists in collaboration with our industrialists are capturing our industries and quietly gaining control of the finances of the country and ultimately political power in India. In 1948 the number of British projects in India was 12 and the investment Rs. 2.8 crores; in 1949 the number of projects was 27 and investment Rs. 1.5 crores; in 1950 the number of projects was 14 and investment Rs. 1.16 crores; in 1951 the number of projects was 16 investments Rs. 28.18 crores. Thus the total number of British projects up to June 1952 was 69 and the amount of investments was Rs. 33.70 crores. The figures for American capital invested are: in 1949 the number of projects was 8 and the investment was Rs. 0.05 crores; in 1948, of course, the American capital did not invest anything in India; in 1950 the number of projects was 4 and the investment was 0.01 crores; in 1951 there were 5 projects and the investment, was Rs. 17.01 crores; in 1952 up to June there was 1 project and the investment was Rs. 2 crores. The total number of the American projects, thus, in India are 18 and the investment was Rs. 19.07 crores. This is how foreign capital is penetrating into our country. It does not redound to our credit or sound good to say, that we are selling our Industries, especially those in our State, to Birlas. Birla has got with the British Industrialists a contract to alienate our Industries and to share the profits between the two. Therefore, if the Birlas take over our Hyderabad Industries, it is not our people who are going to be profited, but it is the foreign investors. The policy of the Government has been to alienate our industries and allow the foreign capital to control our industries.

Regarding the cottage industries, what has been the policy of the Hyderabad Government ? As a member of the Cottage Industries Board, I know something about the development of cottage industries in the State. As we know the U. P. Government is spending about 70 lakhs of rupees and the Madras Government is spending about 50 lakhs of rupees and but what is the investment of our Government on cottage industries ? It is not spending more then Rs. 10 lakhs, and out of this sum of Rs. 10 lakhs more than Rs. 6 lakhs are spent on establishment and other charges. With the remaining Rs. 4 lakhs can you except any development of cottage industries ? Certainly not. Cottage industries are intended to reduce unemployment in the country, but how are we going to reduce unemployment in the country with such a small amount of investment in cottage industries ? Merely shouting slogans and taking the name of Mahatma Gandhi and Cottage Industries is not going to solve the cottage industries problem. At the last executive committee meeting of the Cottage Industries, the hon. the Commerce Minister stated that the Government were going to give more money for the development of cottage industries and that they were going to establish a separate Directorate for cottage industries, or, if not a separate Director at least a Joint Director for Cottage Industries. But nothing has happened till now ; neither a Joint Director not a separate Director has been established for the development of cottage industries. Neither the Government has been patronizing the cottage industries nor does it help in purchasing the cottage industries products. At this rate, I think that our cottage industries cannot be developed.

Coming to the investments made in our industries, I would like to take the cases of Taj Clay Works, Ajanta Fabrics and the Hyderabad Tanneries, etc. Many lakhs have been invested in these concerns, but we know that today we cannot salvage even a few lakhs from such concerns. Lot of money is being liquidated in these concerns and we cannot get any returns from them. What is the use of our investing huge amounts of money in these concerns ? For instance, take the case of the Hyderabad Tanneries. This concern has been a big scandal in Hyderabad. We have spent more than six lakhs of rupees on the Hyderabad Tanneries, but till now this concern had not been established ; it is still in the process of establishment. We are exporting about Rs. 8 crores worth of hides and skins to other parts of India and even to foreign countries. If only the Hyderabad Tanneries had been established on a firm basis, on a scientific basis, we would have manufactured all the lea-

ther goods necessities of our State and we would not have had the necessity of getting these goods from Kanpur, Madras and other parts of India. When this is the state of our industries, I wonder how long the public of Hyderabad are going to keep quiet about the huge amounts spent on these industries and when some of them are in the process of liquidation.

If the Government finds that the private capitalists and industrialists are not in a position to run these concerns, why should they not nationalise them. We have got a market, we hove got labour force, and we have got equipment, and why should the Government fight shy of taking over the concerns and running them ? The industrialists everytime go on demanding more money through loans from Government but what are the returns ? They are practically zero. The industrialists go on swallowing public money and Government funds and retrenching the employees. On one side they talk of financial stringency and get more money, and on the other they retrench the labour and create unemployment. I would like to ask why are we establishing these industries ? It is in order to reduce the pressure of population on land and to see that the surplus labour is taken over by the industries and at the same time to develop the pace of progress of our industries. But our present Industrial policy has been not only to help private Industrialist but allow him to eat away more money out of public funds and ultimately reduce the common man to object poverty. The Government owes a duty to inform us as to how it is going to develop the industrial progress in Hyderabad State. If the Government pursues its present policy, especially of alienating our industries to foreign industrialists, our small-scale industries and ordinary cottage industries will be hard hit and be ruined, and the Government cannot but be answerable to the charges of the public that the Government instead of developing the industries is ruining them in the State.

شری کے ۔ اننت ریڈی ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ آنریبل منسٹر اور یہ ہاؤس مجھ سے اتفاق کریں گے اگر میں یہ کہوں کہ جن انڈسٹریز میں حکومت کے میجر شیرس (Major Shares) ہیں وہ انڈسٹریز آج رؤن (Ruin) ہو رہی ہیں ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت اون پر اپنا کنٹرول برابر نہیں رکھ رہی ہے ۔ میں نے گزشتہ دفعہ بھی بجٹ کے جنرل ڈسکشن کے دوران میں یہ کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں کہ حیدرآباد کی جو اہم انڈسٹریز ہیں ان میں حکومت کا کنٹرول [illegible] ہو رہا ہے ۔ حکومت دنیا کو دکھانے کے لئے [illegible] انڈسٹریل ٹروس (Industrial Truce) ہے لیکن ہم [illegible] ہیں کہ [illegible]

تخفیف اور ریٹرنچمنٹ (Retrenchment) لاک آوٹس (Lockouts)
اور ہڑتالیں ہورہی ہیں - انڈسٹریل ٹروس کے بہانے حکومت یہ بتانے کی کوشش
کررہی ہے کہ مزدوروں کےساتھہ مینجمنٹ (Management) اور انڈسٹریالسٹ
(Industrialist)کے تعلقات اچھے ہیں - لیکن جیسا کہ میں نے
کہا مینجمنٹ انسٹریز میں تخفیف کرتی جارہی ہےاور حکومت خاموش ہے- وہ کہتی
ہے کہ ہم مینجمنٹ کو مجبور نہیں کرسکتے کہ وہ ریٹرنچمنٹ کو روکے - پرسوں ہی
آلوین میٹل ورکس میں ریٹرنچمنٹ کےبارےمیں یہاں سوال اٹھایاگیا - ایک آنریبل
ممبر کی جانب سے اس جانب توجہ دلائی گئی تھی اور اس پر شدومدسے نکتہ چینی بھی
کی گئی تھی - لیکن آنریبل منسٹر خاموش بیٹھے رہے - مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا
پڑتا ہے کہ انہوں نے کہا کہ حکومت مینجمنٹ کو اس سلسلہ میں مجبور نہیں کرسکتی -
حالانکہ بورڈ آف ڈائرکٹرس (Board of Directors) کے جو چیرمن
(Chairman) ہیں وہ حکومت کےایک ذمہ دار رکن ہےہیں-

میں آگے چل کر انڈسٹریز (Industries) اور لیبر (Labour)
کے تعلق سے کچھہ باتوں پر روشنی ڈالوں گا - اس سے قبل میں چند انڈسٹریز کےتعلق
سے کچھ کہوں گا - میں اب شوگر کین کی قیمت میں کمی کے بارے میں آنریبل منسٹر
کےسامنے ایک چیز رکھنا چاہتاہوں - جس وقت آنریبل منسٹر فار فینانس شوگر فیکٹری
تشریف لائے تھے- اوس وقت اون کے سامنے ایک میمورنڈم (Memorandum)
کسانوں کی جانب سے پیش کیاگیاتھا جس میں نیشکر کی قیمت میں اضافہ کےبارےمیں
توجہ دلائی گئی تھی - اس سال نیشکر کی قیمت ایک روپیہ بارہ آنے سے گھٹ کر ایک
روپیہ پانچ آنے کردی گئی ہے - اس کے متعلق یہ کہاجاتاہے کہ سنٹرل گورنمنٹ نے
یہ قیمت مقرر کی ہےہم اس میں مداخلت نہیں کرسکتے - میں آنریبل منسٹرکی توجہ
سنٹرل گورنمنٹ کےآنریبل منسٹر رفیع احمد قدوائی کےحال ہی کےایک بیان کی طرف
مبذول کروانہ چاہتاہوں جو انہوں نے ایک شارٹ نوٹس کوئسچن (Short Notice
Question) کے دوران میں دیا تھا کہ حکومت نے کوئی سیلنگ پرائزس
(Ceiling Prices) مقرر نہیں کی ہیں - بلکہ حکومت نے ایک مینمم پرائز
(Minimum Price) مقرر کی ہے - اسٹیٹ گورنمنٹس اور انڈسٹریل
کنسرنس (Industrial Concerns) کو اختیارہے کہ وہ اپنے اپنے
حالات کےلحاظ سے قیمتوں میں اضافہ کرسکتے ہیں- چنانچہ اسی بناء پر میسور مانڈی
شوگر فیکٹری نے اپنے پاس کی قیمت میں چار آنے کا اضافہ کیاہے - میری سمجھ میں یہ
بات نہیں آتی کہ جب یہاں کی شوگر فیکٹری کے اوٹ پٹ (Out-put) میں
سال بہ سال اضافہ ہورہا جیسا کہ اڈمنسٹریٹیو رپورٹ (Administrative Report)
میں کہا گیا ہے کہ اس سال (۲۰۰) فی صد کا اضافہ ہوا ہےاور منافع بھی سال بہ سال بڑھ
رہاہےتو پھر وہاں کے منیجمنٹ کو من مانی قیمت مقرر کرنے کے لئے کیوں چھوڑ دیا
جارہاہے؟ حال میں انفرمیشن بیورو (Information Bureau) کی جانب سے

جو بلیٹن (Bulletin) نکالا گیا اوس میں اس چیزکا حوالا دیا گیاتھا کہ
حکومت اس پر غور کررہی ہے - اس کے علاوہ اس سال گزشتہ سال کے مقابلہ میں جوس
(Juice) نکالنے کے ریشو (Ratio) میں دو پرسنٹ کا اضافہ ہو گیا
ہے اوراس کا تناسب میسور مانند شوگرفیکٹری کے برابر آرہا ہے - ان تمام چیزوں کو
تسلیم کرتے ہوئے بھی حکومت کا فیکٹری کے کاموں میں مداخلت نہ کرنا اور اس کو
وہی قیمتیں برقرار رکھنے کے لئے کھلا چھوڑ دینا نا مناسب ہے - میں نہیں سمجھتا کہ
اس میں حکومت کی کوئی دانشمندانہ پالیسی ہوسکتی ہے - ایک طرف تو قیمتیں ڈس
پروپورشنیٹ (Disproportionate) رکھی جاتی ہیں اور دوسری
طرف لاکھوں کا منافع فیکٹری کو ہو رہا ہے - وہاں کا کاسٹ آف پروڈکشن
(Cost of production) بڑھ رہا ہے - اگر اسی طرح ڈس پر پور شنیٹ
(Disproportionate) قیمتیں برقرار رکھی جائیں تو مجھے ڈرہیکہ دیڑھ دو
سال کے اندر ہی شوگر فیکٹری کو بند کرنا پڑیگا - اعداد وشمار سے بھی معلوم ہورہا ہے
کہ پہلے جہاں (۲۵) ہزار ایکڑ پر نیشکر کی کاشت ہوتی تھی وہاں اب گھٹ کر
(۲۰) ہزار ایکڑ پر ہورہی ہے - گویا پانچ ہزار ایکڑ کا رقبہ کاشت گھٹ گیا ہے - اس کی
طرف حکومت کو توجہ دینا ضروری ہے - ایک طرف تو شوگر کین (Sugarcane)
کا کاسٹ آف پروڈکشن (Cost of production) اسی طرح علی حالہ برقرار رہے بلکہ کچھ
بڑھ گیا ہے - مزدوروں کے ویجس (Wages) وہی ہیں جو پہلے تھے -
کھلی اور میانیور (Manure) وغیرہ جو دیاجاتا ہے اوس کی کاسٹ (Cost)
بھی وہی ہے لیکن دوسری طرف قیمت میں کمی کردی گئی ہے - اگر اس طرح اسکی
قیمت میں کمی کردی جائے تو اس کا اثر فیکٹری پر پڑیگا - میں خاص طور پر آنریبل
منسٹر کی توجہ اس جانب مبذول کراؤنگا کہ وہ قیمت کے بارے میں غور کریں - انہوں
نے خود بھی وعدہ فرمایاتھا کہ اسٹیٹسٹکس (Statistics) منگوا کر اور
مینیجمنٹ سے گفتگو کرکے معاملہ کو رفع دفع کریں گے - لیکن تین چار مہینے گزر
گئے اور کرشنگ سیزن (Crushing Season) بھی تقریباً ختم ہورہا ہے
لیکن اب تک کوئی توجہ نہیں ہوئی - مجھے امید ہے کہ آنریبل منسٹر اس کا جواب
دینگے کہ کیوں اب تک اس جانب قدم نہیں اٹھایا گیا اور وہ آئندہ کون سا قدم
اٹھانے والے ہیں -

(Mr. Deputy Speaker in the Chair).

لیبر پرابلم کے متعلق مجھے عرض کرنا ہے کہ حکومت مزدوروں کے مسائل سے ہر وقت
پہلو تہی کرتی رہی ہمیشہ مزدوروں کے مسائل کو ایویڈ (Evade) کرنے کی کوشش
کرتی رہی جہاں کہیں کوئی صنعتی جھگڑا پیدا ہوتا ہے اوس سے نپٹنے کے لئے ایک آسان طریقہ
حکومت کے پاس ہے وہ ہے انڈسٹریل ٹرائبونل (Industrial Tribunal) لیکن انڈسٹریل
ٹرائبونل کے فیصلہ کا کیا اثر ہوتا ہے یہ بھی آپ کو پتا ہے [illegible] جب مزدور [illegible]

لڑائی کے بعد اور ہزاروں روپئے برباد کرنے کے بعد انڈسٹریل ٹرائبیونل سے اپنے حق میں فیصلہ پاتے ہیں اور اوس کو لیکر مینجمنٹ کے پاس جاتے ہیں تو مینیجمنٹ صاف طور پر کہدیتی ہے کہ وہ اس فیصلہ کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے - میرے پاس ایسے کئی کیسس (Cases) ہیں کہ ٹرائبیونل سے مینجمنٹ کے خلاف فیصلے ہوئے - وہاں سے اوارڈ (Award) حاصل کیا گیا لیکن مینیجمنٹ نے اوس پر عمل کرنے سے انکار کردیا - کیا حکومت اس فیصلے کو منگوا کر مینیجمنٹ کو اس پر عمل کرنے کے لئے مجبور نہیں کرسکتی ؟ برابر اس کا عمل کراسکتی ہے - لیکن ہماری حکومت یہ سمجھتی ہے کہ مزدوروں کی بھلائی کرکے گورنمنٹ کیا حاصل کرے گی - گورنمنٹ کا فائدہ تو انڈسٹرلیسٹس کا ساتھ دینے میں ہے - اس لئے میں کہونگا کہ مزدوروں کے تعلق سے حکومت کی جو پالیسی ہے وہ غیر ہمدردانہ ہے - جب تک حکومت اپنی اس پالیسی کو تبدیل نہیں کریگی اوس وقت تک میں سمجھتا ہوں کہ مزدوروں کے مسائل جوں کے توں رہینگے اور دن بہ دن مشکلات میں اضافہ ہوتا جائیگا -

ایک اور چیز جو میں آنریبل منسٹر کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ ریگے کمیشن کی سفارشات کے بارے میں ہے - مجھے آنریبل منسٹر جواب دیں کہ حکومت کے محکمہ جات میں اور سیمی گورنمنٹ ڈپارٹمنٹس (Semi Government Department) میں ریگے کمیشن کی سفارشات پر کیوں عمل نہیں کیا جا رہا ہے ؟ میونسپالٹی کے جو سویپرس (Sweepers) اور مزدور ہیں اون کو وہی تنخواہ دی جا رہی ہے جو پہلے دیجاتی تھی - حالانکہ ریگے کمیشن کی سفارشات کی بناء پر انہیں بھی وہی تنخواہ ملنی چاہئے جو فیکٹریز اور انڈسٹریز کے مزدوروں کو ملتی ہے - ورنگل کے مزدوروں نے انڈسٹریل کورٹ سے یہ اوارڈ (Award) لایا کہ انکو بھی وہی پے (Pay) اور ویجس (Wages) ملنے چاہئیں جو فیکٹری کے مزدوروں کو ملتے ہیں لیکن آج تک حکومت نے اس پر عمل نہیں کیا - جب حکومت اپنے محکمہ جات اور سیمی گورنمنٹ ڈپارٹمنٹس (Departments Semi Government) میں انڈسٹریل کورٹ کے اوارڈ پر عمل نہیں کراسکتی تو فیکٹریز کے مینجمنٹ اور کرتا دھرتاؤں کو وہ کس طرح مجبور کرسکتی ہے ؟ میں آج آنریبل منسٹر کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں اور یہ جواب طلب کرتا ہوں کہ کیوں انڈسٹریل اوارڈ کو امپلیمنٹ (Implement) نہیں کیا جاتا ؟ کیوں صنعتی جھگڑوں اور دوسرے جھگڑوں کو انڈسٹریل ٹرایبونل کے حوالہ کیا جاتا ہے ؟

اسی طرح الکٹریسٹی ڈپارٹمنٹ (Electricity Department) کے متعلق بھی میرے پاس شکایت آئی ہے - وہاں پانچ سو لیبررس ڈیلی ویجس (Daily Wages) پر کئی سالوں سے کام کررہے تھے اون کو پرمننٹ (Permanent) کرنے کے لئے انڈسٹریل ٹرائبیونل نے اوارڈ دیا - لیکن اب تک اس پر عمل نہیں کیا گیا - مجھے نہیں معلوم کیوں حکومت اس معاملہ میں خاموش ہے - حکومت نے خود ٹرائبیونل

کا حوالہ دیا تھا لیکن جب ٹرایبیونل نے اپنا فیصلہ دیا تو حکومت اس پر عمل کرنے سے گریز کر رہی ہے - حکومت نے ایک جنٹلمنس ورڈ (Gentlemans word) کہا تھا لیکن وہ اس کو برقرار نہ رکھ سکی -

میں ایک اور چیز آنریبل منسٹر کی توجہ میں لا کر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں - وہ ہے اسپلائیمنٹ اکسچینج (Employment Exchange) کا مسئلہ - جو رپورٹ ہم کو ملی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسپلائمنٹ اکسچینج میں کوئی (۴۲) ہزار آدمیوں نے اپنے نام درج رجسٹر کرائے ہیں - لیکن ان کے منجملہ صرف دو یا تین ہزار لوگوں کو ابزارب (Absorb) کیا جاسکا - بیروزگاری کا مسئلہ روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے - اور اگر اسکو نہ روکا جائے تو یہ ایک نہ ایک دن ہمارے پورے سماج کو تتر بتر کردیگا ڈپارٹمنٹ میں آئے دن تخفیف ہوتی جا رہی ہے- فورسس (Forces) سے تخفیف شدہ لوگوں کی تعداد (۳۸۰۰۰) ہزار ہے - ان میں سے صرف چند سو کوری ہیابلیٹیٹ (Rehabilitation) کیا گیا ہے - اگر یہی حالت رہی تو یہ محکمہ اسپلائیمنٹ اکسچینج (Employment Exchange) رہنا نہ رہنا دونوں برابر ہیں - ہمارے پاس اس ڈپارٹمنٹ کے بارے میں یہ شکایت بھی وصول ہوئی ہے کہ جب وہاں تخفیف شدہ لوگ اپنا نام درج رجسٹر کروانے کے لئے جاتے ہیں تو انکا نام رجسٹر نہیں کیا جاتا - یہ اس مقصد کے تحت کیا جاتا ہے کہ کہیں بیروزگاروں کی تعداد زیادہ معلوم نہو - اور حقیقت ظاہر نہونے پائے - اسلئے انکا نام رجسٹر کرنے سے سرے سے ہی انکار کردیا جاتا ہے - میں آنریبل منسٹر سے درخواست کرونگا کہ وہ اس بارے میں وضاحت کریں اور ان امور کی جانب توجہ دیں -

श्री. अण्णाजीराव गव्हाणे :–मिस्टर स्पीकर सर, आज हाअुस के सामने जो डिमान्डस (Demands) रखे गये हैं, वे कॉमर्स अिंडस्ट्रीज अॅन्ड लेबर डिपार्टमेंट के बारे में रखे गये हैं। जिसके प्रोग्रेस (Progress) के ओर मैं आपको ध्यान दिलाना चाहता हूं। फाअीनान्स मिनिस्टरने अपने बजेट स्पीच में कॉमर्स अॅन्ड अिंडस्ट्रीज के बारे में बतालाया है, और हमारे हाथमे अेक किताब दी गयी है जिसका नाम वर्किंग ऑफ दी हैदराबाद गव्हर्नमेंट (Working of the Hyderabad Government) है जिसमे भी कॉमर्स अॅन्ड अिंडस्ट्रीज के बारे में बताया गया है कि पिछले साल अुस महकमेने क्या काम किया। अिस बारे में फिगर्स भी बतलाये गये हैं लेकिन अिन दोनों मे कुछ फरक नजर आया, न मालूम यह फरक क्यों होगया है। बजेट स्पीच में जो बतलाया गया है अुसमें और अिस किताब में जो बतलाया गया है अिसमे वैसा बहुत ज्यादा फरक तो नहीं है, लेकिन सही वाकिया क्या है ये बतलाना चाहता हूं। बजेट स्पीच मे कहा गया है कि–

"In fact in 1952 (January to December), coal production, as compared to 1951, was better by 1.65 lakh tons, sugar by 2,000 tons, cotton yarn by 8.0 lakh lbs., cotton piece-goods by 22.0 lakh lbs. and paper by 8,000 cwts.

आगे चलकर बजेट स्पीच मे सिमेंट अिंडस्ट्रीज के बारे मे अैसा कहा गया है कि–

Among the major industries, there was a set back in cement industry where production declined by about 48,000 tons. This was largely due to difficult labour conditions in cement industry."

अेक तरफ तो वर्किंग ऑफ दी हैदराबाद गव्हर्नमेंट अिस किताब में कहा गया है कि सिमेंटका प्रॉडक्शन (Production) बढ रहा है, लेकिन दूसरी तरफ फायनान्स मिनिस्टर के स्पीचमें यह कहा जाता है कि सिमेंट अिंडस्ट्रीज में १९५२ मे सिमेंट के प्रॉडक्शन मे ४८००० हजार टन्स कमी होगयी है। अेक तरफ तो सिमेंट अिंडस्ट्री प्रोग्रेस (Progress) मे है अैसा बताया जाता और दूसरी तरफ तो वह अिंडस्ट्री डिक्लाअीन (Decline) की तरफ है अैसा बताया जाता हैं। मै जानना चाहता हूं कि सही बात क्या है? राजप्रमुख के अॅड्रेस मे तो बताया जाता है कि शाहबाद सिमेंट वर्क्स का प्रॉडक्शन (Production) बढने की अुमीद है। तो मिनिस्टर साहब यह वाजे कर दें कि अिसमे सही बात क्या है। दोनों मे अैसा फरक क्यों हो रहा है ?

दूसरी चीज मैं यह जानना चाहता हूं कि हैदराबाद सरकार की अिंडस्ट्रीयल पॉलिसी(Industrial Policy) क्या है ? मैंने चाहा था कि यह मालूम कर सकूं लेकिन बजेट स्पीच से कुछ मालूम नहीं हो सका बजेट स्पीच मे फायनान्स मिनिस्टर साहब ने अिसके बारे में यह कहा है कि

" The production of the two textile mills in the State, Azam Jahi and the Osman Shahi Mills—is expected to increase by 50% as a result of additional equipment installed during the past 2 years. The production in the Shahbad Cement Works will also go up similarly ".

आगे चलकर वे सेकंड फॅक्टर के बारे में बता देते हैं कि–

There are two factors which seem to stand in the way and which need to be attended to immediately in case the industrial progress of this State is to be maintained. The second disturbing factor is the friction between the employers and the employees in the industries. It serves no purpose to try to allocate the blame between these two classes. Unless both of these classes, so vital to the economy of the State, sit down and devise ways and means to put an end to this situation, the Government are always there to lend all the assistance that they can in this regard—it would mean material loss and distress not only to each of them but to the whole country in general."

बजेट स्पीच में फायनान्स मिनिस्टर साहब ने सिमेंट अिंडस्ट्री मे डिक्लाअीन (Decline) बताया है, लेकिन अिस अिंडस्ट्री के बारे में गव्हर्नमेंट की क्या पॉलिसी है यह अुन्होंने अपने स्पीच मे नहीं बतलाया है। मै यह जानना चाहता हूं कि हुकूमत की जो मॅनेज्ड अिंडस्ट्रीज (Managed Industries) हैं अुनके बारे में हुकूमत की आअिंदा क्या पॉलिसी रहनेवाली है ? ...नअतों को तरक्की देने के लिये कुछ अमाअुंट (Amount) रखा गया है और हमें कहा गया है कि

अिजाफा कर रहे है अिसलिये मै यह मालूम करना चाहता हू कि सनअतों मे किस तरह अिजाफा किया जानेवाला है ? पंचसाला प्लॅन मे कुल २४१.७ लाख रुपये सनअतो के लिये रखे गये है। अिस रकमसे सनअतों की तरक्की करने का सरकार का अिरादा है। १९५१-५२ और ५२-५३ मे लिखीत खर्चा किया जा चुका है।

The sum of Rs. 241.71 lakhs provided in the Five Year Plan is proposed to be spent as indicated below :

		Total for 5 years (1951-56)
Sirpur Paper Mills Ltd.	..	60.00
Sirsilk Ltd. ..	..	85.71
Singareni Collieries Co. Ltd.		96.00

अिस प्रकार जो २४१.७१ लाख रुपये अिडस्ट्रीज के लिये पचसाला प्लॅन मे रखे गये है वे पहलेही खर्च होचुके है। अब और सनअतों को खास तरक्की देने के लिये क्या प्लॅन हो सकता है और अुनकी तरक्की कैसे हो सकती है यह मेरे समझ मे नही आता। हैदराबाद की तकरीबन २२ अिडस्ट्रीज तो पहले हि खतम होचुकी है, और अब सिरपुर पेपर मिल्स, और सिर्सिल्क अिडस्ट्रीज की मॅनेजमेंट बिर्ला जैसे बडे कॅपिटिलिस्ट (Capitalist) को दी जा रही है जो पहले गव्हर्नमेंट स्टेट मॅनेज्ड अिडस्ट्रीज (Government State Managed Industries) थीं वह आज प्रॉयव्हेट अिंटरप्राअिजर्स (Private Enterprisers) और अिंडिव्हिज्युअल्स (Individuals) को दी जा रही हैं और दूसरी बात यह है कि यह अिडस्ट्रीज स्टेट के बाहर के बडे बडे कॅपिटिलिस्टों के हाथोंमे दी जा रही हैं।

अलबत्ता अब सनअतों को फरोग देने के लिये जो प्लॅन गव्हर्नमेंट बना रही हैं वह यही है धीरे धीरे स्टेट ओन्ड अिडस्ट्रीज (State-Owned Industries) अेक दो सालों मे प्रायव्हेट कॅपिटिलिस्टों के हाथों बेची जायें। अिस तरह से स्टेट मॅनेज्ड अिडस्ट्रीज बाहर के लोगों के हाथों में देने से गव्हर्नमेंट का क्या नुकतेनजर है यह मेरी समझमे नहीं आता।

आज गव्हर्नमेंट के सामने जो बेरोजगारी का मसला है वह यदि अच्छी तरह हल करना है तो गव्हर्नमेंट को अपनी सनअती पॉलिसी तबदील करनी पडेगी। सनअती पॉलिसी में अगर फंडामेंटली तबदीली नहीं करेंगे तो यह बेरोजगारी का मसला हल नहीं होगा। अिसमे तबदीली किये बिना अनअेम्प्लॉयमेंट (Unemployment) का मुकाबला करना काफी दुश्वार होगा। मै अलविन मेटल वर्क्स के बारे में कहना चाहता हूं कि गव्हर्नमेंट की तरफ से अिसकी ओर ध्यान नहीं दिया गया है। हालही मे वहां पर रिट्रेंचमेंट (Retrenchment) हुवा है अुस फॅक्टरी मेसे मॅनेजमेंट ने १२. वर्कर्स को कामपर से निकाल दिया है, और आज बेरोजगारी का मसला अुन लोगों के सामने है, पहले ही मुल्क मे बेरोजगारी का मसला कितना अहम है, और फिर अिस तरह से रिट्रेंचमेंट अमल

मे आया तो फिर यह सवाल बहुत मुष्किल होजायेगा। बेरोजगारी का मसला तो अहम मसला है, अगर यह ठीक तरह से हल नहीं किया गया तो बडी बेचैनी फैल जायेगी।

मुझे मालूम हुवा है कि ताज फॅक्टरी मे भी रिट्रेंचमेंट(Retrenchment)करने की वजह वहां जो यूनियन काम करती है अुसने मॅनेजमेंट के साथ बातचीत की। गव्हर्नमेंट के पास भी अिस बारे मे कहा गया है, लेकिन कुछ तवज्जे नही की जाती है कुछ लोगो को तो खाली यह कहकर कि ये यूनियन के वरकर्स है, और बाकी वरकर्स को भडकाते है, मॅनेजमेट ने कामपर से निकाल दिया और दूसरी फॅक्टरीज मे से भी वरकर्स को रिट्रेंच किया जाता है।

आज जो यह मॅनेजमेट और लेबरर्स का मसला है वह बहुत अहम है। फायनान्स मिनिस्टर अपने बजेट स्पीच में कहते है कि अेंप्लायर्स अॅन्ड अेंप्लाअिज(Employers and Employees)का मसला है, और दोनों तबके अिंडस्ट्रीज के लिये व्हायटल अिंपॉर्टन्स (Vital Importance)के हैं। मै कहना चाहता हू कि आज अेंप्लायर्स और अेंप्लाअिज में बार बार झगडे हुवा करते है, क्योंकि दोनों के अिंटरेस्ट्स (Interest) अलग अलग है। गव्हर्नमेंट को अिसके बारे मे कुछ हल सोंचना चाहिये। सनअतों में आज जो अनअेंप्लॉयमेंट(Unemployment) हो रहा है अुसे रोकना चाहिये, और कोअी बुनियादी तवदीली करनी चाहिये। अनअेंप्लॉयमेंट का मसला तबतक हल नहीं हो सकता जबतक सनअतों मे जो फायदा होता है अुसका कुछ न कुछ हिस्सा वर्कर्स को न मिले अुनको फायदे में हिस्सेदार बनाना चाहिये। अुनको अैसा मालूम होना चाहिये कि जिस सनअत मे हम काम करते हैं अुसे अगर फायदा होता है तो अुसमें से हमको भी हिस्सा मिलेगा और यदि नुकसान होता है तो हमे भी नुकसान मे हिस्सा लेना पडेगा। यह खियाल जब मजदूरों मे आयेगा तो वे भी अच्छी तरह काम करेंगे। अिस तरह जो फायदा सनअतों को होता है अुसमें मजदूरों का भी हिस्सा होना चाहिये। गव्हर्नमेंट को अिस बात पर बहुत सिरियसली (Seriously) सोंचना चाहिये। अिसके लिये गव्हर्नमेंट को कोअी अैसी खास पॉलिसी अेखतियार करनी चाहिये जिससे सनअतो मे मजदूरोंको अिंटरेस्ट पैदा हो।

दूसरी बात अब मै खास कर जरयी मजदूरों के बारे मे कहना चाहता हूं। आज कल जरयी मजदूरों की हालत बहुत खराब है। अुनको फिक्सड् वेजेस (Fixed Wages) नहीं मिलते जरयी मजदूरों के अनअेंप्लॉयमेंट का सवाल भी बहुत बडा है। अुनके लिये कोअी बेसिक वेजेस (Basic Wages) तय नहीं किये गये हैं। मै जानता हूं कि अिनके बेसिक वेजेस तय करने मे काफी दुश्वारियां हैं। फिर भी बेसिक वेजेस तयार करना जरूरी है। करीब दो साल होगये लेकिन गव्हर्नमेंट अिसपर अभी तक कुछ नहीं सोंच रही है। बेसिक वेजेस अिनअॅक्टमेंट(Basic Wages Inactment) के बारे में कोअी बिल हाअुस के सामने लाने की कोशिश नहीं की गअी है।

बेरोजगारी के सिलसिले में मै अर्ज करना चाहता हूं। मै अेक अनअेंप्लॉयमेंट कमेटी (Unemployment Committee)का अेक मेंबर भी हूं। हमे हैदराबाद स्टेट मे जुमला अनअेंप्लॉयिड (Unemployed) कितने हैं अिसकी भी सही तादाद नहीं मिल सकती हैं। हमारे यहां स्टॅटिस्टिकल वर्क(Statistical Work)बराबर नहीं होता है अिसलिये करेक्ट फिगर्स(Corr-

ect Figures)भी नही मिल सकते है। अनअेंप्लॉयमेंट फिगर्स(Unemployment Figures) बगैर यह बेरोजगारी का मसला हल नहीं किया जा सकता। लेकिन हमे तो ये फिगर्स ही ठीक तरीके पर नही मिलते। जब अेप्लॉयमेट अेक्सचेंज को पूछा जाता है तो अुनके भी पास अन अेप्लॉअिड लोगों के फिगर्स बराबर नही मिलते है। अेंप्लॉयमेंट अेक्सचेज(Employment Exchange) के जो रजिस्टर्स रखे जाते है वे सिर्फ तीन महीने के लिये रखे जाते है, और हर तीन महीने के बाद दूसरे रिजिस्टर्स रखे जाते है। तीन महिने के बाद जिनकी दरख्वास्त फिर से आती है अुनके नाम नये रजिस्टर मे दर्ज किये जाते है और बाकी लोगों के नाम निकाल दिये जाते है, और अिसी वजह से अन अेंप्लाअिड (Unemployed) लोग कितने है अिसकी तादाद बराबर नही मिलती हैं ये जो रेकॉर्ड मेंटेन (Maintain) करने का तरीका हैं अिसी वजह से फिगर्स बराबर नही मिलते है। और अुसी तरह जो रिट्रेंचड्पर्सन्स (Retrenched Persons) है अुनके भी फिगर्स कही भी बराबर नहीं मिलते हैं, क्योंकि अिनका कोअी रजिस्टर तो कहीं मेंटेन(Maintain)नहीं किया जाता है। फिरसे अेंप्लॉयमेंट अेक्सचेंज (Employment Exchange) मे दरख्वास्त देने पर ही अुनका नाम रजिस्टर मे दाखिल किया जाता है।

फॅक्टरीज मे जो लॉकआअुट (Lock-out) होते हैं अुनकी वजह से भी अन अेंप्लॉयमेंट बढता हैं। अकसर मॅनेजमेंट की तरफ से ही लॉकआअुट कर दिया जाता है और अुनसे बडी तादाद में मजदूर बेरोजगार होते हैं। कभी कभी तो सनअतों की हालत अैसी हो जाती हैं कि अुन्हे अपनी अिंडस्ट्री बंद करनी पडती है। अिस बात पर गव्हर्नमेंट को गौर करना चाहिये, और अपनी सनअती पॉलिसी मे तबदीली करनी चाहिये। लॉकआअुट की वजह से जो अन अेंप्लॉयमेंट बढरहा है अुसको चेक (Check) करना चाहिये। जो चलने के काबिल सनअतें है अुनको अिमदाद देकर चलाना चाहिये और अुनको खतम होनेसे रोकना चाहिये। आज हुकूमत सिरपूर पेपर अिंडस्ट्री और सिरसिल्क अिंडस्ट्री को बडे बडे कॅपिटिलिस्टों के हाथों बेच रही है। कहा जाता है कि यह अिंडस्ट्रीज अच्छी तरह नहीं चल रही थीं अिसलिये अिसका मॅनेजमेंट दूसरे को दे दिया गया। अगर हुकूमत की सनअतों के बारे में यही पॉलिसी रही तो फिर मैं कहूंगा कि हैदराबाद की पूरी सनअतें खतम होने में ज्यादा टाअीम नहीं लगने वाला है। शायद यही आपका पंचवार्षिक प्लॅन होगा कि हैदराबाद की सब सनअतें धीरे धीरे खतम करनी हैं, तो यह मैं नहीं जानता।

अब मैं जरयी लेबरर्स के बारे में कुछ अर्ज कर देना चाहता हूं। पिछले बजेट सेशन के समय भी मैंने यह बात अुठायी थी, लेकिन अिसपर तवज्जे नहीं की गअी। मैं मानता हूं कि फॅक्टरी लेबरर्स (Factory Labourers) और जरयी लेबरर्स मे फरक है। लेकिन आज देहात के मजदूर जो दुःख भोग रहे हैं अुसे तो वे ही जानते हैं। आज जिनको अेक देहात में मजदूरी नहीं मिली तो अुस देहात को छोडकर दूसरे देहात में जाना पडता है। देहातों मे अंडर अेंप्लॉयमेंट प्रॉब्लेम (Under Employment Problem)होने की वजह से अुनको हरबार काम नहीं मिल सकता है। तो देहातों में यह जो अंडर अॅम्प्लॉयमेंट का सवाल है अुसे हल करने के लिये हमें कॉटेज अिंडस्ट्रीज (Cottage Industries)पर ज्यादा जोर देना होगा। अुनको फौरन देना चाहिये, और अंडर अेंप्लॉयमेंट को निकालने की कोशिश करनी चाहिये। कॉटेज अिंडस्ट्रीजको फौरन देने के लिये गव्हर्नमेंट की तरफ से नये नये प्लॅन्स(Plans) बनाये जा रहे हैं लेकिन वह कब अमल मे आयेंगे यह मालूम नहीं है जरयी मजदूरों की बेरोजगारी दूर करने के लिये बडे बडे अिंडस्ट्रीज के साथ कॉटेज अिंडस्ट्रीज को

भी फौरन देना चाहिये। जहां जिस तरह का कच्चा माल मिल सकता हो वहा योग्य प्रकारकी नयी कॉटेज अिंडस्ट्रीज को स्थापन करना चाहिये, और अुन्हे आगे बढाना चाहिये।

شری مخدوم محی الدین - آج ایوان کے سامنے صنعتوں اور مزدوروں کے مسائل سے متعلق مطالبات پیش کئے گئے ہیں - اس سلسلے میں میں نے تین تجویزیں پیش کی ہیں - ان پر اور انکے علاوہ دوسرے امور پر میں اپنے خیالات کا اظہار کرونگا -

مائینس (Mines) کے بارے میں پچھلے بجٹ سشن میں بھی ہماری جانب سے سوال اٹھایا گیا تھا کہ بعض کانوں کے انتظامی معاملات کے بارے میں ہمارے سامنے کوئی صاف اور واضح پالیسی نہیں ہے - جیسے ہٹی گولڈ مائینس ہیں اور کتہ گوڑم کی کانیں ہیں - مزدوروں کے مسائل کے بارے میں جب وہاں کے انگریز مینیجمنٹ سے کچھ بات کرتے ہیں تو ہمیں یہ ٹکاسا جواب ملجاتا ہے کہ انکی حیثیت صرف اڈوائیزرس (Advisers) اور انجینیرس (Engineers) کی ہے - وہ کچھ نہیں کرسکتے - جب ہم حکومت سے دریافت کرتے ہیں تو اسی فلور (Floor) پر یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ان کا تعلق حکومت سے نہیں ہے - آنریبل فینانس منسٹر نے اس بارے میں یہ صفائی پیش کی کہ ان کمپنیوں میں حکومت کے کچھ شیرس (Shares) ہیں - دوسروں کے بھی حصے ہیں - اسلئے اگر یہاں کچھ کہا جائے تو ممکن ہے غیرسرکاری شیر ہولڈرس (Shareholders) کو اعتراض کا موقع ملے - اس کا اندیشہ ظاہر کیا جاتا ہے - لیکن میرا کہنا یہ ہے کہ جب اس میں حکومت کے (۸۰) فیصد حصص ہیں اور انکا بار پبلک اکسچیکر (Public Exchequer) پر پڑتا ہے - تو ایسی صورت میں حکومت کا یہ فرض ہوجاتا ہے کہ وہ اس جانب توجہ کرے اور ہمیں بھی مطمئن کرے - حکومت کو اس بات کی نگرانی کرنی چاہئے کہ وہاں پیسہ کسطرح خرچ ہو رہا ہے - وہاں کی کیا حالت ہے - ہٹی گولڈ مائینس کیلئے (۳) لاکھ کی منظوری دیگئی ہے - لیکن حکومت کو وہاں کے مزدوروں کی مشکلات کا علم نہیں - کئی بار وہاں کے مسائل کو حکومت کے سامنے لایا جاچکا ہے مزدوروں کے مسائل ہیں - مزدوریوں کا سوال ہے - مہنگائی بھتہ ہے - بونس ہے - لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس بارے میں کوئی ایسا مناسب اقدام گورنمنٹ نہیں کرتی جس سے مزدوروں کو تشفی حاصل ہو - (۲۰۰) سے زیادہ مزدوروں نے اپنے مطالبات کیلئے ہڑتال کی - ان میں سے کئی کو کام پر لے لیا گیا لیکن اب بھی (۷۱) مزدور ایسے ہیں جنھیں کام پر نہیں لیا گیا - بار بار ان مسائل کو حکومت کی توجہ میں لایا جاتا ہے لیکن حکومت انہیں ٹال دینا چاہتی ہے - بہت سے مزدوروں کو ڈسچارج (Discharge) کیا گیا - انہیں نوٹس دیدی گئی ہے - اور کام پر نہیں لیا گیا ہے - کول مائینس (Coal Mines) اور گولڈ مائینس (Gold Mines) کے سلسلے میں ایسی کئی باتیں ہیں - آنریبل فینانس منسٹر اس بارے میں صاف صاف طور پر ہاؤس کے سامنے معلومات رکھ سکتے ہیں - اور حکومت کو چاہئے کہ وہ مینیجمنٹ (Management) پر نگرانی رکھکر ہاؤس کو اس سے مطلع کرے -

ذیل کی بات معلوم ہے کہ حکومت ہند کے کئی قوانین حیدرآباد پر لاگو کئے گئے ہیں۔ ان میں مزدوروں کے قوانین بھی ہیں۔ لیکن بعض فیکٹریز میں ان ایکٹس (Acts) پر عمل نہیں ہو رہا ہے۔ کئی خانگی اور سرکاری سکٹرس (Sectors) میں اب تک ان قوانین کو لاگو ہی نہیں کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ نے اپنی رپورٹ سنہ ۵۲-۱۵ع میں بتایا ہے کہ اس نے بعض کارخانوں کو ان ایکٹس سے مستثنی کیا ہے یا ان کی حد تک فیکٹریز ایکٹ کو ڈھیلا کیا (Relax) کیا گیا ہے۔ ان کارخانوں میں آر۔ ٹی۔ ڈی۔۔ لوکو ورکشاپ۔ پرنٹنگ اور تنگبھدرا وغیرہ ہیں۔ کارخانوں پر نگرانی کیلئے گورنمنٹ نے خاص طور پر انسپکٹر فیکٹریز اینڈ بائلرز (n spector, Factories and Boilers) مقرر کیا ہے۔ ان کا کام ہے کہ وہ نگرانی کریں کہ کن کن کارخانوں پر قانون لاگو ہوا ہے اور کن کارخانوں میں نہیں۔ اور نہ ہونے کی کیا وجہ ہے۔ آر۔ ٹی۔ ڈی کے ڈپوز میں تین تین سو مزدور کام کرتے ہیں لیکن وہاں فیکٹریز ایکٹ (Factories Act.) لاگو نہیں کیا گیا ہے جس کی وجہ سے مزدوروں کا کافی نقصان ہو رہا ہے۔ انہیں جو اورٹائیم (Overtime) ڈیڑھ گنا دوگنا ملنا چاہئے وہ نہیں مل رہا ہے۔ انہیں دیر تک کام کرنا پڑتا ہے۔ اور دوسری کئی سہولتیں حاصل نہیں ہیں۔ جو ایکٹ کے لحاظ سے انہیں ملنی چاہئیں۔ لیکن ہماری حکومت کے فیاکٹریز اینڈ بوائلرس انسپکٹر قانون کو عمل میں نہیں لاتے۔

موٹر وھیکلس ایکٹ (Motor Vehicles Act) کا بھی بعض سکٹرس (Sectors) پر اطلاق نہیں کیاجاتا۔ کتہ گوڑم میں کمپنی کی لائنس پر جو موٹر ڈرائیورس کام کرتے ہیں ان پر موٹروھیکلس ایکٹ نافذ نہیں کیا جاتا۔ جس کی وجھہ سے وہ کئی سہولتوں سے محروم ہیں۔ ان باتوں کےعلاوہ مجھے آنریبل منسٹر سے جو صنعت کے محکمہ کے منسٹر ہیں اور مزدوروں کے محکمہ کے بھی منسٹر ہیں۔ گویا کہ یہ " آب و آتش کا امتزاج " ہوا ہے۔ مجھے ان سے یہ کہنا ہےکہ موجودہ حالات میں سرمایہ داری کا ایک بہت بڑا چکر صنعتوں کو لپیٹا ہوا ہے۔ آنریبل ممبر نے جب کہ ان کے پاس صرف صنعت کا پورٹ فولیو (Portfolios) تھا یہ بتایا تھا کہ حیدرآباد میں (۴۲) کارخانے بند ھوچکے ہیں۔ اس لئے کہ حکومت کے پاس صنعتوں کو فروغ دینے کا کوئی سائنٹفک منصوبہ نہیں ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح صنعتوں کو بند کرکے بیروزگاری کس طرح دور کی جاسکتی ہے۔ جو منصوبہ ہمارے سامنے آیا ہے اس میں صنعتوں کے بارے میں بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے۔ اور جوکام کیاجارہا ہے اس سے صنعتیں بجائے ترقی کرنے کے ختم ہوتی جارہی ہیں۔ اپنے دیوالیہ کا اعلان کررہی ہیں۔ حکومت اپنی نا اہلی چھپانے کے لئے ہماری صنعتوں کو ٹاٹا اور برلاکے حوالے کردے رہی ہیں جن کا رشتہ انگریزی امریکن سامراج سے ہے۔ انگریزوں کا (۶۰۰) کروڑ روپیہ بطور سرمایہ پہلے ہی سے موجود ہے۔ جس ڈھنگ سے صنعتیں چلائی جارہی ہیں۔ اس میں سرمایہ دار اور ان کے کولیابوریٹرس (Collaborators) سٹہ بازی کرتے ہیں۔ جن کا انگریزوں سے گٹھ

جوڑ ہے۔ ایسے سرمایاداروں کو ہماری صنعتیں دی جاتی ہیں جنہیں ملک سے کوئی دلچسپی نہیں - جوصرف اپنے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ بہت سے کارخانے بند ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے مارکٹ کی حالت بھی بدتر ہورہی ہے - بیروزگاری بڑھتی جارہی ہے - چاہے آپ کے پاس اعداد وشمار ہوں یا نہ ہوں - امپلائمنٹ اکسچینج (Employment Exchange) کے پاس اعداد و شمار ہوں یا نہ ہوں - شہروں اور گاؤں میں بیروزگاری بڑھتی جارہی ہے - پورے ہندوستان میں تقریباً پانچ کروڑ زرعی بیروزگار ہیں - صرف دیہاتوں میں ہی نہیں بلکہ شہروں میں بھی بیروزگاروں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے - بیروزگاری کتنی بڑھ رہی ہے اس کا اندازہ تو کیجئے - اس ایوان میں جو اعداد و شمار دئے گئے تھے اس کی رو سے (۲۸۳) لاکھ بیروزگار ہیں۔ کئی محکموں میں تخفیف ہوچکی ہے اور ہوتی ہی جارہی ہے۔ کارخانے بند ہوتے جارہے ہیں۔اس طرح عوام کی اور مزدوروں کی قوت خرید گھٹ گئی ہے۔ قوت خرید کو بڑھانے کے لئے حکومت نے کچھ کام نہیں کیا ہے۔ ایسے زرعی اصلاحات ہونے چاہئیں جن سے کسانوں کی قوت خرید بڑھے۔ ایسے پراجکٹس بنائے جانے چاہئیں جن سے زرعی ترقی ہوسکے۔ اب ٹریژری بنچس نے بھی اس کو محسوس کیا ہے کہ اپوزیشن پارٹیز کی جانب سے جو کچھ کہا جارہا ہے وہ صحیح ہے۔ لیکن ان کا کہنا ہے کہ ہم کیا کریں - ہم کچھ نہیں کرسکتے - حکومت کی صنعتی پالیسی عوام کے مفاد کے خلاف ہے - مارکٹ کی جو حالت ہے اس کو بدلنے کی کوشش کی جارہی ہے - اب تک ۳۲ کار خانے بند ہوچکے ہیں۔ اس کا تجربہ آنریبل ممبرس کریں اور سوچیں کہ وہ کس وجہ سے بند ہورہے ہیں - بیرونی تاجر جن کی ذہنوں میں جنگ بازی ہے اور برٹش جنگ باز سامراج سے وابستہ ہونے کی وجہ سے ہمارا مارکٹ ان کے قبضہ میں چلا گیا ہے۔ وہ جو چاہتے ہیں وہی کرتے ہیں - چنانچہ آئیل سیڈس (Oil Seeds) اور تیل کی پھلیاں امریکہ جنگی اغراض کے لئے خریدا کرتا تھا - جب اس کے پاس کافی اسٹاک (Stock) ہوگیا اور کافی ذخیرہ انہوں نے کرلیا تو پھر خریدنے سے انکار کردیا - ہندوستان کے پاس اتنا پیسہ نہیں کہ وہ اس کے مارکٹ پر قابو پاسکے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ قیمتیں گرتی جارہی ہیں کارخانے بیٹھتے جارہے ہیں اور ملک تباہی کی طرف جارہا ہے ہماری فارن ٹریڈ (Foreign Trade) کی پالیسی انصاف اور مساوات پر مبنی نہیں ہے - ہماری جتنی چیزیں اکسپورٹ (Export) کی جاتی ہیں ان سے سامراجی ملک مستفید ہورہے ہیں۔ ہمیں اس بات کی آزادی ہونی چاہئے کہ ہم جس ملک سے چاہے مشنری کی مانگ کرسکیں۔ اس پر کسی قسم کی پابندی نہ ہونی چاہئے - لیکن افسوس ہے کہ اس قسم کی آزادی ہمیں حاصل نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ ہم برٹش سامراج اور امریکہ سے مشنری کا مطالبہ کریں اور اس طرح انہیں ہمکو لوٹنے کا موقع دیں -

چوتھی بات مجھے خود لیبر ڈپارٹمنٹ کے تعلق سے عرض کرنی ہے۔ لیبر ڈپارٹمنٹ نے اپنی رپورٹ میں اعداد و شمار دیئے ہیں کہ چار ہزار یا اس سے زائد انڈسٹریل جھگڑے

(Industrial Dispute) ہوئے جسمیں سے انہوں نے اتنے کیسس کا فیصلہ کیا اور آجرین اور مزدوروں کے مابین خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کی وغیرہ ۔ لیکن در اصل لیبر ڈپارٹمنٹ کو جتنا کام کرنا چاھئے تھا اسنے اتنا کام نہیں کیا یہی میرا اعتراض ہے ۔ کئی صنعتی جھگڑے محکمہ لیبر سے رجوع کئے جاتے ھیں لیکن وہ اتنی سستی سے کام لیتا ہے کہ پورے نزاعات کا جلد فیصلہ نہیں ہونے پاتا ۔ چنانچہ میں مئی سنہ ۵۲ء تا جولائی سنہ ۱۹۵۲ء کے جھگڑوں کی تعداد ھاؤس کے سامنے رکھنا چاھتا ہوں جس سے واضح ہوگا کہ حقیقت میں کتنے صنعتی نزاعات کا فی الواقعی فیصلہ کیا گیا ہے اور کتنے پنڈنگ کیسس (Pending Cases) ھیں ۔ یہ اعداد و شمار میرے دماغ کی ایجاد نہیں اور نہ یہ میرے خود ساختہ ھیں بلکہ ڈپارٹمنٹ کی رپورٹ سے میں یہ اعداد پڑھ رہا ہوں ۔

مئی سنہ ۱۹۵۲ء میں جملہ ۱۱۵ کیسس محکمہ لیبر سے رجوع کئے گئے ۔ ۶۴ کا تصفیہ کیا گیا اور باقی زیر غور رہے ۔ جون میں ۱۱۲ کیسس میں سے ۴۳ کا تصفیہ کیا گیا اور ماہ جولائی میں ۲۳۸ میں سے صرف ۲۳ کیسس کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ ان اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ھمارا لیبر ڈپارٹمنٹ مزدوروں کے مسائل کو حل کرنے میں کتنی تیزی سے کام لیتا ہے کیا یہی اسکی ایفیشنسی (Efficiency) ہے ؟ جہاں مزدوروں کو رٹرنچ (Retrench) کرنے ۔ انکی گردن دبوچنے اور انہیں جیلوں میں بند کرنے کا سوال پیش ہوتا ہے وہاں تو بہت مستعدی سے کام لیا جاتا ہے لیکن انہیں سہولتیں پہنچانے کے متعلق کوئی خاص اقدام نہیں لیا جاتا ۔

ایک اور اہم بات یہ ہے کہ لیبر ڈپارٹمنٹ اور حکومت مالکان کارخانہ جات کے مقابلہ میں اپنے آپ کو بے بس پاتے ھیں ۔ ایک آنریبل ممبر نے کچھ ھی دیر پہلے ایوان کے سامنے بہت سے واقعات بیان کئے ھیں جنمیں کنسیلیشن اوارڈس (Awards Conciliation) پر لیبر ڈپارٹمنٹ آجرین سے عمل نہ کرواسکا ۔ بہت سے ایسے کیسس ھیں جہاں عدالت نے مزدوروں کے حق میں فیصلہ صادر کیا ہے لیکن مالک کارخانہ نے عدالت کے فیصلوں کو ٹھکرادیا ۔ عدالت کے فیصلہ کی بے وقعتی کیگئی اور اسے دھتکار دیا گیا ۔ لیکن محکمہ لیبر میں اتنا دم نہیں ہے کہ وہ مالک کارخانہ کو اوارڈ (Award) کے امپلیمنٹیشن (Implementation) کیلئے مجبور کریں اور عدالت کے فیصلوں کو نافذ کراسکے ۔ ایسی بہت سی مثالیں دیجاسکتی ھیں لیکن جہاں تک سمجھوتے کا تعلق ہے زندہ طلسمات کی مثال کو بار بار دھرایا گیا ہے ۔ دوسری طرف اس سے مزدوروں کا کتنا نقصان ہورہا ہے ۔ ان پر کتنی زبردستی ہورھی ہے اور کتنا ظلم ہورہا ہے اور انکا ظالم مالک کارخانہ کسطرح خون ناحق کررہا ہے یہ ایک قابل غور بات ہے ۔ لیکن اسکے باوجود کسطرح ظالم کارخانہ دار کی لیبر ڈپارٹمنٹ تائید کرتا ہے اسکا اندازہ اس مثال سے ہوسکتا ہے ۔ لیبر ڈپارٹمنٹ میں اتنی ھمت نہیں ہے کہ وہ مالک کا کان پکڑ کر اسکو پراسیکیوٹ (Prosecute) کرے جسنے کنسیلیشن بورڈ کے فیصلہ کو ٹھکرادیا ہے ۔ یہی نہیں بلکہ عدالت کے فیصلوں کو بھی ٹھکرایا گیا لیکن لیبر ڈپارٹمنٹ خاموش

تماشائی بنا رہا ۔ اورنگ آباد ملز نے بھی عدالت کے فیصلہ کو ٹھکرادیا ہے جس سے آنریبل منسٹر اچھی طرح واقف ہیں ۔ یہ ایک ہی نہیں بلکہ کئی ایسی مثالیں دی جاسکتی ہیں ۔ لیکن لیبر ڈپارٹمنٹ میں اتنا تساہل ہے کہ جو فیصلے مزدوروں کے حق میں دئے جاتے ہیں ان کو عمل میں لانے سے اگر مالک اپنا دامن بچانا چاھتا ہے تو بچالیتا ہے کیونکہ لیبر ڈپارٹمنٹ مالک کو اسکا پورا پورا موقع دیتا ہے اور اسکے خلاف کوئی کارروائی نہیں کیجاتی ۔ ان تمام چیزوں کی میں آنریبل منسٹر سے صفائی چاہتا ہوں ۔ ایک اور چیز یہ ہے کہ مائنس میں چاہے وہ کوئلہ کے ہوں یا ہٹی گولڈ مائنس ہوں یا کرناٹک کے علاقہ میں پتھر کی کانیں ہوں ۔ ان تمام مائنس میں کام کرنے والے مزدوروں کے کیا مطالبات ہیں اور ان پر موجودہ اخراجات کیا ہورہے ہیں اسکی تفصیلات اور ان مزدوروں کے متعلق گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے ان سب چیزوں کا اظہار ہونا چاہئے ۔ ہم یہ سننے کیلئے تیار نہیں ہیں کہ اسمیں شیرہولڈرس (Shareholders) کا سرمایہ ہے اسلئے گورنمنٹ کو کافی اختیارات نہیں ہیں ۔ گورنمنٹ کے اکسچکر (Exchequer) سے بھی کافی رقم دیجاتی ہے اسلئے ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ہم اسکی تفصیلات مانگیں ۔ نیز لیبر ڈپارٹمنٹ جو بے بسی محسوس کرتا ہے اسکے لئے بھی ضروری اقدام کرنا چاہئے اور اس محکمہ کو اتنے اختیارات حاصل ہونا چاہئے کہ وہ خاطیوں کو پراسیکیوٹ (Prosecute) کرسکے ۔

ایک اور بات جو میں آنریبل منسٹر کی توجہ میں لانا چاھتاہوں وہ یہ ہے کہ فیکٹریز اینڈ بائیلر زانسپکٹریٹ (Factories and Boilers Inspectorate) اور لیبر ڈپارٹمنٹ میں جو مزدوری ہے اس کو ختم کیاجائے ۔ یہ مانگ ۱۹۳۶-۴۰ ع سے چلی آرھی ہے ۔ اگر فیکٹریز انسپکٹریٹ کو لیبر ڈپارٹمنٹ کے تحت دیدیاجائے تو اس سے مزدوروں کے معاملات کو ڈیل (Deal) کرنے میں بہت زیادہ سہولت ہوگی ۔ اس کے علاوہ فیکٹریز ایکٹ اور مائنس ایکٹ پر خاص طور پر کتا گوڑم اور بلم پلی کالریز کے تعلق سے عمل کرنے میں سہولت ہوگی ۔ مجھے امید ہے کہ آنریبل منسٹر وھاں کے مزدوروں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ہمدردانہ غور فرمائینگے ۔

مجھے بیروزگاری کے تعلق سے بھی کچھ عرض کرنا ہے ۔ آج کارخانے بند ہوتے جارہے ہیں لیکن کارخانوں کے بند ہونے کی وجوہات معلوم کرنے کے لئے اور ان کو چالو رکھنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا جارہا ہے ۔ ہمارے یہاں کے بڑے بڑے کارخانے تاج گلاس فیکٹری ۔ تاج کلے ورکس لمٹیڈ اور حیدرآباد آلوین میٹیل ورکس تباہی کی حالت میں آلوین سے متعلق حکومت کے پاس کئی رپورٹس موجود ہیں ۔ لیکن مجھے نہیں معلوم کہ حکومت کیوں ان رپورٹس کو پبلش (Publish) نہیں کرتی ۔ انہیں کیوں ایوان کے سامنے نہیں لایا جاتا تاکہ ہم اس پر اپنی رائے دےسکیں اور تجاویز پیش کرسکیں ۔ لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ان بند ہونے والے کارخانجات کی کیاحالت ہے اور وہ کیوں بند کئے جارہے ہیں ۔ کیا یہ رپورٹس اس لئے یہاں نہیں لائے جاتے کہ ان پر نکتہ چینی ہوگی اور مواخذہ کیاجائیگا؟ آلوین میٹل ورکس کی رپورٹ کو ھاؤس کے

ٹیبل پر رکھا جانا چاہئے تاکہ جو حقیقت حال ہے وہ ہاؤس کو معلوم ہوسکے اور
مناسب تدابیر کے ذریعہ اس مرض کا علاج ہوسکے - صرف ادھراودھر کے لوگوں کو
وہاں لا کر بھیجنے یا سائیکل والا جیسے اشخاص کو وہاں مینیجر یاڈائرکٹر بنانے سے
کچھ نہیں ہوگا - وہاں جو حالات ہیں اس سے ہم اچھی طرح واقف ہیں لیکن ان کو رازمیں
رکھنے اور چھپانے کی کوشش کی جارہی ہے - ان تمام باتوں کو میں ایوان کے سامنے رکھنا
چاہتا ہوں - اگر وہ رپورٹ پبلک ہوجائے تو بہت سے ,,شرفا،، مجرم گردانے جائینگے - جو
انڈسٹریز ہم نے پاس پہلے سے موجود ہیں ان میں اضافہ کرنے یا انہیں کم ازکم ہمنے پڑھا ہے کہ
ویسا ہی جاری حالت میں قائم رکھنے کی بجائے انہیں اب بیچا جارہا ہے - کل ہی کے اخباروں میں
راج ترمیکنو سے ۱۸ کروڑ روپیہ حاصل کرکے ایک فنڈ قائم کیاجارہا ہے جس سے انڈسٹریزقائم
کی جائینگی - اگر آنریبل منسٹر اس بارے میں توجہ دیں اور کارخانے قائم کئے جائیں
تو اس سے بڑی حد تک بیروزگاری کے مسئلہ کو حل کیاجاسکتا ہے ایسی اسکیمات کو ہم
خوش آمدید کہتے ہیں جن پر عمل کرنے سے ملک خوشحالی کے راستہ پر گامزن ہوسکے
اگر ایسی اسکیمات کی طرف آپ قدم اٹھاناچاہتے ہیں تو میں یہ کہونگا کہ ذراہمت
سے کام لیجئے - خانگی ملاقاتوں میں تو آپ ہم سے یہ بولتے رہتے ہیں کہ ضرور آپ
نظام سے پیسہ لینے کے بارےمیں کہتے رہیئے تاکہ اس سے عوام کو فائدہ پہنچ سکے
ہم تو یہاں بھی کہتے ہیں اور ہاؤس کے باہر بھی یہی کہتے ہیں لیکن ہم دیکھتے
ہیں کہ اس سے بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے- اگر آپ واقعی ایسی تجاویز پر عمل
کرنا چاہتے ہیں تو نہ صرف پورا اپوزیشن بلکہ پورے عوام آپ کا ساتھ دیں گے -
ان اسکیمات کو عمل میں لانے کے لئے جہاں پیسہ ہےآپ وہاں سے تو حاصل نہیں کرتے
بلکہ ٹیکس کے ذریعہ غریبوں پر بار ڈالکر یا رٹرنچمنٹ (Retrenchment)
کرکے بچت نکالنا چاہتے ہیں- میں صاف طورپر آپ کو آگاہ کرناچاہتاہوں کہ یہ مسئلہ
اس طرح حل نہیں ہوگا - اس سے افلاس بڑھیگا بےچینی بڑھیگی - جرائم بڑھینگے اور پھر
ہمارے ہوم منسٹر کو پولیس پر خرچہ بڑھاناپڑیگا جس کے لئے ہم تیار نہیں - حکومت کو
چاہیئے کہ ان تمام چیزوں پر غور کرےاور اپنی پالسی کی وضاحت کردے - میں امید
کرتاہوں کہ آنریبل منسٹر ان خیالات کو جو میں نے ایوان کے سامنے رکھے ہیں خاص
طور پر میں نے ڈپارٹمنٹ سے متعلق جن باتوں کا مشورہ دیا ہےاس پر غور فرمائینگے -
اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتاہوں -

The House then adjourned for recess till Half Past five of the clock.

The House reassembled after recess at Half Past Five of the clock.

[Mr. Deputy Speaker in the chair]

పూజనీయ సభాపతి, స్వామీ, ఈ నాటివర్ధ్ సేను.........................

श्री. विनायकराव विद्यालकार :—आप यदि हिंदी में बोलेंगे तो बहुत अच्छा होगा, मै आपसे प्रार्थना करता हूं, ताकि मै आपको समझ सकू ।

श्री. गोपिडि गंगारेड्डी :–

मिस्टर स्पीकर सर, आज तीनों शाखाओं के अेक मंत्री महाशयने अपनी मांगें हमारे सामने रखी हैं । अुनपर में अपने विचार प्रगट करना चाहता हूं । जब मेरा बचपना था अुस समय की अेक बात मैं यहां बताना चाहता हूं । मैं जब के छोटा था, और पहले पाठशाला में पढने के लिये जाता था तो मेरे माता पिता मुझसे कहते थे कि विनायक यह देवता है, और अिन्हे पहले प्रणाम किये बिना विद्याभ्यास शुरू नहीं करना । हम जब विनायक की पूजा करते थे तब मने देखा था कि विनायक के सिरपर अेक बडी सूंड है, और अुसके र र के नीचे अेक चूहा है । विनायक देवता का सब लोग अिसलिये पूजा करते है कि वह सबके दुःख को दूर करता है, और सबको सुख देता है । अुसी तरह हमारे यहां भी यह अेक विनायक ही हैं । मुझे आशा है कि यह विनायक भी अुसी विनायक की तरह सबको सुख और आनंद देंगे । जिस तरह अुस विनायक के सिर पर सूंड ह वैसे ही हमारे अिन विनायक के सिरपर भी बडे बडे अुमरा व पूंजीपति लोग सूंड की तरह बैठे हैं । और अुस विनायक के पैर के नीचे जैसा चुहा होता है वैसे ही अिनके पैर के नीचे हमारी अव्वाम है । यदि विनायक अितना भार लेकर चलने लग तो अुनके पैर के नीचे का चूहा मरने का डर रहता है । अुसी प्रकार हमारे अिन विनायक के पैर के नीचे हमारी यह जनता न कुचली जाय अैसी मेरी अुनसे प्रार्थना है ।

अितना कहने के बाद अब मै निर्मल के जो गृह अुद्योग चलते हैं अुनके बारे मे कुछ निवेदन करूंगा ।

निर्मल तालुके का सुदैव है कि वहां की खिलौना साजी बहुत हि मशहूर है । सारे अिंडिया में यहां की खिलौनासाजी मशहूर है । यह बात सबको मालूम है कि यहां के जो लोग हैं अुन्हें यह ही कुदरती देन है कि वे लोग हर किसम् के खिलौने और अन्य चीजें बहुत ही अच्छी तरह से बना सकते हैं । हैदराबाद में जो नुमाअिश हुवा करती है अुसमें भी यह चीजें दिखलाने के लिये, रखी जाती हैं, और अन्य जगहों पर भी अिसको बहुत चाहा जाता है । मिनिस्टर साहब भी यह बात जानते हैं और वे जब कभी अुस तरफ आते हैं तो वहां अिन चीजों की बहुत तारीफ करते हैं, और वहां से कुछ चीजें अपने साथ भी ले जाते हैं । यह कहते हुये कि यह चीजें बहुत ही अच्छी हैं, अुन्हे यहां ला कर अपने मित्रों को बडी शानसे दिखाते हैं । आप जानते है कि विश्वामित्र- कैसे नयी सृष्टी निर्मिती की वैसे वहां के कारीगर भी अपने हाथों से नअी सृष्टी तैयार करसकते हैं । आप प्रत्यक्ष अुनका काम देखेंगे तो यह आपको भी मालूम होजायेगा । वहां जो चीजें बनायी जाती हैं अुनमें और कुदरती चीजों में आपको जरा भी फरक नजर नहीं आयेगा । आप यदि लौग देखेंगे तो आप पहचान नहीं सकेंगे कि यह लौंग असली है या बनावटी है । अुसीतरह खाने के पान जैसा पान भी ये लोग लकडी से बिलकूल हूबहू बनाते हैं । आप यहां कुदरती चीजों में और बनावटी चीजों में कोअी फरक नहीं पायेंगे । यहां आम, सिताफल और अंगूर वगैरा चीजें आप देखेंगे

तो दंग हो जायेंगे । अितने अच्छे कारीगर और यह कारीगिरी है किन्तु अुनकी तरफ सरकार कुछ ध्यान नहीं दे रही है, और अगर अिसी तरह काम चला तो फिर चंद दिन के बाद यह हुनर जो वहां है वह खतम होजायेगा, और यह जो कॉटेज अिंडस्ट्रीज है वह बरबाद हो जायेगी । आज अिनको खाने के लिये भी पूरा नही मिलता है, और अिनके पास आज पानी की भी किल्लत है । यह जो अिनका धंदा है अिसके लिये भी गव्हर्नमेंट की तरफ से कोअी काम की अिमदाद नही की जा रही है । यदि गव्हर्नमट की तरफ से कोअी ग्रेन्ट (Grant) मिली तो यह अिंडस्ट्री यहा पर अच्छी तरह बढ सकती है । यहां खाली खिलौने ही बनते है अैसी बात नही है । यहा पर पीतल के बर्तन भी बनते हैं । अैसी जगहों पर यदि गव्हर्नमेंट अपने मनअती मदरसे खोल दे तो यह लोग नये नये तरीके सीख सकेंगे । लेकिन बजाये नये मदारिस खोलने के जो अेक सनअती मदरसा पहलेसे यहां था अुसे भी अब बंद करनेके लिये गव्हर्नमेंट सोच रही है । अुसे मुन्तकिल करनेवाले हैं असा सुन रहे हैं । यह तो अुन लोगों पर बिलकुल अन्याय होने वाला है । पहले ही हमारे सामने बेरोजगारी का मसला है । फिर यह जो सनअती लोग है जो कुछ खेल आदि तैयार करके अपना पेट भरते है वे लोग क्या करेंगे और अुनके अिस हुनर में किस तरह प्रगति होसकेगी ?

पहलेही हमारे यहां बेरोजगारी का मसला दिन ब दिन बढ रहा है, और सरकार बडे बडे यंत्र लाकर अुसे और भी बढा रही है । आपके यह यंत्र देहातों के लिये कुछ जरूरी नहीं हैं । आज आप देहातों में ट्रॅक्टर लाने के लिये कहते हैं । अुससे यह हो रहा है कि आज देहातों में जो बैल हैं अुनपर भूखे मरने की मुसीबत आअी है । आज अुनके हल खाली पडे हैं और आप बडे बडे यंत्र वहां लाकर भर रहे हैं। जिराअत के जो पुराने साधन थे वे आज जा रहे हैं । आज बैलोंका पेट पीठ से लग रहा है क्योंकि अुन्हे खाने के लिये भी नहीं मिलता है । किसान आज अुसे भर-पेट खाने के लिये नहीं दे सकता है ।

देहातों की बेरोजगारी कम करने के लिये महात्मा गांधीने कहा था कि देहातों के धंदे देहातों के लिये ही रहने दीजिये । यहां बडे बडे यंत्र न आने देने में ही देहातों का फायदा है । यदि बडे बडे यंत्र देहातों में आते हैं तो देहात खतम होजायेंगे । फिर भी हमारे यहां गव्हर्नमेंट बडे बडे यंत्र लाने की कोशिश कर रही है, और लाही रही है । मैं कहना चाहता हूं कि हमारे यहां भारत मे लोगों की कमी नहीं है । पहले ही यहां की आबादी ज्यादा है । और जो आबादी आज है अुसे काम नहीं मिल रहा है । अगर आप बडे बडे यंत्र लाकर काम करलें तो अुससे बेकारी और भी बढेगी । जहां लोगों की आबादी कम है, और काम ज्यादा है वहां बडे यंत्रों को अिस्तेमाल किया जा सकता है । लेकिन हमारे भारत के लिये अुनकी जरूरत नहीं है । आप कहेंगे "ज्यादा अनाज अुगावो" आंदोलन के लिये हमें यंत्रों की जरूरत है । मैं पूछना चाहता हूं कि पहले ही जो किसान बेरोजगार होते जारहे हैं अुन्हें काम पर न लेते हुये आप यदि यंत्र लायेंगे तो यह बेरोजगारी का मसला हल नहीं होनेवाला है । क्या आपका अैसा लगता है कि यह मसला अिस तरह हल होनेवाला है ? सब को काम देनें की जिम्मेदारी तो गव्हर्नमेंट पर है । आज तो आपने देहातों में चक्कियां भी लगा दी हैं । पहले हमारे देहातों में घर घर चक्की चलती थी लेकिन वह आज बंद होगअी है । अिससे बेरोजगारी बढते जारही है । आज तो रूअी निकालने को भी कारखाने खोले हैं, और अिस तरह हमारे निर्मल तालुके में तो रोज बरोज बेकारी की हालत बढती जा रही

ह सिर्फ निर्मल तालुके में ही नही बल्कि सभी जगह आज मजदूरों की हालत खराब होती जा रही है । मालिक लोग अुनको अच्छी तरह से ट्रीट (Treat) नही करते है ।

आज आप जानते हैं कि यहां किंग कोठी में जो मजदूर काम करते हैं अुनकी हालत क्या है ? अुनको आठ रूपये तनखाह मिलती है । अब बताअिये कि ८ रूपये तनखाह में वे क्या करेंगे ? अुनके तरफ ध्यान देनेवाले वहां कोअी नहीं हैं । अुनको दिन रात काम करना पडता है । रातमें यदि कोअी जगा तो वहां जाकर अुनके हाथपांव भी दबाने पडते हैं । अुनका वहां बंदर और राल्ली का सा हाल होता है । जैसे बंदर और बिल्ली को अेकसाथ नहीं चलाया जा सकता, वैसे ही मालिक और मजदूर ये दोनों अेक नहीं होसकते ।

मै कहना चाहता हूं कि ये जो बेरोजगारी का मसला है वह अिस तरह हल होनेवाला नहीं । अिसके लिये तो आपको कॉटेज अिडस्ट्रीज (Cottage Industries) को ज्यादा फरोग देना होगा । मुझे बागे आम के वराह की मिसाल यहां याद आती है । जैसे बागेआम में जो वराह रहता है वह अपने पिंजरे में गोल गोल घूमता ह और सोंचता है कि मै बहुत दूर चला, लेकिन फिर अपने को वहीं पाता है । हम भी अगर अिसी चौकट में रहेंगे तो हमें भी अैसा ही लगेगा कि हमने बहोत कुछ किया लेकिन बाद में फिर अुस वराह की तरह हम भी अपने को वहीं पायेंगे । अिसलिये मै कहना चाहता हूं कि हमारे पास आज जो तसबीर है अुसकी सिर्फ चौकट बदलकर काम नही चलने वाला है । हमें अुसमें की तसबीर भी बदलनी होगी । याने हमें बिलकुल बुनियादी तवदीली करनी होगी । अुसके सिवा हमारा कोअी काम ठीक अंजाम नहीं पायेगा । पंचवर्षीय प्रणाली में भी हमें देहात की भलाअी की दृष्टी से ही सोंचना होगा । सिर्फ जैसा ब्राम्हण "दीर्घम् अस्तु" कहता है, लेकिन कुछ नहीं होता है, अुसी तरह हम भी खाली कहने ही जायेंगे तो वहां कुछ होने वाला नही है । अिसलिये में कहता हूं कि जो पुरानी तसवीर है अुसे खतम किया जाय और अुस जगह बिलकुल नयी तसवीर बिठाअी जाय तभी यह काम हो सकता है । खाली मलम्पट्टी से काम नहीं होनेवाला है । अितना कहकर में अपना भाषण समाप्त करता हूं ।

شری سید اختر حسین ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ آج ایوان میں حکومت کی صنعتی پالیسی پر گفتگو ہو رہی ہے ۔ اس کے بارے میں مجھے چند لفظوں میں یہ کہنا ہے کہ حیدرآباد کے اندر وہ صنعتیں جو براہ راست حکومت کے زیر انتظام ہیں اور جن میں حکومت کا کافی سرمایہ لگا ہوا ہے نیز وہ صنعتیں بھی جو پرائیویٹ صنعتیں کہلاتی ہیں اور جن پر کسی نہ کسی طرح سے حکومت کا کنٹرول ہے یہ سب کی سب دن بہ دن زوال پذیر اور انحطاط کی طرف مائل ہوتی جا رہی ہیں ۔ اس کے بنیادی اسباب کیا ہیں ؟ وہ کونسی چیزیں ہیں جن کے پیش نظر ہم یہ کہہ سکیں کہ حکومت نے جدید اور ترقی پذیر صنعتی پالیسی مقرر کی ہے ؟ آج حیدرآباد میں جو بھی صنعتیں ہیں اون میں نہ صرف یہ کہ حیدرآباد سے باہر کا سرمایہ بڑی تیزی کے ساتھ داخل ہو رہا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ہندوستان سے باہر کے بڑے اور سامراجی سرمایہ دار بھی براہ راست یا بالواسطہ کسی نہ کسی طرح سے اس پر اثر انداز ہو رہے ہیں ۔ ممکن ہے کہ یہ بات بہ ظاہر عجیب سی معلوم ہو ۔ اس لئے کہ حکومت کی صنعتی پالیسی پر جو پردہ پڑا ہوا ہے

اوس کے پیش نظر عوام لوگوں کے سامنے وہ حقیقتیں نہیں آئیں ہیں جو عام طور سے پردے کے پیچھے اپنا کام کر رہی ہیں ۔ مگر اس کے اسباب اور اثرات اور نتائج ضرور کچھ لوگوں کے سامنے ہیں اور وہ دیکھ رہے ہیں کہ کس طریقے سے آئے دن حیدرآباد کی صنعتوں میں ہندوستان اور باہر کے بڑے سرمایہ داروں کا اثر اور عمل دخل بڑھتا جا رہا ہے ۔ ہوسکتا ہے کہ اس کا یہ جواب دیا جائے کہ چونکہ حیدرآباد اسٹیٹ کے پاس روپیہ نہیں ہے اس لئے اگر باہر سے روپیہ آتا ہے اور باہر کا سرمایہ یہاں کی صنعتوں میں لگایا جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے ۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم جس سماج کے اندر رہتے ہیں اور اپنی سوسائٹی کو جن سانچوں میں ڈھالنا چاہتے ہیں وہ ڈھانچے سرمایہ دارانہ ہوں تو دوسری بات ہے لیکن اگر ہم ایک عوامی سوسائٹی بنانا چاہتے ہیں تو پھر ہم کو چاہئے کہ ہم اپنی کوششیں اوسی مقصد کی طرف موڑیں جو صحیح معنوں میں عوام کی تمناؤں کا مظہر ہو ۔

پچھلے چند سال کے اندر حیدرآباد میں نہ صرف یہ کہ جو پرانی صنعتیں تھیں وہ ایک ایک کر کے بند ہوتی رہیں بلکہ جو بڑی بڑی صنعتیں ہیں اون میں بھی آئے دن تخفیف اور چھٹنی کا عمل ہو رہا ہے ۔ حکومت کے زیر انتظام جو صنعتیں ہیں اون میں ہم مختلف قسم کی بدعنوانیاں دیکھتے ہیں ۔ میں تمثیلاً یہاں چند صنعتوں کی مثال سامنے رکھنا چاہتا ہوں ۔

آلوین میٹل ورکس نے جو ریاست کی ایک اچھی صنعت ہے سنہ ۱۹۴۷ع میں نہ صرف یہ کہ اپنے حصہ داروں کو منافع تقسیم کیا بلکہ مزدوروں کو ایک مہینے کا بونس بھی دیا ۔ لیکن آج اسکی ایسی حالت ہوگئی ہے کہ اس کے وجود کا باقی رہنا بھی مشکل نظر آرہا ہے ۔ اس صنعت میں آج سے چند سال پہلے یعنی سنہ ۱۹۴۷ع میں (۱۲) سو مزدور کام کر رہے تھے اور ایک سال میں (۲۵) لاکھ کا سامان تیار کرتے تھے لیکن سنہ ۱۹۴۹ع میں یعنی صرف دو سال کے بعد ہی تین سو مزدور کم کردئے جاتے ہیں اور صرف نو سو مزدور کام کرتے ہیں لیکن پیدا وار (۳۰) لاکھ سے زائد ہوتی ہے ۔ اسی سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ ایک طرف تو تخفیف کی جائے اور دوسری طرف پیدا وار بڑھے ۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ مزدوروں پر کام کا بوجھ بڑھتا جا رہا ہے ۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہ بھی ہو رہا ہے کہ غلط اور نامناسب موقعوں پر میکنائیزیشن (**Machanisation**) کے ذریعہ زیادہ مشینوں کو استعمال کرکے مزدوروں کی چھٹنی کرکے زیادہ پیدا وار حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ بیروزگاری دن بہ دن بڑھ رہی ہے ۔ میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ حیدرآباد میں (۲۰) چھوٹی بڑی صنعتیں بند ہوگئی ہیں ۔ جو صنعتیں اس وقت موجود ہیں اون کی حالت بھی نازک ہے ۔ اس حالت کو سدھارنے کے نام پر گورنمنٹ نے جو پالیسی اختیار کی وہ اور زیادہ خطرناک ہے ۔ اس کے بجائے اگر یہ کوشش کی جاتی جیسا کہ عوام کا مطالبہ تھا اور جیسی کہ مزدوروں کی مانگ تھی کہ یہاں کی صنعتوں کے لئے مارکیٹ پیدا کیا جائے اور حیدرآباد کے درمیانی صنعت کاروں اور

پرائیویٹ انڈسٹریز (Private Industries) کی حکومت اور بڑے بڑے
انڈسٹریلسٹوں کی طرف سے مدد کی جائے تاکہ وہ صنعتیں فروغ پاسکیں یہ صورت حال
مختلف ہوتی - لیکن پچھلے ڈیڑھ سال سے حکومت کی علانیہ یہ پالیسی رہی کہ باہر کے
بڑے سرمایہ داروں کو یہاں لانے کی کوشش کی جائے - چنانچہ سرسلک اور سربور کی
اجارہ داری برلا کو دیگئی یعنے ان دونوں بڑی صنعتوں کا انتظام برلا کے حوالہ کردیا گیا
اس کے خلاف نہ صرف یہ کہ مختلف مزدور یونینوں نے احتجاج کی آواز بلند کی بلکہ
حیدرآباد کے سبھی باسندوں نے ایک زبان ہوکر متحدہ طریقہ سے یہ مطالبہ کیا کہ ان
صنعتوں کو باہر کے سرمایہ داروں کے حوالہ نہ کیا جائے - اس کے متعلق یہ عذر پیش
کیا جاتا ہے کہ حکومت کے پاس پیسہ نہیں اس لئے یہ ضروری ہے کہ اگر باہر کے
سرمایہ دار پیسہ لگانا چاہتے ہیں تو اون کو یہ صنعتیں دے دی جائیں - لیکن اس کے
ساتھ ساتھ ایک عجیب و غریب چیز بھی ہمارے سامنے آئی ہے - اخباروں میں بھی عام
طور پر یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ جب نظام نے یہاں کی صنعتوں میں اور خاص طور پر
سربور میں روپیہ لگانا چاہا تو خود کانگریس کابینہ نے اس کی مخالفت کی - یہ بڑی افسوس ناک
پالیسی تھی - اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ یہاں کی صنعتوں میں باہر کے سرمایہ دار
اور خود غرض مفادات دخل انداز ہوتے جا رہے ہیں - اور ہمارا معاشی نظام بیرونی
سرمایہ داروں کے تسلط اور قبضہ میں جارہا ہے اور دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ
صنعتی مزدوروں میں بیروزگاری بڑھ رہی ہے - مختلف صنعتوں میں مزدور کم کئے جا رہے
ہیں اور کسی نہ کسی بہانہ سے اون کی تخفیف کی جا رہی ہے - اس مسئلہ کو حل کرنے
کے لئے کانگریس کی نام نہاد عوامی حکومت کے سامنے کیا طریقہ کار ہے ؟ تعجب اور
افسوس کی بات تو یہ ہے کہ آج جبکہ حکومت کے سامنے یہ اعداد و شمار بھی موجود
نہیں کہ کتنے صنعتی مزدور حیدرآباد اسٹیٹ میں بیکار اور بیروزگار ہیں یا پچھلے ڈیڑھ دو
سال کے اندر کتنے بیروزگار ہوگئے - آئے دن اخباروں میں خبریں شائع ہو رہی ہیں کہ
آج فلاں کارخانے سے مزدوروں کو نکالا گیا - اور آج فلاں کارخانے کے مزدوروں پرچھٹنی
کا عمل کیا گیا - جو اعداد و شمار مختلف پارٹیوں اور دوسرے لوگوں نے پیش کئے ہیں
اون سے پتہ چلتا ہے کہ صرف پچھلے دو سال کے اندر ریاست کے تمام چھوٹے بڑے
کارخانوں کے لاکھوں صنعتی مزدور اور انکے متعلقین بیروزگار ہوگئے - حیدرآباد کی
صرف بڑی بڑی صنعتوں میں چند سال پہلے ایک لاکھ سے زائد مزدور کام کر رہے تھے-
لیکن آج کے اعداد و شمار لئے جائیں تو پتہ چلے گا کہ یہ تعداد کس قدر گھٹ گئی ہے -
جہاں تک چھوٹی چھوٹی اور پرائیویٹ انڈسٹریز کا تعلق ہے صورت حال یہ ہے کہ حکومت
اور ارباب اقتدار کی جانب سے برابر یہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ بازار مند ہے جو صنعتی
مال بازار میں آتا ہے وہ فروخت نہیں ہوتا ہے اس لئے ان صنعتوں کو بند کرنا ضروری
ہو جاتا ہے- یعنی اس طرح یہ جواز پیش کیا جاتا ہے - لیکن ساتھی ساتھ دوسری طرف
یہ کوشش کی جاتی ہے کہ پراڈکشن (Production) بڑھنا چاہئے -
یہ متضاد چیزیں اور یہ تضادیاتی اوس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم یہ دیکھتے

[illegible] دوسری طرف جیسا کہ میں نے ابھی کہا [illegible] اضافہ ہو رہا ہے ۔ یہ کیفیت جب ہمارے [illegible] مجبور ہو جاتے ہیں کہ اس کی بنیادی [illegible] بڑھ رہی ہے لیکن جن صنعتوں میں پیدا وار [illegible] سرمایہ داروں اور صنعت داروں کو حاصل ہوتا ہے وہ عوام کے [illegible] دوسری چیز یہ ہے کہ پیدا وار کے سلسلہ میں کوئی خاص [illegible] حکومت کے سامنے نہیں ہے ۔ بنیادی طور پر جب ہم اس کے [illegible] ہے کہ آج لوگوں کی قوت خرید اتنی گر گئی ہے کہ [illegible] بھی نہیں خرید سکتے ۔ اوسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارے [illegible] جاگیر دارانہ ۔ زمیندارانہ اور سرمایہ دارانہ گرفت مضبوط تر [illegible] ہم آج کسی خاص خانہ یا کمپارٹمنٹ میں بند کرکے اور [illegible] دیکھتے ہیں تو کسی صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے ۔

ہماری آبادی کا بڑا حصہ زرعی آبادی پر مشتمل ہے لیکن ہمارا زرعی نظام خالص زمیندارانہ اور جاگیر دارانہ نظام ہے اس میں کوئی تبدیلی کوئی ترقی پذیر تبدیلی نہیں ہوئی ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دن بہ دن کسان مفلوک الحال ہوتے جا رہے ہیں اور اس کا اثر صنعت پر بھی پڑھ رہا ہے ۔ خاص طور پر دیہات کے مارکٹ پس ماندہ ہو گئے ہیں ۔ ایسی حالت میں جب کہ ہماری سوسائیٹی کی معاشی حالت ابتر اس طرح ہوتی جا رہی ہے ظاہر ہے کہ ہم اپنی صنعتی ترقی کو آگے نہیں لیجاسکتے ۔ اس لئے یہ جو مال بازار میں آتا ہے اوس کو خریدنے والے کم ہوتے جا رہے ہیں اور درمیانی اور اونچے درمیانی طبقہ کے لوگوں کی قوت خرید بھی گھٹتی جا رہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جو صنعتی پیدا وار ملک میں ہو رہی ہے اوس کے لئے ہم کو مارکٹ نہیں مل رہا ہے کیونکہ یہ پیدا وار کسی خاص منصوبہ بندی کے تحت نہیں پیدا کی جاتی ۔ ایسی پیدا وار سے لوگوں کی ضروریات پوری نہیں ہوسکتیں ۔ ہمارے کار خانوں میں یہ موٹو (Moto) بنا جاتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح زیادہ سے زیادہ منافع کمایا جائے ۔ جب تک یہ موٹو رہیگا ہماری صنعتی ترقی ناممکن ہو جائیگی ۔ جب تک ہم زمین اور سرمایہ کے رشتوں کو نہ سمجھینگے ترقی پذیر زرعی انقلابی اصلاحات نہ کرینگے کسانوں کی قوت خرید نہیں بڑھیگی ۔ اور وہ اس قابل نہ ہوسکینگے کہ اپنی ضروریات زندگی کی چیزیں اور وہ چیزیں جو ایک ترقی پذیر سوسائیٹی کے لئے ضروری ہیں خرید سکیں ۔ جب تک ہم کسانوں کو اس قابل نہیں بنائینگے اوس وقت تک ہماری صنعتی ترقی ناممکن ہے ۔ اسی لئے اس وقت کی صنعتی پالیسی میں ایک بنیادی تبدیلی کی ضرورت ہے ۔

میں ایک اور چیز کی طرف اشارہ کرونگا ۔ آج نظام ایک اعلی مرتبہ حاصل کرکے راج پرمکھ بن گئے ہیں ۔ اون کے پاس جو دولت ہے وہ حاصل کی جاسکتی ہے ۔ اس کے متعلق ممکن ہے یہ کہا جائے کہ دستوری طریقہ سے ہم اس کو حاصل نہیں کرسکتے

ایکس یہ تو ہو ال کیا جاسکتا ہے کہ اون کا سرمایہ اون کی دولت یہاں کی صنعتوں میں لگائی جائے ۔ اس وقت نظام راج درمکھ اپنا پیسہ جنرل موٹر ورکس مدراس وغیرہ یعنی بیرونی کمپنیوں اور بنگال کے جوٹ کے کارخانوں اورکلکتہ بمبئی ، مدراس وغیرہ کی بعض صنعتوں میں لگ رہے ہیں ۔ اس طرح ملک کا پیسہ باہر جا رہا ہے ۔ یہ ملک کا روپیہ اور عوام کی دولت ہے جو کسی نہ کسی طرح پچھلے زمانہ میں جمع کی گئی تھی اس لیے اس کی روک تھام ضروری ہے ۔ اگر اس روپیہ کو ایک پلاننگ کے تحت یہاں کی صنعتوں میں لگایا جائے تو ہمارے یہاں کے صنعتی مزدوروں کی بیروزگاری دور ہوسکے گی اور دوسری طرف ایک منصوبہ بندی کے تحت ہم وہ چیزیں پیدا کرسکینگے جس کی ضرورت آج ملک کو اور عام لوگوں کو ہے ۔ بہ ہر حال میں اس مختصر سے وقت میں صرف یہ اشارہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری صنعتی پالیسی میں بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت ہے ۔ اور نہ صرف صنعتی پالیسی میں بلکہ زرعی پالیسی میں بھی ایسی تبدیلیوں کی ضرورت ہے ۔ ان دونوں میں جو ربط ہے اوس کو پیش نظر رکھکر جب تک ایسی تبدیلیاں نہ کی جائینگی ۔ جب تک سرمایہ داری اور زمینداری اور بیرونی سرمایہ کی چھاپ کو ختم نہ کیا جائیگا اوس وقت تک نہ ہم صنعتی ترقی کرسکتے ہیں اور نہ ملک سے بیروزگاری دور کرسکتے ہیں ۔ اس لئے ضرورت ہے کہ پانچ سالہ پلان اور دیگر بڑے بڑے پلانوں میں جن میں صنعتی ترقی کی حد برائے نام ہے ان چیزوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس مد پر بطور خاص توجہ دی جائے ۔ جب تک اس پر توجہ نہ کی جائیگی اوس وقت تک نہ تو ہم صنعت میں ترقی کرسکینگے اور نہ ملک کی غریبی اور بیروزگاری دور کرسکینگے ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

श्री. अुद्धवराव पाटील :—

मिस्टर स्पीकर सर, आज यह जो डिमांड्स कॉमर्स अिंडस्ट्रीज और लेबर डिपार्टमेंट के बारे में आये हैं अुनमें मैंने कटमोशन पेश की है । क्योंकि मैं यहां के अिंडस्ट्रियल प्रोग्रेस (Industrial progress) के बारे में बोलने वाला हूं । सरकार की अॅडमिनिस्ट्रेटिव्ह रिपोर्ट मे अिंडस्ट्रीज के प्रोग्रेस के बारे में बतलाया गया है कि बोधन शुगर फॅक्टरी में अिस साल २०० परसेंट, और आजमजाही मिल्स में ५० परसेंट का प्रॉडक्शन बढा । लेकिन सिमेंट फॅक्टरी के बारे में कुछ नहीं बताया गया । मालूम होता है कि यह रिपोर्ट वाली जिन जिन बातों का प्रॉडक्शन बढा है अुसी के बारे में लिखा गया है । अैसी कोअी अिंडस्ट्री अिस रिपोर्ट में नहीं बतलाअी गअी जो बंद हो गअी है, या जिसका प्रॉडक्शन कम होगया है । यह भी नहीं बतलाया गया है कि फलां फलां अिंडस्ट्रीज बंद होने के रास्ते पर हैं । यह जो रिपोर्ट सरकार की जानिब से पेश की गअी है वह अव्वाम को अेक जाल में डाल कर धोका देने का तरीका है । किसी भी आदमी को थोडी देर धोका दिया जा सकता है, लेकिन हर बार और ज्यादा वक्त तक किसी को धोका नहीं दिया जा सकता अुस रिपोर्ट में यह सब आना चाहिये था कि हमारी अिंडस्ट्रीज कैसे चल रही हैं, कौनसी अिंडस्ट्रीज में प्रॉडक्शन कम हुवा है, कौनसी में बढा है, कौनसी अिंडस्ट्री बंद होने के रास्ते पर है, और अगर बंद होरही है तो अुसकी वजह क्या है यह सब बातें अुस रिपोर्ट में होनी चाहिये थीं । यहां के

२५ कारखाने बंद होगये हैं लेकिन अुनके बारे मे अेक शब्द भी अिस रिपोर्ट में नही लिखा गया है । अलविन मेटल वर्क्स बंद होने के रास्ते पर हैं । अैसा भी सुना जाता है कि अिसके बारे में रिपोर्ट में कुछ नहीं लिखा गया है । मालूम नही यह अवनती है या अुन्नति है यह क्या है यह तो अव्वाम ही बता सकती है । मुल्क में प्रॉडक्शन बढने के लिये या अुत्पादन बढाने के लिये प्रायव्हेट सेक्टर (Private Sector) की मदत लेने के बारे में सोचा जा रहा है, और कहा जारहा है कि प्रॉयव्हेट अिडस्ट्रियालिस्टस् ज्यादा से ज्यादा रकम अिनव्हेस्ट (Invest) करें । प्रायव्हेट कॅपिटॅलिस्टस् ज्यादा से ज्यादा आगे आये अिसके लिये कोशिश हो रही है । पहले आपकी अिड-अिडस्ट्रियल पॉलिसी क्या है यह जबतक डेफिनेटली तय नहीं होती तबतक प्रायव्हेट सेक्टर अिन्व्हेस्टमेंट के लिये तैयार नही होता। आप अिडस्ट्रीज का नॅशनलाअिजेशन (Nationalisation) करना चाहते हैं या सोशलायिझेशन करना चाहते हैं अिसके बारे में पहले आपकी डेफिनेट पॉलिसी होनी चाहिये । क्या आप हुकूमत के जेरे निगरानी सोशलायझेशन राष्ट्रीयकरण करना चाहते है तो पंचवार्षिक प्लॅन में अुसको पूरी कल्पना होना आवश्यक था । पंडित नेहरू अपनी तकरीर में कहते हैं कि हम प्रायव्हेट सेक्टर को भी आगे लाना चाहते हैं । लेकिन हमारे यहां कॅपिटल(Capital)शाय(Shy) होता है। वह लोग अिनव्हेस्ट (Invest) नही करते हैं । अुनको अितना अुत्साह नही है कि देश की किसी नयी अिडस्ट्री में अपना सरमाया अिनव्हेस्ट करें ।

बात यह है कि हमें हमारी पंचसाला प्लॅन यदि चलाना है तो हम ज्यादा पैसे की जरूरत होगी । और वह हमें कहीं न कहीं से लाना पडेगा । लेकिन हम प्रायव्हेट लोगों को पैसे देने के लिये मजबूर नहीं कर सकते हैं क्योंकि कान्स्टिटयुशन के तहत अिस तरह पैसा नहीं ले सकते हैं । लेकिन यह लोग अिसतरह पैसा नहीं अिनव्हेस्ट करेंगे । अुनसे तो जबरदस्ती पैसा लिया जायगा तभी वे पैसा देंगे । क्योंकि दोनों के खियालात में बुनियादी अेखतेलाफ है । कॅपिटलिस्टों का नुक्तेनजर और हमारा नुक्ते नजर अिसमें काफी अेखतलाफ रहता है । यदि आपको पंचसाला प्लॅन यशस्वी करना है तो आपको प्रायव्हेट सेक्टर से जबरन रकम लेनी पडेगी । आपको अभी यह बात ठीक नहीं लगेगी लेकिन अिसमें टाअिम फॅक्टर (Time Factor) ज्यादा महत्व का है । वक्त ही आप को दिखा देगा की आज जो मैं कह रहा हूं वह सही है या नही । और फिर आप ही कहेंगे कि सिर्फ मांग कर पैसा नहीं मिलता है । अुसमें बात अैसी है कि आज के कॅपिटलिस्टों का तो आप पर और आपकी अिडस्ट्रियल पॉलिसी पर भरवसा नही है । अिसलिये वे अिनव्हेस्ट करने के लिये तैयार नहीं हैं । आपको पहले अपनी पॉलिसी बिलकुल निश्चित रूप में बता देनी होगी तभी शायद वे आगे आयेंगे ।

हमारे ऑनरेबल मिनिस्टर साहब तो लातूर की [illegible] से चुनकर आये हैं । वे तो लातूर के हालात अच्छी तरह से जानते हैं । वहां कुल चार जिनिंग फॅक्टरीज हैं । वहां वर्कर्स भी काफी हैं और वहां फॅक्टरी अॅक्ट भी लागू है । वहां के जो मालिक लोग हैं अुन्होने गांधी फिलासफी तो नहीं अपनाया है । वहां के जो मालिक मोती महाराज नामी हैं अुन्होने अपने फॅक्टरी में काफी मुनाफा होने के बावजूद भी वहां के मजदूरों को बोनस नहीं दिया है । शाहपूर जिनिंग और नरसिंगोरजी फॅक्टरीज ने भी अपने यहां के मजदूरों को बोनस नहीं दिया है । अितनाही नहीं बल्कि

वे तो चाहे अुस मजदूर को बिला किसी वजह के काम पर से निकाल देते हैं, और जब अिस बारे में लेबर ऑफिसर के पास दरख्वास्त दी जाती है तो कहा जाता है कि वह तो अुनका मामला है अिसके बारे में हम कुछ नही कर सकते । अितनाही नहीं बल्कि वहा के मजदूरनी पर बलात्कार तक किया जाता है लेकिन न तो कुछ सुनवाअी होती है और न अिस ओर कुछ ध्यान भी दिया जाता है । वहां अेक राष्ट्रीय गिरणी संघ भी है यह भी आप जानते हैं । अुसे कौन चलाते हैं वह भी आपको मालूम है । वहा भी चंद अैसे लोग है जो मजदूरों को निकाल देते हैं । गोविंदा नामके अेक मजदूरको अिसलिये निकाला गया कि अुसने बाकी के मजदूरों को संघटीत करने का प्रयत्न किया । अिसके बारे में जब लेबर ऑफिसर के पास दरख्वास्त दी गयी तब अुन्होने कहा कि अिसको लेना चाहिये, और दरख्वास्त पर लिख भी दिया । लेकिन फिर भी मालिक अुसको नही लेता है, और ऑफीसर का कुछ नहीं सुनता है । कभी कभी यदि लेबर अिन्स्पेक्टर के पास दरख्वास्त ले जाते है तो वह कहता है कि लेबर ऑफसर के पास जावो । लेबर ऑफिसर के पास ले जाते हैं तो वह कहता है कि अदालत में जावो । लेकिन अितना होने पर भी वे मिल मालिक को कुछ नही कर सकते । वहां अुनकी बेबसी होती है । लेबर आफिसर्स लेबरर्स की हेल्प के लिये रखे जाते हैं लेकिन अुनसे वो काम नहीं होता है । तो फिर अुनको लेबर ऑफिसर कहने के बजाय अिंडस्ट्रीज का ऑफिसर ही क्यों न कहा जाय ? क्योंकि अुनसे तो लेबरर्स को कुछ फायदा नहीं होता है । फिर यह लेबर ऑफिसर मिल मालिकों के अड्डे में ही अुठा बैठा करते हैं अिसलिये मिल मालिक अुनको कुछ नहीं मानते है ।

शाहपूर मिल्स में हैलर नामका अेक अिंजिनियर था । अुसे भी बोनस नही दिया गया । अुसी तरह वहा पुंडलिक अेंजिन चलानेवाला था । वह युनियन के कार्यकर्ताओं के साथ अुठता बैठता है, अिसलिये अुसे कामसे निकाल दिया गया, और कहा गया कि तू मजदूरों को संघटित करता है ।

अब मुझे लातूर की जो फॅक्टरी है अुसके मालिक के बारेमें दूसरी अेक चीज कहनी है । बीड और अुस्मानाबाद आदि जिलों से जो लोग लातूर आये हैं वे सब कहत के अिलाके से, दुष्काळ के भाग से, आये थे । अुनको कहींन कहीं काम चाहिये था । करीब करीब चार हजार लोग वहांसे लातूर आये थे । अिसबात का वहां के मालिक ने नाजायज फायदा अुठाकर ये जो कहत के अिलाके से लोग आये थे अुनको कम मजदूरी पर अपने फॅक्टरी मे काम पर रख लिया और वहां के जो पुराने मजदूर थे अुन्हे कामपर से निकाल दिया । अिसके बारेमें भी लेबर ऑफिसर के पास दरख्वास्त की गयी तो अुसने कहा कि यह तो अुनका मामला है, आप और मिलमालिक जानें । मै अिसमें कुछ नहीं कर सकता हूं । जो मुकदमांत कोर्ट में चलते हैं अुनके मुताल्लुक यह कहना है कि जैसे कि अेक ऑनरेबल मेंबर ने भी कहा कि जो फैसला कोर्ट की तरफ से होता है अुसे भी मिल मालिक नहीं मानते है अिसके लिये क्या किया जाय ? ये तो शेर और हिरन को अेक जगह बांधे जैसा होता है । दोनों के अिंटरेस्टस अलग अलग होते हैं । कभी घांस को नही छुयेगा और हिरन कभी मांस नहीं खायेगा । अिस तरह दोनों दो प्रकार के होंगे अुसी तरह मालिक और मजदूर ये भी हिरन और शेर की तरह होते हैं । अिन दोनों के अिंटरेस्ट अलग अलग होते हैं । ये दोनों अेक साथ कैसे चलसकते हैं ? दोनों अेक बात पर कभी नहीं मिल सकते हैं । अब थोडासा मिक्सड् अेकॉनमी (Mixed Economy) के बारे में भी कहना चाहता हूं । हम अपने यहां मिक्सड् अेकॉनामी अपनाना चाहते हैं । वो तो ठीक है, मैं अिसकी

मुखालिफत नही करता। हमारा देश जिराअती है, यहां यही पालिसी चल सकती है।।अैसा कहा जाता है कि हिंदुस्थान की पॉलिसी मिक्सड अेकॉनमी है, जैसे चायना की है। चायनाके ओर हमारे हालात मिलते जुलते है यह बात सही है। चायना ने भी अपनी पॉलिसी मिक्सड् अेकॉनमी की रखी है। चायना मे किसानों और मजदूरों मे काफी जागृति हुअी है। वह समझने लगे है कि अिससे क्या फायदे है। वहा जमीन का मसला कानून के पहले तो आवाम ने ही हल किया है। कानून बनने के पहले ही वहां की अव्वाम ने अिसे मानलिया था। तो अिस तरह के हालात हमारे यहा भी आने चाहिये। तभी हमारे यहा भी मिक्सड् अेकॉनामी अच्छी तरह चल सकती है।

यहां लेबर आफीसर अपना काम अच्छी तरह नही करते है। अुनका लेबरर्स के लिये कोअी फायदा नहीं होता है। अुनका मजदूरों से ज्यादा मालिकों पर प्रेम होता है। तो जो लेबर वेल्फेअर अॅक्ट (Labour Welfare Act) है अुसको अच्छी तरह अमल मे लाने के लिये जो ट्रेडयुनियन अॅक्ट (Trade Union Act) अभी है वह बदलना चाहिये। अैसा वेल्फेअर आफिसर मजदूरों की राय से अपॉअिंट (Appoint) करना चाहिये जो कि मजदूरो के सुख दुःख को समझ सके। मजदूरों की जो ट्रेड युनियन्स होती हैं अुन्हे वह किसी भी पार्टीकी क्यों न हो रेकग-नाअिज (Recognise) करना चाहिये क्यों सभी ट्रेड युनियन्स मजदूरो की भलाअी के लिये रहते हैं। लेकिन गव्हर्नमेंट जो दूसरे पार्टीज की युनियन्स रहती हैं अुनको नष्ट करने की कोशिश करती है। अितनाहि नहीं बल्कि अगर कोअी युनियन यदि अपना अलग झंडा २६ जनवरी के दिन लगाती है, और कोअी अपना झंडा साथ साथ लगाकर यदि अुत्सव मनाना चाहते है तो अुनको अिजा-जत नहीं दी जाती है। लेकिन आश्चर्य की बात तो यह है कि हमारे हिंदी संस्कृती मे जब कहीं दिंडी निकलती है तो अुसमें अेक भगवा झंडा और अेक तिरंगा झंडा रहता है। अुसके बारे में कोअी अेतराज नहीं अुठाया जायेगा। लेकिन कोअी अगर लाल झंडा २६ जनवरी के दिन तिरंगी झंडेके साथ लगाये तो वह नहीं चलता है। अिस पर से गव्हर्नमेंट की मजदूरों के प्रति भी क्या अॅटिटयूड (Attitude) है वह स्पष्ट होजाती ह। जो कारखानदार काला बाजार करते हैं, जो कारखानदार मजदूरों को बेकार करते हैं, और जो ऑफिसर रूशवत खाते हैं, मैं अुनको राष्ट्रद्रोही कहता हूं। वह सरकारके सच्चे दुष्मन हैं। सरकार अुनको तो कुछ नहीं कहती लेकिन जब भोले किसान २६ जानेवारी के दिन लाल झंडा लगाते हैं तो अुनको राष्ट्रद्रोही कहती है। यह दृष्टीका फरक है। अितना कहकर मैं अपनी तकरीर खतम करता हूं।

శ్రీ పెండెం వాసుదేవ్ :

అధ్యక్ష మహాశయా,

చేతి పరిశ్రమ, గృహ పరిశ్రమల విషయంలో చేనేత పరిశ్రమ చాల ప్రాముఖ్యమైన పరిశ్రమ. ఆ పరిశ్రమవిషయంలో ప్రభుత్వం ఏమైనా చర్య తీసుకొందా, దాని అభివృద్ధికి ఏమైనా సహాయం చేసిందా, అనే విషయం చూస్తే గత సంవత్సరంలో నీ, యీ సంవత్సరం బడ్జెటులోగాని ప్రభుత్వము యీ పరిశ్రమను అభివృద్ధి చేసేందుకు ఎంత మాత్రము సహాయం చేయకుండా, ఆ పరిశ్రమ పూర్తిగా నాశనమయ్యేందుకే తోడ్పడింది. పి. డి. యఫ్ పార్టీవారు, ఇతర పార్టీలవారు ప్రభుత్వమును చేనేత కార్మికులకు నూలు అందించమని, వారికి ధనసహాయము చేయమని కోరినప్పుడు, ప్రభుత్వం దానిపై శ్రద్ధ తీసుకోకుండా ఉంది. చేనేత కార్మికులను నిబద్ధగులుగా తయారుచేయుదం జరుగుతోంది. గత అసెంబ్లీ సమావేశంలో చేనేత పారిశ్రామికుల అభివృద్ధికి గాను

[illegible] తీసుకురావడంది. [illegible] [illegible] జరిగింది. అప్పుడు ఏ. డి. యూఫ్. [illegible] తీసుకుని [illegible]. ప్రభుత్వం ఇంతవరకు ఆ పారిశ్రామికుల విషయం [illegible]—[illegible] అర్థాన్ని తీసుకువచ్చారో దానిద్వారా వారి దారిద్ర్యమును తొలగించడానికి ప్రయత్నం [illegible]. కరువు కాటకాలతో, దారిద్ర్యముతో బాధపడే కార్మికులు [illegible] హైదరాబాదు సంస్థానములో ౧౦ లక్షలమంది యీ వృత్తిమీద [illegible]. [illegible] చేనేత కార్మికులకు నూలు ఇప్పించాలని కోరినప్పుడు ప్రభుత్వం [illegible] మంది కార్మికులకు పంపకము చేసింది. [illegible] ఎక్కువ చేసింది. ఒక లక్షా ౫౦వేల మంది కార్మికులకు కూడా [illegible] మాత్రమే మంజూరు చేయడం జరిగింది. వాళ్ళకు సంపాయించే నూలు [illegible] లేదు. కార్మికుల చేతిలో పని లేకుండా ఉన్నది. ప్రభుత్వం యీ పారిశ్రామికులను గురించి [illegible] తెలియదు. వాళ్ళకు [illegible] పని యివ్వకపోతే, వారికి ఎక్కువ ధరకు నూలు [illegible] మిల్లుల పోటీలో ఎలా నెగ్గుతారో, వాళ్ళు ఎల్లా ముందుకు పోతారో [illegible]. ప్రభుత్వము ఆ సమస్యను పరిష్కరించడానికి ప్రయత్నము చేయలేదు. [illegible] ఏ. కే. [illegible] ఒక సవరణ తెచ్చింది. [illegible] సంవత్సరములో నూలుధర [illegible] ఉండాలో [illegible] ధరకే చేనేత కార్మికులకు నూలును [illegible]బడాలని కోరబడింది. ప్రభుత్వం దానిని గురించి ఏమాత్రం విచారణ చేయలేదు. అంతా కేంద్రప్రభుత్వం చేతుల్లో ఉంది; [illegible] చేతుల్లో లేదని చెబుతోంది.

మద్రాసు రాష్ట్రంలో చేనేత కార్మికులకు, ప్రతి కార్మికునికి [illegible] చేసి, తయారైన [illegible] ప్రభుత్వమే తాము ఏర్పాటు చేసిన [illegible] జరుగుతోంది. [illegible] యిక్కడ కూడా పెట్టాలని చేనేత కార్మికులు [illegible] ప్రభుత్వాన్ని కోరినప్పుడు [illegible] గుల్బర్గా జిల్లా [illegible] చేనేత కార్మికులు [illegible] కూడా ఇచ్చింది. కాని ప్రభుత్వం [illegible] పరిశ్రమలలో తయారయ్యే నూలును చేనేత కార్మికులకు [illegible] కుండా, డాలర్ దేశాలనుంచి తెప్పించే నూలు వాళ్ళకు [illegible] ధర ఉంటుంది. పారిశ్రామిక సంఘాలు చౌక ధరలో నూలు అందించ కోరినప్పుడు ప్రభుత్వం దానిపై ఏమాత్రం దృష్టిని పెట్టక డాలర్ దేశాల నుంచి తెప్పించి ఎక్కువధరకు అందించుతోంది. ఇంత ఎక్కువ ధరలో నూలు కొని చేనేత కార్మికుడు మిల్లులో తయారయ్యే బట్టకు పోటీలో ఎల్లా నెగ్గుతాడో అర్థము కావడం లేదు. గుల్బర్గాజిల్లాలో చేనేత పారిశ్రామికుడు ఒకడు తిండి లేక చేయుటకు పనిలేక ఉరిపోసుకొని చని పోయాడు. పారిశ్రామికులను అభివృద్ధి చేసేందుకు ప్రభుత్వము చిన్న చిన్న పరిశ్రమలను అందించి ప్రతి పారిశ్రామికుని కి ౫౦ రూపాయలు—కనీసము మద్రాసు రాష్ట్రములో యిస్తున్న విధంగా ఇచ్చే ందుకు ప్రభుత్వము ప్రయత్నము చేయాలి.

భారత ప్రభుత్వమునుంచి ఒక సూచన బయలుదేరింది. అదే అమలులోనికి వస్తుంది కూడా మిల్లులో తయారయ్యే బట్టపై రూపాయకు రెండు పాయిల చొప్పున పన్ను వేసి, యీ చేనేత పారిశ్రామికులకు సహాయము చేసేందుకు ప్రయత్నము చేస్తోంది. ఈ పన్నువల్ల సంవత్సరానికి

౬ కోట్ల రూపాయలు [illegible] వస్తుంది [illegible]
సహాయం చేసేందుకు ఆ వస్తున్నవాళ్ల వచ్చే ఆదాయం [illegible]
దంతేదు. గత సెషన్ లో పి. డి. [illegible]
విధాలా తోడ్పడేందుకు ప్రయత్నము చేయాలి.

చేనేత పారిశ్రామికులం కేంద్ర సంఘము [illegible]
విధానము ఆలోచించాల్సి ఉంది. [illegible]
ఒక ప్రశ్న ఉయలుదేరింది. లక్షలాది కార్మికులు [illegible]
కేంద్రశాఖలో ఉన్నాయి. [illegible]
ఆ డబ్బు ఎట్లా ఉపయోగ పడుతోంది? పారిశ్రామికులు [illegible]
తోందా? అనేది ఆలోచించాల్సి ఉంది. అన్ని [illegible]
ఉన్నాయి. ఆ డబ్బు లెక్కలను బట్టి చూస్తే ఆ సంఘము [illegible]
ఆ లెక్కలను పరిశీలించాలి. వాళ్ళు ఖర్చుపెడుతున్న లెక్కలు చెబుతాను. [illegible]
చేందుకు ప్రయత్నించాలి. నేను చెప్పే లెక్కల్లో అనుమానాలు లేవు; [illegible] ప్రభుత్వము
ఆ లెక్కలను విచారించేందుకు, ఆ లెక్కలను సరిచేసేందుకు శ్రద్ధ తీసుకోవాలి. కేంద్రసంఘం
ఒక గవర్నర్ రాజ్యంగా తయారైంది. పారిశ్రామికులు [illegible]
నూలు ఎట్లా అందరికి పంచాలో, ఆ విషయాలన్నీ [illegible]
తయారైంది. కేంద్రశాఖకు అధ్యక్షులుగా ఉన్నది [illegible] గారు. [illegible]
నిరంకుశులుగా తయారయి, లక్షలాది డబ్బు పారిశ్రామికులకు ఉపయోగ పడకుండా అనవసరంగా
ఖర్చు పెడుతున్నారు. అనవసరంగా ౬౦ వేల రూపాయలు పెట్టి బిల్డింగ్ కొన్నారు. [illegible]
ఇదే అనవసరము. ఆ డబ్బు ఉంటే, కార్మికులకు ఎందుకైనా ఉపయోగ పడేది. [illegible]
ఒక లక్ష రూపాయలు ఖర్చుపెట్టి నాలుగు మోటార్లు కొన్నారు. [illegible] అధ్యక్షులు,
కార్యదర్శిలు తిరుగుతూఉంటారు. ౨౫ వేలు రూపాయలు పెట్టి ప్రెస్ [illegible]
౧౬ సంవత్సరముల క్రితం జరిగిన విషయం వినిపిస్తాను. [illegible] ఒక [illegible]
తాను ఇచ్చే పదివేల రూపాయల చందా క్రింద ఒక ప్రింటింగ్ ప్రెస్ [illegible] ఈ విషయం
అందరికీ తెలుసు. అప్పటినుండి నేటివరకు అది "పద్మశాలి ప్రింటింగ్ ప్రెస్" అని పిలువ
బడుతూ ఉండేది. దానిని ఈ చేనేత కేంద్ర సంఘంవారు 30 వేల రూపాయలకు ఖరీదు చేసినారు.
అంటే అదే పద్మశాలిప్రెస్ "నేత" ప్రెస్‌గా మారి సంఘ ఖర్చులలో 30 వేలు లెక్కకు వ్రాసి
అధ్యక్షుడు, కార్యదర్శి వి. జి. గూడా, ఉపాధ్యక్షుడు గుంటక్ నర్సయ్యవంతులుగారులు పంపకము
చేసుకున్నారు. ఈ చరిత్ర సంస్థానమందలి పద్మశాలిజాతికి చెందినవారికల్లా తెలుసు. ఈ
విధంగా చేనేతకేంద్రసంఘ అధ్యక్ష కార్యదర్శులు స్వార్థపరులై చేనేత పారిశ్రామికుల డబ్బును
దిగమ్రింగుతున్నారు.

Shri M. S. Rajalingam **: (Warangal) Mr. Speaker, Sir he is making certain insinuation against an hon. Member of this House and they should not be allowed;**

శ్రీ పెండెం వాసుదేవ్:— ఈ విధంగా ప్రజలసొత్తు కాజేస్తున్నారు. ఈ విషయాలు బాగా ఆలోచించి ఆ లెక్కలను పునర్విచారణ చేయించ వలసినదిగా కోరుతున్నాను.

Shri M. S. Rajalingam : Mr. Speaker, Sir, The hon. Member is making direct charges.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - الزامات نہ لگائیے -

شری پنڈم واسدیو - یہ حقیقت میں عوام کا پیسہ ہے - اسے کس طرح صرف کیا جا رہا ہے میں بتلا رہا ہوں -

شری و ناٹک راؤ ودیالنکار - آپ تو بہت اچھی اردو بول سکتے ہیں تقریر بھی اردو ہی میں کیجئے -

شری پنڈم واسدیو - حسابات اردو میں پڑھ دیتا ہوں - صدر صاحب کے پرسنل سکریٹری کے لئے سالانہ ۴۰۰۰ روپیہ صدر صاحب کے ٹور اکسنسس کے لئے دیڑھ سو گیلن پٹرول اور اخراجات کے لئے اس حساب سے ہر سال ۵۸۵۰ روپیہ حالانکہ ہمارے پاس منسٹرس کو صرف ۱۰۰ گیلن پٹرول ہر ماہ دیا جاتا ہے -

موٹر ریپیرنگ کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے وہ ۲۲۵۰ روپیہ ہے - تین عورتوں کے لئے جن میں سے ایک جھاڑو دینے کے لئے - ایک پکانے کے لئے اور ایک انکے بچوں کو نہلانے دھلانے کے لئے ہے ان میں سے ہر ایک پر سالانہ (۳۰۰) روپیے کے حساب سے جملہ (۹۰۰) روپیے خرچ ہوتے ہیں -

شری یم - نرسنگ راؤ (کلواکرتی - عام) - اسپیکر سر - کٹ موشن بجٹ پر پیش ہوا ہے اسلئے جو بحث کی جا رہی ہے وہ غیر متعلقہ ہے - اس معاملہ پر بحث کرنا ہو تو الگ موشن لایا جاسکتا ہے - اس کا تصفیہ کیا جانا چاہئے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کسی ممبر کے خلاف نہ کہا جائے - اگر گورنمنٹ سے کوئی رقم دیجاتی ہے تو اس آرگنائزیشن کے متعلق کہا جاسکتا ہے -

شری پنڈم واسدیو - آرگنائزیشن کا جو بجٹ ہوتا ہے ......

(Mr. Speaker in the Chair.)

Shri M. S. Rajalingam **: Mr. Speaker Sir, I rise on a point of order. The hon. Member is making insinuation against another Member of this House which said should not be done. We have to seek the protection of the Chair.**

شری پنڈم واسدیو میرا وقت ضائع نہ کیجئے -

Shri V. D. Deshpande **: Mr. Speaker Sir, Mr. Deputy Speaker after having heard the hon. Member previously had**

given a ruling in the matter, and accordingly Shri Pendam Vasudev is proceeding with his speech.

Shri M. S. Rajalingam: But the ruling was not in this connection.

شری پنڈم واسدیو - گھر پر ٹیلیفون رکھا گیا ھے اسکی بابت ۲۵۰ روپیه - ایک ٹائپسٹ رکھا گیا ھے اسکے لئے ۱۳۲۸ روپیه - اس طرح صدر صاحب کے لئے (۱۵۸۱۳) روپے سالانہ خرچ کئے جاتے ھیں - اسکے علاوہ صدر صاحب کو گھومنے پھرنے کے لئے جو اخراجات رکھے گئے ھیں وہ ۱۲۰۰۰ روپے ھیں - میں سمجھتا ھوں کہ حیدرآباد کے منسٹرس بلکہ چیف منسٹر کے لئے بھی اتنا خرچہ اس بجٹ میں نہیں تھا جو پرسوں ھمارے سامنے پیش ھوا ھے - اسلئے ھاؤز کے ھر آنریبل ممبر کا فرض ھے کہ وہ اس پر دھیان دے - اسکے علاوہ ۱۶۰۰۰ روپیہ کی ایک کار ھے - سکریٹری صاحب کو سالانہ ۶۳۵۰ روپیہ تنخواہ اور ھر ماہ ۱۵۰ گیلن پٹرول کے اخراجات کے علاوہ موٹر ریپرنگ کے لئے ۲۲۵۰ روپیہ ڈرائیور کے لئے ۱۱۳۰ روپیہ اور کلینر کی تنخواھوں وغیرہ کے لئے ۸۱۶ روپیہ اس طرح جملہ اخراجات ۱۲۱۸۱ روپیہ کئے جا رھے ھیں - اسکے علاوہ صدر صاحب اور سکریٹری صاحب نے اپنا نام کرنے اور شہرت پیدا کرنے کے لئے ایک آرگنائزنگ سکشن قائم کیا ھے - یہ آرگنائزرس کیا ھیں کون ھیں - کیا کرتے ھیں معلوم نہیں ؟ لیکن ان میں ایک چیف آرگنائزر ھے جسکو سالانہ (۲۳۸۳) روپیے ۔ جو نیرآرگنائزرس ھیں جنکو سالانہ (۹۹۷۶)روپیہ اور ۲۰ لوکل آرگنائزرس ھیں جنکو سالانہ (۲۳۵۲۰)روپیہ دئے جاتے ھیں انکے ٹورا کسپنسس کے لئے (۱۸۰۰۰) روپیے اس طرح ان پر جملہ خرچ (۵۳۹۸۰) روپیے سالانہ ھوتا ھے اسکے علاوہ وھاں بہت سا اسٹاف ھے جن کا سالانہ تقریباً (۲۵۰۰۰) روپیہ خرچ کیا جارھا ھے جو غیر ضروری ھے صدر صاحب پورے اپنے حکمبرداروں کو جمع کر بیٹھے ھیں اور انکو یہ تنخواھیں دی جاتی ھیں -

		Rs.
General Manager	..	4,800
Joint Cashier ..	..	2,064
Supply Officer ..	..	2,484
Office Superintendent	..	2,484
Organisation in Chief	..	24,84

ایسے بہت سے لوگ ھیں جو غیر ضروری ھیں - ان تمام غیر ضروری لوگوں پر سالانہ (۲۰۰۰۰) روپیے سے زیادہ خرچ کیا جاتا ھے -

اب میں حیدرآباد اسٹیٹ کے ٹیکسٹائل کمشنرس آفس (Textile Commissioner's Office) میں جو خرچہ ھوتا ھے اوز آل حیدرآباد [illegible]

اسوسی اسن (All Hyderabad Weavers Assosiation) کے سنٹرل آفس میں
جو خرچہ دیا جاتا ہے انکو یہ طور سال یہاں رکہنا چاہتا ہوں ۔

حیدرآباد ویورس اسوسی ایشن کے سنٹرل آفس کے اسٹابلشمنٹ(Establishment)
پر(۱۹۲۸۶۲) روپے خرچ ہوتے ہیں اور ٹیکسٹائل کمسنر کے آفس کے لئے (۴۳،۷۰۰)
کا خرچہ ہوتا ہے ۔ ٹیکسٹائل کمشنر آفس کے لئے ڈراوانگ الونس کا خرچہ ہے (۶۳۴۰)
روپیہ ۔ لیکن ویورس اسوسی ایشن میں اس کے لئے (۳۵) ہزار روپے خرچ ہوتے ہیں ۔
اسی طرح گھر کے کرایہ وغیرہ کے لئے ٹیکسٹائل آفس کے لئے (۵۰۱۰) روپے اور ویورس
اسوسی ایشن کے لئے (۱۰) ہزار روپیے ۔ پرنٹنگ چارجس کے لئے ٹیکسٹائل افس میں میں
(۱۰۳۰) روپیے خرچ ہوتے ہیں لیکن یہاں (۱۸) ہزار روپیہ خرچ کئے جاتے ہیں (کیا کیا
چیزیں پرنٹ کی جاتی ہیں نہیں معلوم) پوسٹیج (Postage) کا خرچہ ٹیکسٹائل
آفس میں (۱۳۶۰) روپیہ کا ہوتا ہے ۔ یہاں (۳۶۰۰) روپیے ہوتے ہیں ۔ ٹیلیفون کے لئے
وہاں (۶۲۰) روپیے ہیں یہاں (۳) ہزار روپیے ہیں ۔ اس طرح سے ہمارے عوام کا پیسہ
خرچ کیا جا رہا ہے ۔ اب یہاں سے میں تلگو میں بولتا ہوں ۔

ఈ విధంగా నేను తెక్కలు వినిపించినట్లుగా ప్రజల సొత్తు నాశనమయ్యే పరిస్థితికి వచ్చింది. ఈ విధంగా తప్పుడు వ్యవహారాలు జరుగుటంవలన ప్రజలలో సహకార సంఘాలు పెట్టుకునేందుకు ఉత్సాహము తేకపోయింది. ఈ సహకార సంఘాలు పెనుభూతంతా ప్రజలకు కనబడుతున్నాయి. కేంద్ర సహకార సంఘం ప్రజల డబ్బును ఆ కార్యదర్శి అధ్యక్షులు జేసి అనవసర ఖర్చులకు ఉపయోగిస్తున్నారు. ఈ విషయమై ప్రభుత్వం వాళ్ళపై తీవ్ర చర్య తీసుకొని దాని విచారణకు ఒక కమీషన్ ఏర్పాటు చేయాలని కోరుతున్నాను. పి. డి. యఫ్. వారిచే సూచింపబడ్డ సూచనలు అమలులో పెట్టే చేనేతవారి కష్టాలను తొలగించాలని కోరుతున్నాను.

شری وی۔ڈی۔ دیشپانڈے۔ مسٹر اسپیکر سر۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ
آنریبل فینانس منسٹر نے اپنی تقریر میں کہا کہ

"What is wrong with mixed economy?

یعنی مخلوط معیشت میں کیا ہرج ہے ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مکسڈ اکانمی
(Mixed Economy) میں کوئی ہرج تو نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ

"What is at the helm of affairs.

مکسڈ اکانمی کی چوٹی کس کے ہاتھ میں ہے ؟ کون اس کو چلاتا ہے ؟ مجھے اس بات کی
بھی خوشی ہے کہ روس اور چین میں کس طرح کام ہورہا ہے اس کے بارے میں آنریبل
فینانس منسٹر مطالعہ کررہے ہیں ۔ یہ دنیا کے اندر پہلے ورکنگ کلاس اسٹیٹس ہیں
جہاں جمہوری اور عوام کی حکومت قائم ہوئی ہے ۔ اسے ہماری حکومت محسوس کررہی ہے اور وہاں
کے کاموں کا مطالعہ کررہی ہے ۔ میں اس پر خوشی کا اظہار کرتا ہوں ۔ لیکن یہ بھی
عرض کرونگا کہ اگر اس سلسلہ میں مطالعہ کرنا ہی ہے تو ٹھیک طور پر کیا جائے ۔ لینن
نے سنہ ۲۲ع میں جو نیو اکنامک پالیسی (New Economic Policy) روس

کے اندر لائی اوس میں یہ بتایا گیا تھا کہ کونسی چیزیں کس طرح لائی جاسکتی ھیں ۔ اگر آنریبل فینانس منسٹر اور آنریبل منسٹر فار کامرس ۔ انڈسٹریز اینڈ لیبر بھی اس کا مطالعہ کریں اور اوسکو ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ وہاں پہلے تو زمینداری کو پوری طرح ختم کردیا گیا ۔ لوکل مارکٹ جو سکڑا ہوا تھا اوس کو پھیلادیا گیا اور کھلا کردیا گیا تاکہ وھاں کے عوام زیادہ پیسہ حاصل کرسکیں اور اپنی ضروریات کی تکمیل کرنے کیلئے جیب میں پیسہ رکھ سکیں ۔ اسکی وجہ سے قوت خرید بڑھتی ہے اور سرمایہ کا اچھا استعمال بھی ہوسکتا ہے ۔ لیکن اس بنیادی چیز کو یہاں رائج کرنے کے بارے میں ہماری حکومت کو ہچکچاہٹ ہورہی ہے ۔ اگر ہم ہمارے ٹیننسی ایکٹ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ یہاں پراسپرس پیزنٹری (Prosperous Peasantry) پیدا نہیں ہوسکتی جب تک کہ ہم لوکل مارکٹس تیار نہ کریں ۔ جب تک ہم ایسا نہیں کرینگے مکسڈ اکانمی کامیابی سے نہیں چل سکتی ۔

ہمارےیہاں کے اکسپورٹ اور امپورٹ ٹریڈ (Export and Import Trade) کی یہ حالت ہے کہ آج اگر کوریا میں جنگ مدھم پڑجاتی ہے تو امریکہ ہماری چیزیں خریدنا چھوڑدیتا ہے اور اون کی قیمتیں گرجاتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سنٹر کا بجٹ اور ہمارا بجٹ کم ہوجاتا ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں فارین ٹریڈ (Foreign Trade) پر کنٹرول (Control) نہیں ہے ۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ انڈسٹریز (Industries) کو حکومت نے اپنے قبضہ میں نہیں لیا ہے ۔ یہ تین اہم چیزیں ہیں جن کی تکمیل کے بغیر مکسڈ اکانمی کامیاب نہیں ہوسکتی ۔ مجھے تو یہی الفاظ دھرانے پڑتے ہیں کہ بڑے بڑے زمینداروں اور سرمایہ داروں کے ہاتھ میں ہماری چوٹی رکھی گئی ہے اور اسٹیٹ کیپٹلزم (State Capitalism) کا طریقہ یہاں لایا جارہا ہے ۔ مجھے آج حکومت پر یہ نکتہ چینی کرنی ہے کہ مکسڈ اکانمی کی باتیں تو کہی جاتی ہیں لیکن بنیادی چیزوں کو سامنے نہیں رکھا جاتا ۔ کامریڈ ماؤ نے کہا تھا کہ روس اور چین میں اتنا پیریڈ (Period) نہیں رکھا گیا بلکہ (۱۰) سال تک مکسڈ اکانمی کو چلانے کا طریقہ رکھا گیا ۔ وہاں بنیادی باتیں کی گئی تھیں ۔ اول تو یہ کہ لوکل مارکٹ بڑھایا گیا ۔ دوسرے یہ کہ بڑی بڑی انڈسٹریز کو اپنے قبضہ میں لیا گیا اور تیسرے یہ کہ فارین ٹریڈ (Foreign Trade) کو اپنے قبضہ میں رکھا گیا ۔ ہندوستان کے اندر بھی کمیونسٹ پارٹی اور پی ۔ ڈی ۔ ایف پارٹی یہی چاہتی ہے کہ مکسڈ اکانمی رہے لیکن یہ سوال بھی ہمارے سامنے ہے کہ سرمایہ داری کو پوری طرح ختم کیا جائے ۔ ہم اس طرح کی مکسڈ اکانمی چاہتے ہیں ۔ لیکن حکومت ایسی باتوں پر عمل کرنے سے گریز کرتی ہے اور پھر مکسڈ اکانمی کی باتیں کہی جاتی ہیں ۔ مجھے تو یہی کہنا پڑتا ہے کہ

There is every thing wrong in mixed economy.

آپ تو ہماری چوٹی کوسرمایہ داروں اور زمینداروں کے ہاتھ میں دینے والے ہیں ۔ آپ تو بجٹ میں جاگیرداروں اور نظام کے لئے کروڑوں کا معاوضہ رکھتے ہیں ۔ کامریڈ لینن نے جو پالیسی اختیار کی تھی ہم تو اسکے پیرو ہیں لیکن آپ جو گاندھی جی کے پیرو ہیں

کیوں اون کے کہنے پر عمل نہیں کرتے ؟ کیوں نہیں آپ نظام کے پاس ایک پروسیشن (Procession) لیجاکر کہتے کہ آج ملک میں ہزاروں لاکھوں آدمی مصیبت میں ہیں ۔ ملک کے اندر بیروزگاری پھیلی ہوئی ہے آپ اس سال (۵۰) لاکھ روپیہ نہ لیں ؟ آئندہ سال کے لئے بھی مرکز سے اپیل کر کے اس رقم کو بند کرا سکتے ہیں ۔ لیکن آپ یہ نہیں کرتے ۔ بلکہ جاگیرداروں کے لئے ہونے دو کروڑ کا معاوضہ اپنے بجٹ میں رکھتے ہیں ۔ جب تک آپ ان چیزوں پر غور نہیں کرینگے مکسڈ اکانمی کسی طرح عمل میں نہیں آسکتی ۔

پولیس ایکشن کے بعد یہاں کی صنعتوں کو جو بڑے بڑے سرمایہ دار چلا رہے تھے اور منافع کما رہے تھے اس کی جانچ کے لئے حکومت نے دو تین آدمیوں کی کمیٹی بنائی تھی جس میں دو تین آدمی دینس راج ۔ دانڈے کر وغیرہ تھے ۔ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ تو پیش کر دی لیکن اوس کو چھاپنے کی ہمت آپ کو نہیں ہوئی ۔ جیسے حکومت سے یہ کہنا ہے کہ یہ صنعتیں پہلے کس طرح چلائی گئیں ۔ کیسے کاروبار رہے اور کیسے منافع حاصل کیا گیا یہ سب باتیں ایوان کے سامنے لانا چاہیئے ۔۔ جب کبھی اس کو پیش کرنے کے لئے کہا گیا تو حکومت نے یہ جواب دیا کہ یہ کانفیڈنشیل (Confidential) اور انتظامی معاملہ ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ نہ کوئی کانفیڈنشل معاملہ ہے اور نہ کوئی انتظامی معاملہ بلکہ لاکھوں روپیہ کا فائدہ خانگی طور پر حاصل کرایا گیا ۔ اس لئے اس کو پیش نہیں کیا جا رہا ہے ۔ اس کو ایوان کے سامنے لانا حکومت کا فرض ہے ۔ دس کروڑ سرمایہ انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کی جانب سے آٹھ دس کمپنیوں میں لگایا گیا ۔ آلوین میٹل ورکس میں ......

***Mr. Speaker*:** The Member should speak on the Cut Motion.

***Shri V. D. Deshpande*:** Yes, I am coming to that.

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آلوین میٹل ورکس میں لاکھوں روپیہ کا سرمایہ لگایا گیا ۔ مگر اس سرمایہ سے ایسی چیزیں خریدی گئیں جن سے اب تک کام نہیں لیا گیا ۔ اس کو لاکڈ اپ کیپٹل (Locked up Capital) بنادیا گیا تین سال سے اس کمپنی میں کچھ کام نہیں ہوا ۔ اس کے لئے کس کو سزا دی گئی اسی طرح ہرن گن فیکٹری کے لئے لاکھوں روپیہ دیکر زمین خریدی گئی ۔ ماہرین نے اس کے متعلق کہا کہ اس زمین کو تھوڑی رقم دیکر خریدا جاسکتا ہے لیکن اس کے متعلق کوئی اسٹپس (Steps) نہیں لئے گئے ۔ ایک طرف تو مکسڈ اکانمی کی باتیں کہی جاتی ہیں اور دوسری طرف سرمایہ داروں کو پناہ دیجاتی ہے ۔ ہم سے یہ کہا گیا کہ گاندھی بھون کے لئے انہوں نے ۱ لاکھ روپیہ دیا تھا اس واسطے اون کی شرط منظور کی گئی ۔ ممکن ہے میرا کہنا غلط ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ دال میں کالا ضرور ہے ۔ اسی طرح تاج گلاس ورکس کے لئے جو شیٹ گلاس کی مشنری منگوائی گئی تھی وہ ویسے

ھی بڑی ھوئی ھے - وھاں کی آدھی عمارت کھنڈر کی طرح کھڑی ھے - جو مشنری منگوائی گئی وہ ویسی ھی پڑی ھے - کہا جاتا ھے کہ ھمارے پاس سرمایا نہیں - میں پوچھنا چاھتا ھوں کہ جب حکومت کے پاس سرمایا نہیں تھا تو اس مشنری کو کیوں منگوایا گیا - ؟ عوام کسانوں اور مزدوروں کا وہ پیسہ جو ٹیکس سے جمع کیا گیا کیوں اس طرح تباہ کیا گیا ؟ میں کہتا ھوں کہ اس کی پوری پوری تحقیقات ھونی لازمی ھے کہ وھاں کا پیسہ کس طرح استعمال کیا گیا - اب نارابور والا وھاں کے مینیجر ھوکر آئے ھیں - نظام کا (۲) لاکھ روپیہ وھاں لگایا گیا لیکن وہ روپیہ بھی من مانے خرچ کیا جارھا ھے مسٹر ایرانی جو پہلے یہاں تھے اور جن کے متعلق کہا جاتا تھا کہ انہوں نے وھاں کچھ گڑبڑ کی تھی اور بمبئی کی " اسٹیل ایج " کمپنی کو اپنے قبضہ میں لیا تھا اب پھر بلا کر اڈوائزر (Adviser) بنایا گیا ھے مال کی ڈمپنگ (Dumping) کی جارھی ھے -

Mr. Speaker: The member should confine to his cut motion.

Shri V. D. Deshpande: I am speaking only on the cut motion.

Mr. Speaker: There is no cut motion regarding Allwyn.

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میرا کٹ موشن چونکہ انڈسٹریل پالسی کے بارے میں ھے - اس وجہ سے میں یہ چیزیں ھاؤز کے سامنے رکھنا چاھتا ھوں - آلوین میٹل ورکس میں اس طرح عمل کیا جارھا ھے - بمبئی کے اندر جو اسٹیل ایج کمپنی ھے اس کو اپنڈکس کے طور پر استعمال کیا جارھا ھے اور مال وھاں ڈمپ (Dump) کیا جارھا ھے - نظام سے بھی جو روپیہ ملا تھا وہ ختم کیا جارھا ھے - چنانچہ مزدوروں نے اس کے خلاف آئی - ٹی - یف میں درخواست بھی دی تھی لیکن کچھ روک تھام نہیں ھوئی - اس انڈسٹری کو اپنے خانگی منافعہ کے لئے استعمال کیا جارھا ھے - میں یہ کہوں گا کہ ھاؤز کے ممبرس کی ایک تحقیقاتی کمیٹی بنائی جائے جو اس معاملہ کی جانچ کرے کہ آئی ٹی - یف کو جو پیسہ دیا گیا اوس کو کس طرح استعمال کیا گیا -

دیگر انڈسٹریز کے بارے میں مجھے یہ کہنا ھے کہ سرپور پیپر ملز پرافیٹیبل کنسرن (Profitable concern) تھا جسمیں تقریباً ۶ لاکھ کا فائدہ ھورھا تھا - اگر اوس میں چالیس پچاس لاکھ کا اور سرمایہ لگایا جاتا تو مزید (۱۸) لاکھ روپیہ کے فائدہ کا امکان تھا - اس وقت ھم کو انڈسٹریز سے (۳) پرسنٹ کی آمدنی ھوتی ھے لیکن میسور میں (۸) پرسنٹ اور بمبئی میں (۶) پرسنٹ آمدنی انڈسٹریز سے ھوتی ھے - چین کی مثال اس سلسلہ میں سب سے زیادہ اھم ھے جہاں زیادہ تر آمدنی پبلک سکٹر (Public Sector) سے وصول ھوتی ھے - اس وجہ سے میں حکومت سے اپیل کرونگا کہ انڈسٹریز کے متعلق حکومت کی جو پالیسی ھے اوسے درست کرنے کی ضرورت ھے - اسکو عوامی سانچے میں ڈھالنا چاھئے تب ھی مکمل آکانمی کامیاب ھوسکتی ھے -

میرا ایک اور کٹ موشن مرھٹواڑہ کے ٹیکسٹائل Textile situation) سچویشن کے بارے میں ھے جس کے سلسلہ میں مجھے یہ عرض کرنا ھے کہ ھندوستان اور دوسرے اسٹیٹس کے مقابلہ میں یہ ان نیچرل اسٹیٹ (Un-natural State) ھے اسکی وجہ سے ھماری انڈسٹریز کا معیار گر رھا ھے ۔ مرھٹواڑہ میں اگر چیک کپاس کی کافی پیداوار ھوتی ھے لیکن وہ علاقہ چونکہ مہاراشٹرا کے تحت نہیں اور نہ وھاں زیادہ سرمایہ لگایا جاسکتا ھے اس لئے وھاں کی کپاس باھر چلی جاتی ھے ۔ وھاں صرف دو تین ٹیکسٹائل ملز چل رھی ھیں جو ناکافی ھیں ۔ اس لئے مرھٹواڑہ میں ٹکسٹائل انڈسٹریز کو بڑھانے کی طرف توجہ دینا ضروری ھے ۔ وھاں اتنی کپاس پیدا ھوتی ھے کہ دو نہیں (۴۴) ملیں چل سکتی ھیں ۔

لیبر ڈپارٹمنٹ کے بارے میں مختصراً عرض کرونگا ۔ مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ھے کہ اس منسٹری میں وہ منسٹر صاحب نہیں ھیں جنہوں نے ھم سے کئی وعدے کئے تھے کہ ایک سال کے اندر میں یہ کردونگا اور وہ کردونگا ۔ ناندیڑ میں انہوں نے اعلان کیا تھا کہ وھاں کی یونین کو ریکگنائز (Recognise) کیا جائیگا وھاں سکرٹ بیالٹ (Secret ballot) لیا جائیگا ۔ اس سلسلہ میں لیبر کمشنر نے اعلان کیا کہ ۱۲ تاریخ کو سکرٹ بیلٹ لیا جائیگا ۔ لیکن ۱۱ ۔ تاریخ کو آئی ۔ ین ۔ ٹی یو ۔ سی والے کہتے ھیں کہ ھم ڈرتے ھیں الکشن میں نہیں آتے ۔ رکگنیشن (Recog-nition) کا سوال ویسے ھی باقی رھتا ھے ۔ جب ھم نے اس سلسلے میں ھاؤس کے سامنے ایک ریزولیوشن لایا تو کہا گیا کہ ایسی بات نہیں ھے ھم سیکریٹ بیالٹ کے اصول کو ماننے کیلئے تیار ھیں لیکن ایسا نہیں ھوا ۔ جب ھمنے ڈیرنس الونس (Allowance) کا سوال اٹھایا تو کہا گیا کہ ایک سب کمیٹی قائم کردی گئی ھے لیکن ایک سال گذر گیا اب تک کچھ بھی نہیں ھوا ۔ جب ھم نے مہنگائی بھتہ جوڑنے اور بونس دینے کیلئے سوال کیا تو بمبئی کی طرح دیا گیا ۔ لیکن بمبئی میں گرانی کا نیوٹرالائیزیشن (Neutralisation) ۸۰-۹۰ فیصد ھے ۔ ھم نے اس سلسلے میں ریزولیوشن لانے کی کوشش بھی کی تھی لیکن کہا گیا کہ ھم یہ چیز کرنے والے ھیں اس کے لئے کسی ان ایکٹمنٹ (Enact-ment) کی ضرورت نہیں ھے ۔ لیکن ھماری اس زمانے کی مانگیں اب تک پوری نہیں ھوئی ھیں ۔ جب تک وہ پوری نہوں ھم یہ قطعاً نہیں سمجھ سکتے کہ لیبر ڈپارٹمنٹ مزدوروں کی بھلائی کیلئے کام کرتا ھے ۔

مجھے یہ بھی کہنا ھے کہ شاپس اینڈ اسٹابلشمنٹ ایکٹ (Shops and Establishment Act) پر بہت ھی بری طرح عمل ھورھا ھے ۔ خاصکر ھوٹلوں میں بچوں سے (۱۸) گھنٹے کام لیا جاتا ھے ۔ اس ایکٹ کو عمل میں لانے میں حکومت بری طرح ناکام رھی ھے ۔ اگر کوئی کارکن اس سلسلے میں کوشش کرتا ھے تو اس کو فوراً برخاست کر دیا جاتا ھے اور اس کے لئے اس کے پاس کوئی چارہ کار نہیں ھے کہ وہ اپیل کرے ھم نے پچھلے سشن میں یہ مانگ کی تھی کہ اگر کوئی مزدور ریزن ایبل گرونڈ (Reasonable Grounds) کے بغیر نکالدیا جائے تو اس کے لئے

اپیل کا مقصد پورا ہو جانا چاہئے ۔ لیکن یہ نہیں رکھا گیا اس سے شاپس اینڈ اسٹابلشمنٹ ایکٹ کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ان لوگوں کی ڈیلی ویجز (Daily Wages) پر رکھا جاتا ہے۔ اس طرح کے قیود کو ختم کرنے سے شاپس اینڈ اسٹابلشمنٹ ایکٹ عملاً ناکام ثابت ہو چکا ہے۔ اس ایکٹ کو صحیح طور پر عمل میں لانے کے بارے میں سوچنا چاہیئے اس کے بغیر بہت سے مسائل حل نہیں ہوسکتے ۔

میں نے ایک سرشن اسٹیشنری اینڈ پرنٹینگ (Stationery and Printing) کے بارے میں بھی دیا ہے اس کی نسبت پچھلے سال رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ وہاں کام بہت زیادہ ہے ۔ ہوسکتا ہے کہ وہاں دو شفٹ چلائی جاتی ہوں ۔ میں ایوان کا ایک ممبر ہونے کے ناتے یہ دیکھتا ہوں کہ ایوان کے ایک سشن کی رپورٹ ہمیں دوسرے سشن میں ملتی ہے۔ دوسرے تیسرے سشن کی رپورٹس تو ملی بھی نہیں نہ معلوم وہ کب ملینگی ۔ اس طرح آج وہاں کی ایسی آفیشینسی (Efficiency) ہے ۔ ایوان کے ذمہ دار ممبر ہونے کے ناتے ہمیں ایوان کی پروسیڈنگس وقت پر ملنی چاہئیں تاکہ ہم ان کی روشنی میں کام کرسکیں۔ میں آنریبل فینانس منسٹر سے اپیل کروں گا کہ اگر لیجسلیچر کے پروسیڈنگس کی پرنٹنگ پریس کی ضرورت ہو تو اس کے لئے لاکھ دو لاکھ روپئے دئے جائیں تاکہ ہمکو وقت پر پروسیڈنگس ملیں ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ میزان پریس یا اعظم اسٹیم پریس خالی ہیں ۔ انہیں لیجسلیچر کے لئے خرید لیا جاسکتا ہے ۔ میں نے اپنا کٹ موشن خصوصاً اس غرض سے پیش کیا ہے تاکہ ہماری رپورٹس وقت پر پرنٹ ہونے کا انتظام ہو ۔

لیبر ڈپارٹمنٹ سے مجھے ایک اور شکایت ہے جسکو میں نے اس سے پہلے بھی ہاؤس کے سامنے لایا ہے۔ اس کی سب کمیٹیاں مہینوں کام کرتی ہیں لیکن وقت پر کام نہیں تکمیل پاتا ۔ میں نے اس سلسلہ میں ایک کٹ موشن پیش کیا ہے ۔ آج زرعی مزدوروں کی ضرورتوں کا سوال انتہائی اہمیت رکھتا ہے ۔ اس کے لئے ایک سب کمیٹی فار منیم ویجز فار ایگریکلچرل لیبر (Sub-Committee for Minimum Wages for Agricultural Labour) قائم ہوئی ہے جس کی ممبر کا مریڈ کملا دیوی بھی ہیں ۔ حال ہی میں انہیں کچھ میٹیریل ملا ہے ۔ کئی مہینے ہونے کے باوجود اس کمیٹی کی جانب سے کوئی کام نہیں ہوا ہے۔ میں لیبر ڈپارٹمنٹ سے اپیل کروں گا کہ اس کی جو سب کمیٹیز کام کررہی ہیں ان سے جلد کام تکمیل کروائے ۔

مجھے لیبر ڈپارٹمنٹ سے ایک اور شکایت یہ ہے کہ اسکی الگ الگ کمیٹیوں میں لیبر آرگنائیزیشنس (Organisations) کو صحیح نمائندگی نہیں ملتی ۔ لیبر ڈپارٹمنٹ کو آئی ۔ ین ۔ ٹی ۔ یو ۔ سی ۔ ہی کی تائید نہیں کرنا چاہئیے بلکہ ملک میں جو دو تین آرگنائیزیشنس ہیں انہیں بھی برابر نمائندگی ملنی چاہئیے تاکہ وہ آرگنائیزیشنس بھی اپنے خیالات پیش کرسکیں اور لیبر کی صحیح نمائندگی ہوسکے ۔

ٹکسٹائل مل ورکرس یونین (Textile Mill Workers Union) کے صدر ہونے کے ناتے بھی مجھے یہ کہنا ہے کہ ٹکسٹائل ملز کو اسٹینڈرڈ سے کام کرنے کیلئے

حال ھی میں جو کمیٹیاں بنائی گئی ھیں ان میں عثمان شاھی ملز ، اعظم جاھی ملز اور گلبرگہ ملز کے ورکرس نظر انداز کردیا گیا ھے ۔ ایک ھی گروپ کے لوگوں کو اس میں لیا گیا ھے ۔ جس سے پوری طرح ٹکسٹائل مل ورکرس کی نمائندگی نہیں ھوسکتی ۔ حکومت کو اپنی اس پالیسی کو درست کرنا چاھئے ۔

آخر میں مجھے ری سٹلمنٹ ڈپارٹمنٹ (Re-settlement Department) کے بارے میں بھی کچھ عرض کرنا ھے ۔ پہلے جو اعداد ھمیں دئے گئے تھے اس میں بتایا گیا تھا کہ سنہ ۱۹۵۱ع میں (۲۰۸۶۶) لوگوں نے اپنے نام رجسٹر کروائے جن میں سے (۱۸۳۸) لوگوں کو نوکری دلائی گئی ۔ اس سال کے جو اعداد حکومت نے دئے ھیں اس سے معلوم ھوتا ھے کہ (۴۰۷۶۷) لوگوں کو رجسٹر کیا گیا ان میں سے (۳۸۷۹) لوگوں کو نوکری ملی ۔ اس سے معلوم ھوتا ھے کہ ۴۰ ھزار لوگوں میں (۳۸۰۰) کے قریب لوگوں کو روزگار دلایا گیا ھے ۔ اس سے اندازہ ھوتا ھے کہ بیروزگاری کس حد تک بڑھی ھوئی ھے ۔ آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا کہ وہ اکس سرویس میں (Ex-Servicemen) کو کام پر لگانا چاھتے ھیں لیکن وہ دوسرے مقام پر جانے کیلئے تیار نہیں ھوتے ۔ حال ھی میں مجھے ایک وفد لیکر چیف منسٹر صاحب کے پاس جانے کا موقع ملا ۔ میں نے انہیں بتایا کہ یہ لوگ تو کہتے ھیں کہ وہ کہیں بھی جانے کیلئے تیار ھیں انہیں روزگار چاھئے ۔ میں نے انسے کہا کہ اگر وہ زمین دینے کیلئے تیار ھیں تو میں ابھی دو چارسو آدمی دینے کیلئے تیار ھوں وہ کام کرنا چاھتے ھیں ۔ روزی چاھتے ھیں ۔ لیکن جب تک ھمارا ریسٹلمنٹ ڈپارٹمنٹ ٹھیک طور پر اس مسئلہ کو حل نہ کریگا یہ مشکل بڑھتی جائیگی اور جیسا کہ کامریڈ مخدوم نے کہا اگر بیروزگاری کا مسئلہ اسی طرح بڑھتا جائے تو ایک دن یہ حکومت اس کے اثرات کا مقابلہ نہ کرسکیگی اور ملک کا امن و چین برقرار رھنا مشکل ھوجائیگا ۔ میں حکومت کے سامنے یہ چیز پر زور طریقہ پر رکھدینا چاھتا ھوں ۔

ایک اور بات مجھے آخر میں کہنی ھے مخلوط معیشت مکسڈ اکانمی (Mixed Economy) ھماری بھی پالیسی ھے ۔ ھم اسکی تائید کرتے ھیں لیکن پبلک سکٹر (Public Sector) کو اس میں اھمیت دیجانی چاھئے ۔ اور یہ عوام کے زیر نگرانی ھونا چاھئے ایسے پیٹریاٹک (Patriotic) کارخانہ دار جو ملک کی ترقی چاھتے ھیں اور اینگلو امریکن اکانمی (Anglo-American Economy) کے خلاف ھوں انہیں لیا جاسکتا ھے ۔ ملک کی صنعتوں کو ترقی دینے اور بیروزگاری کو دور کرنے کیلئے اس طرح ھم مکسڈ اکانمی آتی ھے تو ھم اس کو ویلکم (Welcome) کرتے ھیں ۔ کامریڈ لینن نے جس ھمت کی ضرورت بتلائی ھے اگر آنریبل فینانس منسٹر اور آنریبل منسٹر فار لیبر ۔ کامرس اینڈ انڈسٹریز ایسی ھمت بتلانا چاھتے ھیں تو میں بھی پی ۔ ڈی ۔ یف کی جانب سے یہ کہونگا کہ ھم بھی ویسی ھی ھ ت ھر طریقہ سے دکھلانے اور حکومت کا ساتھ دینے کیلئے تیار ھیں ۔ یہ ھمارے ملک کیلئے فائدہ مند ھوسکتی ھے ۔ لیکن ایسا نہ کرتے ھوے جیسا کہ کہا گیا آب و آتش ایک جگہ لانے کا مسئلہ پیدا ھوگیا ھے اس میں غریب عوام پانی کی طرح بھانپ بن جائینگے ۔ اور سرمایہ داروں اور زمینداروں کی آگ جلتی رھیگی اور اس آگ سے مقابلہ کرنے کیلئے ھمیں تیار رھنا پڑیگا ۔

Shri M. S. Rajalingam: Just now, we have heard one of the hon. Members making certain allegations, or, in a way, framing a charge-sheet, against another hon. Member on this side of the House. Personally, I feel that, if the facts, that have been placed before the House, are true, they would constitute a sufficient subject-matter for a no-confidence motion to be moved in the organization or must have been a sufficient material to impress upon the Government that financial aid to that particular organization should not be given. But unfortunately, the way in which it has been put, I think, is not proper. I also feel that such things in such a way should not have been brought before this August Assembly. Moreover is not a healthy and proper convention that we should develop in the House.

Next, Sir, coming to the other point I have to deal with, I wish to say that it is time that Government should think of having an effective control over mills—at least in mills wherein it has invested a sufficient capital. I have been feeling that, so far as promotions, recruitment and transfers, etc., in such mills are concerned, there is a lot of injustice done to a worker who, either by conviction or for various other reasons, is not in a position to associate himself with a particular trade union or sometimes not in a position to tune to the managerial tone. He falls a victim and has to face certain hardships. I do not think, Sir, that these things could be checked without an effective control on the part of the Government. I wish that Government, instead of thinking that it should step in only as and when there is a major crisis in mills, should, also in the ordinary routine, think of protecting the rights of individuals who otherwise might succumb to hardships.

I have also, through experience, learnt that as far as the question of seniority and merit goes in each and every mill, there are certain hardships and I have reason to feel that the Labour Department is not in a position to solve all of them. It is not because that the Labour Department has no mind to solve them but, as things stand, they seem to feel that these individual disputes are not to be entertained till they take a shape of collective dispute. That means, that a worker who is not able to organize a collective movement for the redress of his particular grievances, is not in a position to get justice from the hands of the Government, much less from the management. Such being the case, it is high time that Government should think in the direction of effective control over such mills. I think it is the same feeling that

has been expressed on the question of effective control by Members on the other side of the House and I fully agree with them. I do not, however, know whether they fully agree with me so far as the approach to the question is concerned.

There is another reason for which I have been pleading this. I am afraid that generally the managers or the managements have been adjusting to that particular person or those or group of persons who make them feel that they have got the right of might. By 'Right', I do not mean the moral right;' I mean 'physical right' or the capacity to strike at the management. To such things, managements are generally yielding. As a result of this, due justice is not forthcoming in individual cases. Taking advantage of these situations, undesirable persons enter the mills in order only to precipitate strikes and further the cause of certain movements which are not of trade unionism. It is also essential that in mills there should be uniformity of grades, uniformity of work in a similar pattern of mills,—say, textiles. This should be brought forth, in the general interests of the employees.

It is only governmental interference specially and at a high level that is going to bring them and if that is not done, I am afraid there will be no help to the right cause and right individual. Hence, I request that effective control of the Government should be there.

I would now like to refer to one more point raised by an hon. Member and that is the charge that the hon. Minister for Commerce and Industries holds the portfolio of labour also, as a result of which justice may not be done to labour. I think, Sir, that this is an experiment worth trying. Of course, it is a conflict of interests and the conception behind the two interest is different. In spite of that due to the fact that the Congress has always stood for the principle of adjudication and arbitration, and has been able to evolve compromise between the private enterprise and the labours, by following the spirit of collective bargaining of the commoner and the worker, I therefore, think that this experiment should be given a fair trial and I think it proves successful.

شری لکشمن کونڈا (آصف آباد - عام) - مسٹر اسپیکر سر - کاٹیج انڈسٹریز (Cottage Industries) کے تعلق سے جو گورمنٹ کی پالیسی ہے اسمیں کافی تبدیلی

کی ضرورت ہے - میجر انڈسٹریز کی حد تک جس حد تک مدد کیجاتی ہے اسکے مقابلہ میں کاٹیج انڈسٹریز کو کافی براویژن (Provision) نہیں دیا جاتا ہے - تاوقتیکہ زیادہ امداد نہ کیجائے ترقی نہیں ہوسکتی - کاٹیج انڈسٹریز کیلئے آئی - ٹی - ایف کی جانب سے زیادہ فنڈ محفوظ نہیں کیا گیا ہے اور نہ دیا جارہا ہے - کاٹیج انڈسٹریز کا ڈیولپمنٹ موجودہ حالات میں بغیر کوآپریٹیو آرگنائیزیشن کے ناممکن ہے ، یہ میں صاف طور پر مانتا ہوں - ایسی صورت میں گورنمنٹ کا فرض ہوجاتا ہے کہ کوآپریٹیو آرگنائیزیشن کو آگے بڑھائے - اسکو بھی پیش نظر رکھنا نہایت ضروری ہے کہ کاٹیج انڈسٹریز میں حالات سے ناجائز طور پر فائدہ اٹھانے کیلئے بعض لوگ غلط طور پر پروپگنڈہ کرتے ہیں - جیسا کہ آنریبل ممبر گجویل شریف نے کہا - یہ مسئلہ کئی مرتبہ فلور آف دی اسمبلی (Floor of the Assembly) پر آچکا ہے اور میں نے عرض بھی کیا ہے کہ اسکے پیچھے کیا بیاک گراونڈ (Background) ہے - ویورس کوآپریٹیو سوسایٹی کا لاگ بک (Lague Book) ہے اسکا بجٹ ہے اسکا حساب کتاب ہے . . .

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - بجٹ تو آپ نے آدھے گھنٹے کے اندر پیش کرلیا -

شری لکشمن کونڈا - غلط ہے - بالکل جھوٹ ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں چیلنج کے طور پر کہتا ہوں کہ ایسا ہی کیا گیا ہے - کیا آپ میرا چیلنج قبول کرینگے -

شری لکشمن کونڈا - میں نے خود گورنمنٹ کو چیلنج کیا تھا - لیکن گورنمنٹ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ کوئی خرابی یا کوئی نقص نکالے - گورنمنٹ کے آڈیٹر وہاں آئے تھے - خود چیف آڈیٹر صاحب آئے تھے انہوں نے حساب کتاب کی جانچ کی اور رپورٹ مرتب کی - انہوں نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ حیدر آباد کے کسی آرگنائیزیشن میں کسی جگہ اتنے اچھے حسابات نہیں ہیں - اس سے زیادہ تشفی کی بات اور کیا ہونی چاہئے - جنرل باڈی میٹنگ بھی ہوئی تھی اسمیں جنرل بجٹ پیش کیا گیا تھا - کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا - میں گورنمنٹ سے یہ خواہش کرونگا کہ کاٹیج انڈسٹریز کی ترقی میں جو لوگ رکاوٹیں پیدا کررہے ہیں اور جو پرچار کیا جارہا ہے اسکو پوری قوت سے کچلنا چاہئے تب ہی کاٹیج انڈسٹریز ترقی کرسکتی ہیں - سنہ ۵۰ء میں جنرل باڈی میٹنگ میں تین کمیونسٹوں کے خلاف . . . .

شری لکشمن کونڈا - جناب نے چونکہ اجازت دی تھی اسلئے میں خلاصہ کرنا چاہتا تھا - اگر اجازت نہیں دیتے ہیں تو میں اسکو چھوڑتا ہوں کاٹیج انڈسٹریز پر جنکو فیتھ (Faith) نہیں ہے اونکا پہلے قلع قمع کرنا چاہئے تب ہی کاٹیج انڈسٹریز ترقی کرسکتی ہیں - یہی میں گورنمنٹ سے کہونگا - حال میں گورنمنٹ نے کاٹیج انڈسٹریز کوآپریٹیو سوسایٹی کو جو تین لاکھ روپیہ دیا ہے اسکے لئے میں حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جھوٹے پروپگنڈے کے اثر میں نہ آکر حکومت مزید رقم دیگی -

श्री. विनायकराव विद्यालंकार :—मिस्टर स्पीकर सर, आज अिंडस्ट्रीज और लेबर डिपार्टमेंट (Industries and Labour Department) के बजेटपर जो कुछ बहस हुअी वह बहुतहि अेज्युकेटिव्ह (Educative) और कंस्ट्रक्टिव्ह (Constructive) हुअी। वहुनमे मेंबरोंने बहुत कुछ बाते बतलाअी हैं। मैं अुनके अुपर अच्छीतरह से गौर करूंगा, और अुनपर अच्छी तरह सोचूंगा कि जो अच्छे सजेशन्स (Suggestions) किये गये हैं अुनको किस तरह अमल में लाया जाय। यहां ऑनरेबल मेंबरोंने जो सजेस्टिव्ह डिस्कशन (Suggestive discussion) किया अिसके लिये मैं अुनका तहे दिल से शुक्रिया आदा करता हूं।

मैं पहले जो छोटे छोटे चीजों के बारे में अेतराजात किये गय हैं अुनके बारे में कहना चाहता हूं। अुनमें बहोत से अेतराजात की तो वजह यही है कि जिन्होने अेतराजात किये हैं अुन्हे अुन चीजों की पूरी जानकारी नहीं है। अगर वह जानकारी होती तो वे लोग अैसे अेतराजात न करते। अिसलिये मैं पहले अिस डिपार्टमेंट की तरफ से जो काम हुये हैं अुनके बारेमें मालूमात देना चाहता हूं ताकि आगे चलकर गलतफहमी न हो। पहला अेतराज यह किया गया कि तेलंगाना में मजदूरों को बहुत कम मजदूरी दी जाती है। लेकिन अिस तरह की बात तो नही है। और आजकल तो मजदूर संगठित होगये हैं। मैं नहीं समझता कि किसी को यदि कम मजदूरी दी जाय तो वह अुसे चुपचाप लेलेगा। और यदि दूसरी जगहों के अपेक्षा कुछ थोडा फरक मजदूरी में होगा भी तो वह वहां के हालात देखते हुअे किया गया होगा। महज वो वर्कर्स तेलंगाना के हैं अिसलिये अुनको कम मजदूरी दी जाती है अैसा ऑनरेबल स्पीकर का खियाल होगा तो वह गलत है।

मिस्टर स्पीकर :—मेरा तो अैसा कोअी खियाल नहीं है, और न हो सकता है।

श्री. विनायकराव विद्यालंकार :—मेरा कहने का मतलब आपसे नहीं था। जो चुपचाप बैठनेवाले स्पीकर हैं अुनके नहीं, बलिक जो बोलनेवाले स्पीकर हैं अुनके बारेमें मैंने कहा था। निजाम शुगर फॅक्टरी में मजदूरों को मजदूरी ज्यादा मिलती है अिस तरह तेलंगाना में मजदूरों को बहुत ही कम मजदूरी दी जाती है यह आपका खियाल गलत है।

अेक अेतराज यह भी किया गया कि आजकल फॅक्टरीज में मजदूरों से ज्यादा काम लिया जाता है, और अिससे भी अनअेम्प्लॉयमेंट का मसला बढते जा रहा है। यह कहागया कि पहले हर मजदूर दो दो सांचे चलाया करता था, आज अेक मजदूर को चार चार सांचे चलाने के लिये मजबूर किया जा रहा है। यह बात तो सही है कि आज अेक अेक मजदूर को चार चार लूम्स (Looms) चलाने पडते हैं, और अिसकी भी आदत करायी जा रही है। जितने दिनों से वे लोग काम करते आये हैं। अुनकी कुछ अेफिसियन्सी (Efficiency) भी तो बढनी चाहिये। अिसलिये अेफिसियन्सी बढाने को कोशिश की जा रही है। पहले मजदूर अेक ही लूम चला सकता था। धीरे धीरे वह दो और तीन लूम्स चलाने लगा और अब चार चार लूम्स चलाने की आदत करायी जा रही है। अिसमें अैसी कौनसी खराब बात हो रही है। मैंने तो सुना है कि युरोप में अेक अेक मजदूर ८-८ सांचे चला सकता है, और सब सांचों पर अेकसाथ अेफिसियंटली काम कर सकता है। यदि वहां का मजदूर ८-८ सांचे चला सकता है तो हमारे यहां का मजदूर चार चार सांचे क्यों नहीं चला सकता? हमें भी अुतनीहि अेफिसियन्सी आनी चाहिये जितनी की दूसरे देशों के मजदूरों में है और अुसके लिये ही यह सब कोशिश की जा रही है।

यहा की कुछ अिंडस्ट्रीज बिला को देने के बारे में भी अेतराज किया गया। आज जो अिंडस्ट्रीज अुन्हे दी जा रही हैं; वह सिर्फ मॅनेजमेंट (Management) के लिये दी जा रही है। वो अिंडस्ट्रीज घाटे में चल रही थीं। सरकार यह नुकसान बरदाश्त करने के लिये तैयार नही थी।

यह भी कहा गया कि हमारी सरकार कॉटेज अिंडस्ट्रीज (Cottage Industries) पर बहुत ही कम खर्चा कर रही है। यह बात तो सही है कि जितना खर्चा कॉटेज अिंडस्ट्रीज पर सरकार को करना चाहिये अुतना खर्चा तो आज सरकार नही कर रही है। दूसरे स्टेटो मे निम्न प्रकारसे खर्चा किया जाता है। यु. पी. में ७० लाख रुपये, मद्रास ७५ लाख में रुपये और बंबअी में ७९ लाख रुपये खर्च किये जाते है। कॉटेज अिंडस्ट्रीज पर खर्च करने के लिये ज्यादा रक्कम मिलनी चाहिये अिसके लिये तो मै भी कोशिश कर रहा हूं। लेकिन बजेट में जितनी गुंजाअिश होगी अुतनी ही रक्कम खर्च की जा सकेगी। अुससे ज्यादा कैसे खर्च कर सकते है? जैसे चादर देखकर पांव पसारना चाहिये, और लोटा देखकर पानी भरना चाहिये, अुसी तरह बजेट देखकर खर्चा करना पडता है। आज हमारी फायनान्सियल स्ट्रिंजन्सी (Financial Stringency) की वजह से हम अिसपर ज्यादा खर्चा नहीं कर सकते।.

दूसरी अेक बात गन्नेकी किंमत के बारे में कही गअी। अिसके बारे में मेरेपास अेक डेप्युटेशन (Deputation) भी आया था। अुस समय मैंने अुन लोगों को बतलाया है कि यह सवाल शुगर फॅक्टरी बोर्ड (Sugar Factory Board) की मीटिंग के सामने आया हुवा है, और जब अिस बोर्ड की मीटिंग होती तब अुसपर गौर किया जायेगा। कितने दाम बढेंगे यह तो अभी नहीं बताया जा सकता, लेकिन गव्हर्नमेंट अुस समय जितना प्रेशर (Pressure) लासकती है लायेगी और गन्नेके भाव बढवाने की कोशिश करेगी यह मैं आपको विश्वास दिलाना चाहता हूं।.

अेक अेतराज यह भी किया गया है कि कोर्ट का फैसला होने के बाद भी बडे बडे मिल मालिकोंको प्रॉसिक्यूट (Prosecute) नहीं किया जाता। अिसकी वजह यह बताअी गयी है कि आज गव्हर्नमेंट मिलमालिकोंसे दबी पडी है, और अिनके विरोध में कुछ करने की गव्हर्नमेंट की हिम्मत नहीं है। न मालूम आज गव्हर्नमेंट मीलमालिकों के हाथ में अैसे कैसे पडी है। दूसरी तरफ जरा देखिये कि जब मैं सेक्रेटरियेट (Secretariat) में अपने चेंबर में बैठा रहता हूं तो दूसरे लोग आकर कहते हकि गव्हर्नमेंट आजकल अितनी पस्त हिम्मत कैसे होगअी है कि लेबरर्स (Labourers) के में कुछ नहीं कर सकती और लेबरर्स जो भी मांग करते हैं, जो भी डिमांड्स (Demands) पेश करते हैं, अुन्हे मानते चलीं जारही है। वह कहते हैं कि आज मजदूर गव्हर्नमेंट के सिरपर बैठ गये हैं। अब मेरी समझ में नहीं आता कि अिसमें से क्या सही समझूं, और अपनी पॉलिसी कैसे तय करू तो अब अिसतरफ भी नहीं, और अुस तरफ भी नहीं हैं, अैसे लोगों की राय क्या है यह देखकर चलना पडता है, और अैसा करेंगे तभी हम कुछ आगे बढसकेंगे।

यह पूछा गया कि औरंगाबाद मिल्स और जिन्दा तिलस्मात को क्यों नहीं प्रॉसिक्यूट (Prosecute) किया गया है? मैं कहना चाहता हूं की कोर्ट का फैसला होने के बाद भी काफी प्रोसिजर (Procedure) बाकीरहता है। फैसला होने के बाद अपील (Appeal) होता है। अपील होने के बाद मुकदमा खडा जा सकता है, और यह सब प्रोसिजर होने के बाद ही प्रॉसिक्यूट किया जा सकता है, और कुछ अॅक्शन (Action) किया जा सकता है। [illegible]

फॅक्टरी को प्रॉसिक्यूट नही किया यह समझना गलत है। हमने कुछ फॅक्टरीज को जरूर प्रॉसिक्यूट किया है। हमने जिन जिन को प्रॉसिक्यूट किया है अुनकी अेक लिस्ट (List) आपको जानकारी के लिये यहां पेश करता हूं।.

(१) यूसुफ मेघाजी अॅन्ड सन्स (२) बोड्अली राजापूर अॅन्ड सन्स (३) पाल्लाकुर्ती बुच्चय्या (४) वी. राजमोली राओीस अॅन्ड ऑअिल मिल और (५) बालकृष्ण भगवान दास यह नाम देखकर आप कहेंगे कि अिसमें तो कोअी बडा आदमी नहीं नजर आता है। लेकिन आप जरा सबर फरमाये तो शायद आपको कुछ बडे नाम भी मिल जायेंगे। (६) सिडाम सेट्टी नरसिमा (७) कोंडा राज लिंगम (८) कलवा राजलिंगम मूर्ती वगैरा यह लिस्ट और भी लंबी है। मैं नही समझता की सारे नाम पढने की कोअी खास जरूरत है। अिस प्रकार यह कहना कि किसी को प्रॉसिक्यूट नहीं किया जा रहा है, बिलकुल गलत है। .

अब रेगे कमिटी की जो शिफारिशात हैं अुन्हे हम पहले हैदराबाद और सिकंदराबाद मे अमल मे लाना चाहते है, और अुसका अमल अभी सिर्फ अिन दो जगहों पर शुरू कर दिया गया है। यहां काम कैसा चलता है यह देखकर फिर अुन्हे दूसरी जगहों पर भी अिंप्लिमेंट (Implement) किया जायेगा। फिलहाल तो हमारी जो डिस्ट्रिक्ट म्युनिसिपल कमेटीज (District Municipal Committees) हैं अुनकी आज की फायनान्सियल कंडिशन (Financial Condition) अच्छी नहीं है, अिसलिये ये रेकमेंडेशन्स (Recommendations) अभी जेरेगौर हैं यह सोंचा जा रहा है कि कहांतक अिन्हे अिंप्लिमेंट किया जा सकता है।

अनअॅम्प्लॉयमेंट (Unemployment) के मसले के बारे में यह कहा है कि अनअॅम्प्लायमेंट बढ रहा है। जो मजदूर अनअॅम्प्लॉअिड होते हैं अुन्हे दूसरी जगह अबसॉर्ब (Absorb) करने की भी कोशिश की जाती है। चुनांचे अिलेक्ट्रिसिटी डिपार्टमेंट मे अबतक ३०० लोगों को मुस्तकिल कर दिया गया है और २०० के केसेस अंडर कन्सीडरेशन (Under Consideration) हैं।

फिर यह अेतराज किया गया कि जो अनअेम्प्लाअीड (Unemployed) लोग हैं अुनके बारेमें स्टेटिस्टिक्स (Statistics) का कहीं पता नहीं है हिंदुस्थान की हालत कुछ अैसी है कि अिस तरह के रेकार्डस् (Records) मुकम्मिल बन सकते हैं या नहीं अिसके बारे में मुझे शक है क्यों कि यह बहुत ही मुश्किल काम है जो मुल्क पूरी तरह से अिंडस्ट्रिअेलाअिज्ड (Industrialized) हैं अुनमें यह अनअेम्प्लॉयमेंट का रजिस्टर बनाना सहल है। क्योंकि वहां किसी अिंडस्ट्री के निकलते ही अैसा रजिस्टर तयार हो जाता है। वहां मजदूर अगर अेक जगहसे निकले तो अुसे फिर दूसरी जगह नोकरी मिल सकती है, लेकिन हमारे यहां की हालत अैसी है कि मजदूर फॅक्टरी से निकल जाता है तो कोअी फिक्र नहीं करता। वह अपने खेत पर चला जाता है या दूसरे किसी गांव में नोकरी के लिये चला जाता है। निजामाबाद के रहनेवाले मेंबरसाहब को मालूम होगा कि कितने लोग यहां से बंबअी चले जाते हैं, दो तीन महीने वहां रहते हैं और फिर वापस आते हैं। अैसी हालत में वह अेम्प्लाअीड हैं या अनअेम्प्लॉअीड हैं यह समझना मुश्किल है। अिसलिये तीन महीने तक अुनकी राह देख कर नाम निकाल दिया जाता है। लेकिन अिसका मतलब यह नहीं है कि अगर वह फिर से अपना नाम रजिस्टर करना चाहें तो नहीं कर सकते। तीन महीने के बाद

फिर वह चाहे तो अुनका नाम रजिस्टर किया जाता है। बिला वजह किसी का नाम रजिस्टर में) न पडा रहे अिसलिये यह तरीका अेख्तियार किया जाता है। अगर अिसमें भी कोअी तृटियां हों और वे दुरूस्त की जा सकती हों तो की जायेंगी। मगर ये स्टेटिस्टिक्स (Statistics) नहीं रख सकते अैसा मेरा खियाल है। हिंदुस्तान में अब अेक अनअेम्प्लॉयमेंट कमेटी (Unemployment Committee) बैठी है। अब तक मैं अुस कमेटी में नहीं था, लेकिन अब अिस कमेटी के साथ बैठकर अिस बात पर गौर करूंगा। लेकिन हिंदुस्तान के अंदर अनअेम्प्लॉअीड लोगों की लिस्ट बनाना मुश्किल है। अभी अेक मेंबर ने कहा कि लाखों आदमी फॅक्टरी से निकलते चले जा रहे है लेकिन गव्हर्नमेंट कोअी खियाल नहीं कर रही है। यह अेतराज करने का अेक तरीका है अुसमें कोअी बडी बात नहीं है। लेकिन लाखों आदमी कहां से निकलेंगे जब हमारा अिंडस्ट्रियल लेबर (Industrial labour) ही कुल ७० हजार का है? (Laughter) हमारे यहां जो अेग्रीकल्चरल अनअेम्प्लॉयमेंट (Agricultural Unemployment) है वह अेक अजीब-सी चीज है। क्योंकि अुसको लेबर तो नहीं कह सकते। अुनके पास जमीन रहती है। वो कभी खेतों में काम करते हैं तो कभी नहीं करते। अुत्पादन ज्यादा हुआ तो अुनको खाने को मिलता है और ज्यादा नहीं हुआ तो कम मिलता है। और वे किसी अेक धंदे में कायम भी नहीं रह सकते। अेक मेंबर ने यह भी कहा कि यह तो जुलम हो रहा है कि आप ट्रॅक्टर लेकर देहातों में जा रहे हैं और मशीनोंसे खेती करवाना चाहते हैं। सचमुच अिस बात की तरफ मेरा भी खियाल है कि आखिर हमारे मुल्क में ट्रॅक्टर (Tractor) आना चाहिये या नहीं। अिस पर अेग्रीकल्चरल डिपार्टमेंट (Agricultural Department) करेगा और वही अिसका जवाब भी देगा। लेकिन अिस पर मैं भी गौर कर रहा हूं।

गोल्डमाअीन (Gold Mine) के बारे में मैं अितना कहना चाहता हूं कि जिसके लिये मकानों की कोशिश की जा रही है। फाअीनान्स मेंबर (Finance Member) ने यह बताया था कि अिस वक्त हमारी गोल्डमाअीन बडी नुकसानी में चल रही है। लेकिन अिसको चलाया जाना चाहिये अिसी खियाल से अुसमें और रुपया डाला गया है। जहां तक हो सके अिस कहावत को तो आप जानते ही हैं। (Laughter) अुसके मुतालिक जहां तक हो सके कोशिश की जायगी अब भी कोशिश की जा रही है और आयंदा भी की जायगी।

रिडक्शन (Reduction) के बारे में कहा गया कि सेंट्रल प्रेस या तुंगभद्रा वर्क्स पर फॅक्टरी अॅक्ट रिलॅक्स (Relax) किया जाता है, और अिससे झगडे की बात पैदा हो जाती है। मैं अैवान को बताना चाहता हूं कि कअी चीजों की जरूरत होती हैं, जैसा कि अभी कहा गया है कि अेक रिपोर्ट छापने के लिये—क्यों कि सेंट्रल प्रेस मेरे ही पास है - बडी मुश्किल हो रही है और अुसका अेक अलग अमला रखा जाय। सेंट्रल प्रेस ने अिसकी तहरीक की है कि लेजिस्लेचर का सब अलग अमला रखा जाय और अलग काम करने की अिजाजत दी जाय। अुसको मैंने मंजूरी दे दी, लेकिन फिर आप कहेंगे कि यह तहरीक आप ही रखकर अुसको खुद ही मंजूर करनेवाले आप कौन हैं? मैं बता देना चाहता हूं कि प्रोसीजर (Procedure) के लिहाज से अैसी चीजें पहले फाअीनान्स डिपार्टमेंट (Finance Department) की तरफ जाती हैं। वहां से जैसा पैसा मिलता है वैसा काम किया जाता है। चुनांचे अिस सिलसिले में भी वैसा ही करेंगे। लेकिन रिलॅक्स जो है वह वर्किंग अवर्स (Working Hours) के लिये होता है, और यह जो आप कहते हैं कि ओव्हर टाअीम अलाअन्स (Overtime Allowance) नहीं दिया जाता,

वैसा नहीं है । क्योंकि कही पर भी आठ घंटे से ज्यादा काम नही लेना चाहिये .अैसा रूल (Rule) है । रिलॅक्झेशन (Relaxation) का मतलब यह है कि अेक आदमी से आठ घंटे से ज्यादा काम लिया जा सकता है लेकिन अुसका नुकसान नहीं होने दिया जाता । आपकी जो गलतफहमी है कि काम ज्यादा लेंगे और पैसा नहीं देंगे, तो मैं कहूंगा कि वह जमाना गया जब कि मजदूर को पैसा न देकर ज्यादा काम ले सकते थे ।

شری مخدوم محی الدین - آر-ٹی-ڈی کے ورکیس سے زیادہ گھنٹے تک کام
لیا جاتا ہے اسکے بارے میں عالی جناب کا کیاخیال ہے -

श्री. विनायकराव विद्यालंकार :—मेरा खियाल है कि अुनको भी ओव्हर टाअीम अला-अुन्स दिया जाता है ।

شری مخدوم محی الدین - میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ نہیں ملتا ۔

श्री. विनायकराव विद्यालंकार :—मैं अुसकी तसदीक करूंगा कि अुन्हें ओव्हर टाअीमस अलाअुन्स मिलता है या नहीं, और अगर नही मिलता तो क्यों नहीं मिलता । प्रेस और तुंगभद्रा वर्क्स यह दोनों फॅक्टरी अॅक्ट के तहत नहीं आते लेकिन फिर भी वहा पर ओव्हर टाअीम अलाअुन्स मिलता है या नहीं, और अगर नहीं मिलता तो क्यों नहीं मिलता । प्रेस और तुंगभद्रा वर्क्स यह दोनों फॅक्टरी अॅक्ट के तहत नहीं आते लेकिन फिर भी वहा पर ओव्हर टाअीम अलअुन्स दिया जाता है । आजकल ज्यादा काम लेने पर ओव्हर टाअीम कौन नहीं देगा ? और खास कर जब अच्छे अच्छे आदमी जैसे कि अपोजिशन की तरफ हैं लेबर के पीछे होने पर अुनको ज्यादा काम करने भी कौन देगा ? (Laughter) यह तो अिम्पासिबिलिटी (Impossibility) है ।

अिसके बाद यह भी शिकायत की गअी कि केसेस का जल्दी जल्दी फैसला नहीं होता । मैं कबूल करता हूं कि अिसमें देरी हो रही है, लेकिन जिन केसेस में देरी की गअी अुनको देखने से मुझे अैसा मालूम नहीं होता, क्योंकि मामलात पेश करने में जरा मॅथमेटिकल गलती हो जाती है । जब कभी मैं पूछा करता हूं कि अेक खत बंबअी को अेक दिन में जाता है तो पांच खत कितने दिन में जायेंगे, तो बहुत से लोग जवाब देते हैं कि पांच दिन लगेंगे । (Laughter)

यह रिपोर्ट में बताया गया है कि १५०७ केसेस आअीं अुनमें से १३०७ सेटल (Settle) हुअीं, १४३ केसेस आअीं अुनमेसें ९३ रह गअीं, अिस तरह से बहुत से आंकडे दिये गये हैं । हर महीने का स्टेटमेंट (Statement) दिया गया है । हर महीने का स्टेटमेंट देखने से तो मालूम होता है कि साल के आखिर में हजार केसेस आ गअीं, और अुन में से कअी रह गअीं । बहुत बडे आंकडे मालुम होते हैं । लेकिन अिसमें फैसले का बॅलेन्स (Balance) आता है । अगले महीने को करंट (Current) बनाते हैं तो पिछले महीने का बॅलेन्स बताया जाता है । जो डाटा (Data) मैंने लाया है अुसमें ग्रीव्हेन्सेस केसेस (Grievances Cases) के बारे में, बताया गया है कि जुमला १५०७ केसेस आअीं और अुनमेसे १३११ सेटल (Settle) हुअीं यह बहुत क्रेडीटेबल (Creditable) है अैसा तो मैं नहीं कहता; लेकिन फिर भी काफी का हो रहा है यह भी सच है । लेकिन आप भी न कहें कि बिल्कुल ही सुस्त मामला है, बिल्कुल माल

गाडी ही है । मेरे कहने का मतलब है कि अेक्सप्रेस या मेल न हो लेकिन पॅसेंजर जरूर है, लेकिन मालगाडी नहीं है । (Laughter) केसेस की हद तक मैंने यह कह दिया ।

शिकायत की गअी कि लातूर में बोनस (Bonus) नही दिया गया । मैं समझता हूं यह अितनी बडी भारी चीज नहीं है कि अुसके लिये मुकद्दमा लाया जाय । आप हमारे पास आअिये, हम अुस पर गौर करेंगे । अगर अुस पर अिन्स्पेक्टर ने गौर नहीं किया तो डिप्टी कलेक्टर हैं, कलेक्टर ने नहीं किया तो कमिश्नर हैं, कमिश्नर ने नहीं किया तो मिनिस्टर हैं, मिनिस्टर ने नहीं किया तो चीफ मिनिस्टर और कॅबीनेट हैं । मतलब यह कि अगर बोनस मिलने लायक वह मामला है तो मैं जरूर दिला दूंगा अिसका आप यकीन कीजिये ।

वीव्हर्स (Weavers) के बारे में शिकायत की गअी कि वीव्हर्स की मदद नहीं की जाती और मद्रास या बंबअी में अुनकी बहुत मदद की जाती है । मेरे पास बहुतसी शिकायतें आती हैं कि मद्रास में और बंबअी में यह है और वह है । मुश्किल तो यह है कि मद्रास और बंबअी को मैंने लिखा लेकिन अब तक कोअी जवाब नहीं आया । अिसलिये वहां क्या होता है मालूम नहीं, अेक सज्जन जोकि पहले तेलगु में बोल रहे थे और जिन्होंने बाद में हिंदी में बोलना शुरू किया अुन्होंने अेक महाशय का प्रायव्हेट मामला बहुत जोर शोरसे रखा। तो मैं भी स्पीकर महोदयसे अिस्तदुआ करता हूं कि अैसे प्रायव्हेट मामले अिस अैवान में नहीं आने चाहिये । जहां तक हो सके हम लोगों को किसिसे दूर रहना चाहिये। हमारे अेक मेंबर श्री. राजलिंगम ने अिसके बारेमें आपके सामने जो प्रपोझल (Proposal) रखा है अुसकी मैं तहेदिल से ताअीद करता हूं जहां तक टेक्स्टाअील वीव्हर्स असोसिअेशन (Textile Weavers Association) का मामला है अुसके लिये जो मदद दी गअी है वह कुछ ज्यादा नहीं है । लेकिन मैं अितना ही कहूंगा कि वह हमारे पास का वन ऑफ दि बेस्ट कोऑपरेटिव्ह असोसिअेशन (One of the best Co-operative Association) है, और अिसी चीज को सोंच कर ही गव्हर्नमेंट ने अुसके लिये अब तक १५ लाख रुपये दिये हैं । लेकिन यह जो सवाल है वह जनरल बॉडी मीटिंग (General body meeting) में लाया जा सकता है। आप चाहें तो जनरल बॉडी मीटिंग में अिस मामले को लाकर अुसका कब्जा ले सकते हैं । वह कोअी बडी बात नहीं है।

श्री. पी. वासुदेव :—मिस्टर स्पीकर सर,

Mr. Speaker : Order, Order.

श्री. विनायकराव विद्यालंकार :—अिसमें कोअी बुरी चीज नहीं है । मैं राय दे रहा हूं कि अैसी चीज यहां पर नहीं आनी चाहिये, बल्कि जनरल बॉडी मीटिंग में होनी चाहिये ।

गव्हर्नमेंट ऑफ अिंडिया ने मिलों के अूपर नया टॅक्स लगाया है और करीब ६ करोड में से वीव्हर्स असोसिअेशन को कुछ दिये जायेंगे । अिसके बारे में कहा गया कि यह हमारे बजट (Budget) में क्यों नहीं आया । मैं बताना चाहता हूं कि अभी तो यह टॅक्स लगा है । अिसके बाद वह जमा होना शुरू होगा, और फिर वह गव्हर्नमेंट ऑफ अिंडिया के पास आयगा। वहां से फिर वह यहां आयेगा, और अुसके बाद वह हमारे बजट में आयेगा । आयगा जरूर लेकिन

वह अपने वक्त पर आयेगा अिस पर आप यकीन रखिये । (Laughter) ये जो तीन चार बातें बाज़ अी तौर पर हैं वो मैंने आपके सामने रखी है ।

अब जो बडी चीज रह जाती है वह यह है कि बार बार यह पूछा गया कि हैदराबाद की अिडस्ट्रियल पॉलिसी क्या है । मेरा अैवान से यह कहना है कि हैदराबाद की अिडस्ट्रियल पॉलिसी (Industrial Policy) जो कुछ भी पूरे हिंदुस्तान की पॉलिसी है अुससे अलग नहीं हो सकती । अगर आप कहे या चाहें कि हम अपनी अिडस्ट्रियल पॉलिसी सेंटर (Centre) से मुख्तलिफ बनाये और फिर सेंटर से झगडते रहें कि हमारी यह पॉलिसी रहेगी, आपकी कुछ भी रहे, तो यह चीज हम कभी करनेवाले नहीं है । जो वहा की पॉलिसी रहेगी अुसीके मुताबिक हम चलेंगे । अपोजीशन के लीडर ने जो चीज हमारे सामने अपने तकरीर में रखी थी अुसको मैं करीब करीब मानता हूं कि मिक्स्ड अेकानामी (Mixed Economy) होनी चाहिये । प्रायव्हेट सेक्टर (Private Sector) को अुसमें जगह होनी चाहिये, और अिससे भी बडी बात यह कही गअी थी कि गव्हर्नमेंट अपने कब्जे में सिर्फ बेसिक अिडस्ट्रीज (Basic Industries) को रखे और दूसरी अिडस्ट्रीज को अपने पास न रखे । मैं भी आपके सामने यही रखना चाहता हूं । हमारी भी यही पॉलिसी है, और जो कुछ भी कस्तूर भाअी ने हमारे सामने रिपोर्ट में रखा था वह यही था कि हैदराबाद को अपना यही अुसूल रखना चाहिये कि जहां तक हो सके अुन अिडस्ट्रीज में जो कि कमोडिटीज (Commodities) को तैयार करने में लगी रहती है अुनमें अपने आपको अिनव्हाल्व (Involve) न करें, बल्कि जहां तक हो सके अपने आपको बेसिक अिडस्ट्रीज में ही अिनव्हाल्व करें । अिसी अुसूल के तहत में हमने अिस वक्त जो दो बडी बडी फॅक्टरीज हैं अुनको बिडला के जिम्मे दे दिया है । मैंने अिस चीज पर अेक वक्त नहीं, तीन या चार वक्त प्रकाश डाला है, लेकिन फिर भी वही सवाल बार बार हमारे सामने अुसी तरह खडा होता है जैसे पहले था । मैं अपने आपको समझता हूं कि मैं ही घाने का बैल हूं या दूसरे और भी कोअी हैं कि दिनभर चलने के बावजूद भी फिर वहीं पर रहे । (Laughter) मैं आपसे कहना चाहता था कि हमने कोअी अिडस्ट्री बेची नहीं है । अिस अिडस्ट्री में हमने अपना पैसा डाला था, और अी. टी. अेफ. (I.T.F.) अिस अिडस्ट्री के मॅनेजिंग अेजंटस (Managing Agents) किसी वक्त थे । हैदराबाद की अिडस्ट्री बडे अजीब दौर से गुजरी है । और यह दौर और किसी भी स्टेट को देखने को नहीं मिला है । वह सिर्फ अिसी स्टेट ने देखा है । हैदराबाद की अिडस्ट्रियल पॉलिसी अेक अजीब पॉलिसी है । आज आप बिडला को यहां देख रहे हैं । अगर हैदराबाद की पॉलिसी पोलिस अॅक्शन के पहले की रहती तो ये बिडला और टाटा यहां कभी न आय होते । आखिर बिडला और टाटा भी किसी खास मुल्क के हैं अैसी बात नहीं है । ये बडे अिडस्ट्रिअलिस्टस (Industrialists) हैं और अुनकी हिंदुस्तान में बहुत सी जगहों पर बडी बडी फॅक्टरियां हैं । कलकत्ता, दिल्ली, ग्वालियर और मद्रास के नजदीक करनल में भी बिडला की फॅक्टरियां हैं । हमारे यहां की फॅक्टरी किसी दूसरे को बेची गअी है अैसी चीज नहीं है । और मैं आपसे सच कहता हूं, और आप भी मुझ से मुत्तफिक होंगे, कि जो अक खास अिडस्ट्रियल पॉलिसी पोलिस अॅक्शन (Police Action) के पहले हैदराबाद में थी अुसके वजह से किसी को यहां आने नहीं दिया गया था । और वह अिडस्ट्रियल पॉलिसी चलानेके लिये अुस वक्त की गव्हर्नमेंट ने अंधाधुंद तरीके से पैसा लगाया था ताकि अिडस्ट्रिअेलिस्टस और अिडस्ट्रीज को न मालूम हो कि वो किधर जा रहे हैं ।

आज पोलिस अॅक्शन के बाद की हमारी पॉलिसी और पहले की पॉलिसी अिसमें तो फरक है। जो बड़े बड़े अिंडस्ट्रियालिस्टस् (Industrialists) हैं अुन्होंने अुस समय हैदराबाद में आने की कम कोशिश की अैसी बात नहीं है। जिनकी फॅक्टरीज हिंदुस्थान मे बहोत सी जगहो पर हैं अुन्होंने क्या यहां आने की कोशिश न की होगी? लेकिन अुस समय के सरकार की जो पॉलिसी थी अुसकी वजह से वो लोग यहां नहीं आसकते थे। आज तो बिर्ला की फॅक्टरीज बंबअी, मद्रास, कलकत्ता, ग्वालियर, आदि बहोत जगहों पर हैं, और हमने भी यहां की फॅक्टरीज अुनको दी हैं तो अिसका मतलब यह नही है कि हमने अुनको वह फॅक्टरीज बेच दी हैं, और अब वे अुसे कहीं स्टेट के बाहर लेजाने वाले हैं। हमने यह फॅक्टरीज अुनको सिर्फ चलाने के लिये दी हैं और वह भी हैदराबाद में ही रहनेवाली हैं। फॅक्टरीज यहा से अुठकर नहीं जानेवाली हैं। पोलिस अॅक्शन के पहले सरकार की जो अिंडस्ट्रीयल पॉलिसी थी अुसके कारण वो यहां नही आ सकते थे। यहां अुस समय जो अिंडस्ट्रीज चल रही थी अुसमें से अेक भी अिंडस्ट्री मुनाफे में नहीं चल रही थी। ज्यादा तर अिंडस्ट्रीज पूरी तरह गव्हर्नमेंट के ही अिमदाद पर चलती थी, अिसलिये नुकसान भी आया तो किसीको कोअी परवाह नही थी। गव्हर्नमेंट की तरफ से अुनको अेक तरह का टॉनिक दिया जा रहा था और अिसी टॉनिक के बल पर वे चल रही थी। वह सब अिंडस्ट्रीज अपने पैरों पर तो खडी नहीं थीं। पोलिस अॅक्शन के बाद जो पहले अुन्हे टॉनिक मिलता था वह बंद होगया, तब अुनमेंसे बहुतों के पैर फिर लडखडाने लगे। अुनमेंसे अकसर बहुतही कमजोर होगअीं। अैसी हालत में कुछ अिंडस्ट्रीज को हुकूमत ने अपने कब्जे में लेकर चलाया, और बहोतसी डूबती हुअी अिंडस्ट्रीज को पोलिस अॅक्शन के बाद सरकार ने अिमदाद की।

अभी अपनी तकरीरों में कुछ ऑनरेबल मेंबर्स ने अैसा पिक्चर (Picture) आप लोगों के सामने खींचा कि मानो अब स्टेट की सब अिंडस्ट्रीज डूबही रही हैं। अितना निरुत्साही होने की कोअी जरूरत नहीं है। पोलिस अॅक्शन के बाद वाकअी यहां की अिंडस्ट्रीज पर मुसीबत आगयी थी। सिरपूर और सिरसिल्क अिंडस्ट्रीज जो कि स्टेट की काफी अच्छी अिंडस्ट्रीज हैं अुनमें अुस समय काफी नुकसान आ रहा था। अुन्हे जब कि कोअी १६ लाख रूपये का नुकसान हो रहा था अैसे वक्त गव्हर्नमेंट ने अपने कब्जे में लेकर और पैसे देकर अुनकी मदत की। लेकिन आज गव्हर्नमेंट अुन अिंडस्ट्रीज को खुद नहीं चलाना चाहती है अिसलिये अुन्हें बिर्ला के हाथों सौपने के बारे में सोंच रही है। यह बातें करीब करीब फायनालाअीज (Finalise) होगअी हैं। यह अिंडस्ट्रीज आय. टी. अेफ. (I. T. F.) के तहत चलाअी नहीं जातीं। अब सिरपूर पेपर अिंडस्ट्री में गव्हर्नमेंट के शेयर्स (Shares) हैं, अुनके लिये हमें मुनाफेका परसेंटेज मिलता है। और सरकार ने जो रकम लोन (Loan) पर दी है अुसका अुसे सूद मिलता है। बिर्ला को जो अिंडस्ट्री दी है वह अुसे केवल चलाने के लिये दी गअी है, और अुसके लिये मॅनेजिंग अेजंट के तौरपर बिर्ला को हमें १,६७,००० रूपये देने पडते हैं। अुन्हें फॅक्टरी की सिर्फ मॅनेजिंग अेजन्सी दी गअी है। अिंडस्ट्रीज तो हैदराबाद में ही रहने वाली हैं। यह जो कहा जाता है कि सरकार अपनी अिंडस्ट्रीज बेच रही है यह गलत है। सिर्फ मॅनेजिंग अेजन्सी दी गअी है। गव्हर्नमेंट अगर चाहें तो अुसे वापस भी ले सकती है। अिसमें बेचने की कोअी बात नहीं है। खर्च करने के लिये पैसा स्टेट बॅंक से तो नहीं आता, या सिर्फ स्टेट बॅंक में जमा करने से पैसा बढता नहीं है। अुसे कहीं न कहीं अिन्व्हेस्ट (Invest) करना पडता है। अब गव्हर्नमेंट के सामने यह सवाल आता है कि अुसके पास जो पैसा है अुसे वह सिरसिल्क अिंडस्ट्री में लगाये या तुंगभद्रा

प्रॉजेक्ट पर लगाये ? जिससे लोगों का और सरकार का भी फायदा होगा यह सोंचने की बात है । आज देश में अिस प्रकार के प्रॉजेक्ट के काम ज्यादा महत्व के है, और जिन्हीं से अव्वाम का अधिक फायदा होने वाला है । दूसरे काम रोक सकते है लेकिन यह काम पैसे की कमी के कारण नही रोका जा सकता । दोनों जगहों पर खर्च करने के लिये सरकार के पास पैसा नही है । अैसी हालत में आज हमारे पास अिडस्ट्रीज के मॅनेजमेंट पर खर्च करने के लिये पैसा नही है । अिसलिये हमारा पैसा अब अिडस्ट्रीज में से निकाल कर हम तुंगभद्रा प्रॉजेक्ट जैसे नेशनबिल्डिंग्ग अॅक्टिव्हिटीज (Nation-building Activities) पर लगाना चाहते है । अिसलिये हम यह पैसा तुंगभद्रा प्रॉजेक्टपर लगाना चाहते है । यही सोंचकर हमने यह पॉलिसी अपनाओी है, और अिसलिये हमारा जो पैसा अैसी अिडस्ट्रीज में पडा हुवा है अुसे लोन के तौर पर निकाल कर हमारे नेशन बिल्डिंग के कामों पर लगाना चाहते है । तुंगभद्रा जैसा प्रॉजेक्ट बननेपर लोगों को कितनी सहूलत होगी, और खेत कैसे हरे भरे होंगे । तो अुन हरेभरे खेतों के लिये पैसा खर्च न करके सिर्फ साडेचार परसेंट व्याज मिलता है अिसलिये मैं क्या यह पैसा वहीं अिडस्ट्री मे पडा रहने दूं ? मैं अैसा मारवाडी नही हू कि सिर्फ साडेचार परसेंट अिंटरेस्ट (Interest) के लिये मैं लोगों का नुकसान करूं । गव्हर्नमेंट अिस तरह की पॉलिसी कभी अखत्यार नही कर सकती ।

बहोतसे ऑनरेबल मेंबर्स न यह अतराज अुठाया कि हम दूसरे देशों से लोन (Loan) ले रहे है, और हम डटर (Debtor) होते जा रहे हैं । मै कहता हूं कि आज यदि हमें हमारा मुल्क डेव्हलप (Develop) करना है तो कर्जा लेने में क्या हरजा है ? हमही क्या लेकिन आज तो दुनिया के करीब करीब सभी मुल्कोंके सिरों पर कर्ज की बडी बडी रकम पडी हुअी है । तो कर्जा लेने में शर्माने की क्या बात है जब कि वह हमें नेशन बिल्डिंग अॅक्टिव्हिटीज (Nation-building Activities) के लिये चाहिये। आज दुनिया के बडे बडे दो ब्लॉक्सको छोडकर बाकी करीब करीब सभी देशों पर बडे बडे कर्ज है । लोग कह रहे है कि हमारे देश मे फॉरेन से काफी पैसा आरहा है । ब्रिटेन से भी आरहा है । जब तक हमारे अूपर अुससे कोअी फॉरेन डोमिनेशन (Foreign Domination) यही पडता है तब तक कर्जा लेने में क्या हजअकमे अिसी के साथ यह भी कहा जाता है कि लेनिन ने अपनी पॉलिसी कैसे रखी । अुसने अपना फॉरेन ट्रेड अपन ही हाथों में रखा था । मैंने जब जानने की कोशिश की तो मालूम हुवा कि अुस जमाने में रशिया का कोअी फॉरेन ट्रेड था ही नहीं । तो फिर सारा फॉरेन ट्रेड अपने ही कब्जे मे रखने की पॉलिसी ही क्या हो सकती है जब कि अुनका कोअी फॉरेन ट्रेड नहीं था ।

हमारे देश के डेव्हलपमेंट स्कीम्स (Development Schemes) के लिये हमें बाहर से बडी बडी मशीनरी मंगानी पडती है । अुसे हम अंग्रजों और अमेरिकनों से लेते हैं, लेकिन अिसका मतलब यह नहीं है कि हमें अुनसे कोअी खास मोहब्बत है । जहां अच्छी मशीनरी मिलेगी और सस्ते भावों में मिलेगी वहां से ही लेने के लिये हम तैयार हैं । जब जर्मनी में अच्छी मशीनरी बनने लगी तो अुस समय हमने जर्मनीसे काफी मशीनरी मंगाओी और आज भी मंगा रहे हैं । अुसीतरह जापान का भी नाम लिया जा सकता है । अुसका नाम ज्यादा अिन देशों में नहीं आता है, फिर भी जापान से भी हमने तरह तरह की काफी मशिनरी ली है, और ले रहे हैं । तो कहने का मतलब यह है कि जहां हमें ट्रेडिंग कांट्रॅक्ट (Trading contract) अच्छी कंडिशन्स (Conditions) पर मिलते है वहां से हम मशिनरी लेते है । अगर रशिया भी अच्छी

फेव्हरेबल कंडिशन्स (Favourable Conditions) पर मशिनरी लेने के लिये तैयार है तो हम वहां से भी मंगा सकते हैं । हमें २०, २० सालोंकी किस्तों मे पैसे अदा करने की व्यवस्था चाहिये। अैसी फॅसिलिटीज (Facilities) हमें यु.के. और अेस. यु अे. U. K and U.S.A. से मिलती हैं । यदि रशियाकी भी अिसतरह की फेव्हरेबल कंडीशन्स हो तो युनाअिटेड किंगडम की मशिनरी लेना बंद करते हुये तुरंत रशिया से मशिनरी मंगाना शुरू कर देंगे । लेकिन हमे देखा है कि रशिया के कंडिशन्स बहुत बडे और मुष्किल है, और वह अपने कंडिशन्स जग भी ढीले करने के लिये तैयार नहीं हैं । हम जिन कंडिशन्स पर माल लेना चाहते हैं अुसे वो पूरे तौरपर मानेंगे या नहीं, और अुनके जो कडिशन्स हैं अुन्हे हम पूरे कर सकेंगे या नही यह मुझे मालूम नही है । मैंने यह देखा है कि अेक भीमुल्क आज बगैर कर्जे के नही चल सकता है । सिर्फ रशिया और अमेरिका यही आज दो अैसे मुल्क है जो बगैर कर्जे के चल सकते है । तो अैसी हालत में जब कि रशिया की कंडिशन्स बडी कठिन है तो हम किस तरह वहां से माल मंगा सकेंगे ?

श्री. पेंडम वासूदेव :—रशियाके क्या क्या शरायत है जरा बताअिये ।

श्री. विनायकराव विद्यालंकार :—सोव्हियट युनियन की पॉलिसी तो क्या, आप चाहे डूब जाय लेकिन हम बचे रहेंगे अिस तरह की है ।

شری مخدوم محی الدین - سوویٹ یونین کے بارے میں جو سویپنگ ریمارکس (Sweaping Remarks) کئے جارہے ھیں انکے بارے میں میں جاننا چاھتا ھوں کہ سوویٹ یونین نے ھندوستان کو کیا شرائط پیش کئے ھیں ؟ جہاں تک میرا خیال ھے کہ میجر انڈسٹریز . . . . .

श्री. विनायकराव विद्यालंकार :—हां, हां, में समझ गया कि आप क्या कहना चाहते हैं । रूससे हेवी मशिनरी (Heavy Machinery) लेने के लिये क्या कंडिशन्स (Conditions) हैं यह यदि आप जानना चाहते हैं, तो आप पंडित नेहरु के पास लिख भेजिये । वह कहेंगे वैसा किया जायेगा ।

شری مخدوم محی الدین - میں یہ جاننا چاھتا ھوں کہ سوویٹ یونین کے کیا شرائط ھیں - آپ نے یہ کیسے کہا کہ اوس کی پالیسی کی وجہ سے ھندوستان ڈوب جائیگا - آپ یا تو اپنا اسٹیٹمنٹ واپس لیں یا اوسکی پالیسی کو سامنے رکھیں -

श्री. विनायकराव विद्यालंकार :—वापस लेने की कोअी जरूरत नहीं है । मैंने तो सिर्फ स्वीपिंग रिमार्क (Sweaping Remarks) किया था ।

कुछ लोगों को अैसा लगता है कि आज हम हमारी अिंडस्ट्रीज कर्जेपर चला रहे हैं । यह अच्छी बात नहीं है, लेकिन मै बताना चाहता हूं कि आज जितने भी बडे देश हैं अुनका नॅशनल डेट (National Debt) कितना बडा है । जरा आप देखिये तो आपको मालूम होगा । कर्जे पर अिंडस्ट्रीज चलाना कोअी बडी चीज नहीं हैं । अिस वक्त अगर कर्जा लेना भी पडा तो हमें नॅशनल डेव्हलपमेंट (National Development) के लिये अुसे लेने मे कोअी पसोपेश नहीं करना चाहिये, बल्कि अैसे समय तो कर्जा जरूर लेना चाहिये ।

अेक और चीज मैं आपके सामने रखना चाहता हू । सब तरफ से यह आवाज अुठायी जा रही हैं कि स्टेट की बडी बडी अिंडस्ट्रीज बंद होती जा रही हैं । लेकिन मै कहना चाहता हू कि कोअी भी बडी अिंडस्ट्री बंद नही हो रही है । जो छोटी छोटी अिंडस्ट्रीज पोलिस अॅक्शन के पहले टॉनिक पर चल रही थी वो टॉनिक बद होते ही अपने आप बंद होने लगी । जो अिंडस्ट्रीज बद हो गअी वह बहुत ही छोटी छोटी थी । जो सारी अिंडस्ट्रीज अिस तरह बद हुअी अुनकी सख्या २५ के करीब है और अभी अभी और दो अिंडस्ट्रीज अिस तरह से बंद होगअी हैं । अिसतरह कुल मिलाकर अब तादाद कोअी २७ होगअी है । ये २७ अिंडस्ट्रीज बहुत ही छोटी थीं । अुनमेसे कुल मिला कर २००० लेबर्स खाली हुये । जो अिंडस्ट्रीज अिसतरह बंद हुअी अुसमें व्हिजिटेबल प्रॉडक्ट (Vegetable Product) यह अिंडस्ट्रीज सबसे बडी थी । अुसमें २२५ मजदूर काम करते थे । बाकी जो अिंडस्ट्रीज थीं वो तो अितनी छोटी थी कि किसीमें ५० किसीमें २०, किसीमें १७, और किसीमें १० अिसतरह से मजदूर अिन अिंडस्ट्रीज में काम किया करते थे । हैदराबाद स्टेट में कोअी ७०,००० लेबरर्स हैं । अुनमें से सिर्फ कोअी २००० लेबरर्स अिन अिंडस्ट्रीज के बंद होने से खाली होगये । लेकिन यह चीज़ भी कोअी बडे क्रेडिट (Credit) की नही है । अितना भी अन अॅम्प्लॉयमेंट नहीं होना चाहिये था यह मैं मानता हूं। लेकिन हमारी फायनान्सियल कंडिशन्स (Financial conditions) की वजह से हम अिन अिंडस्ट्रीज को मदत नहीं कर सके । लेकिन यह जो जोर जोर से कहा जाता है कि लाखों मजदूर बेकार हो रहे हैं यह गलत है । मैं पूछना चाहता हूं कि जहां हमारे स्टेट में सिर्फ सत्तर हजार मजदूर हैं, तो अुनमें से लाखों मजदूर कैसे बेकार हो सकते हैं ? यह मसला जो मजदूर के खाली रहने के बारे में है अिसके लिये लेबर्स अेक्सपर्ट कमेटी (Labours Export Committee) भी बिठाअी गअी है ताकि यह मालूम होसके कि अिसे किस तरह हल किया जाय, और जो लेबरर्सो खाली हुये हैं अुनको कहां और किस तरह अबसार्ब (Absorb) किया जाय ।

दूसरा अेक सवाल अलविन मेटल वर्क्स के बारे में पूछा गया था । अलविन मेटल वर्क्स मे सिर्फ गव्हर्नमेंट के शेअर्स हैं । यह आय.टी. अेफ. के तहत नहीं है । अुसका खुद का डायरेक्टर बोर्ड है, और अुस डायरेक्टर बोर्ड के तहत वह अिंडस्ट्री चलती है । सब फॅक्टरी का अिंतजाम पूरी तरह डायरेक्टर बोर्ड के तहत है ।

आज सिमट और असबसट्रॉस अिंडस्ट्रीज में कोअी ३००,।४०० वर्कर्स काम करते हैं । अुनके बारे में भी सोचने की जरूरत है ।

दूसरा अेक सवाल यह किया गया था कि अेक जगह पर यह बताया गया है कि सिमेंट की पैदावार अिस साल कम हुअी, और दूसरे जगह बताया गया है कि सिमेंट ज्यादा पैदा हुआ है । यह कैसा हो सकता है ? मैं अिसको पूरी तरह से तो नहीं देख सका हूं, लेकिन जहां तक मेरा खियाल है बात अैसी हुअी होगी कि स्टेटमेंट बनाते वक्त तफावत होगअी होगी । अेक ने अपना साल फायनान्सियल अियर (Financial Year) लिया होगा, और दूसरे ने अीसवी साल लिया होगा. तो अिस तरह महिने का फरक पडने की वजहसे प्रॉडक्शन फिगर्स (Production Figures) म कुछ हजार टन का फरक हो सकता है जो मैंने फिगर्स हासिल किये हैं वह अिस तरह से हैं । १९५१ में १८,६३१६ टन और सन १९५२ में १८,८७१६ टन सिटमें पैदा हुआ है । अिसपर से अंदाजा लगा सकते हैं कि अिस अिंडस्ट्री का प्रॉडक्शन तशफ्फीबख्श है ।

अब मैं हमारे यहां जो अिंडस्ट्रीज में पैदावार हो रही है अुसका हाल आपके सामने रखना चाहता हूं। (Pause) कागजात में कुछ गडबडी हो गअी है। बहरहाल मैं माफी चाहता हूं कि कागजात कहीं अिधर अुधर लग गये हैं। सिमेंट के बारे में तो मैंने बतला दिया। मैं आपको यह भी बता देना चाहता हूं कि कोल प्रॉडक्शन (Coal Production) में प्रोग्रेस (Progress) हुआ है, टेक्स्टाअील में भी प्रोग्रेस हुआ है, और अिसी तरह क्वार्टर (Quarter) अिंडस्ट्री भी अिस वक्त बढ रही है। अिसमें प्रोग्रेस बहुत ज्यादा हुअी है, और आगे भी होने की अुमीद है, क्योंकि कांच के बनाने में अिसकी बहुत जरूरत होती है, अिसकी तारीफ बाहर भी बहुत हो रही है, और अुसको लेने के लिये यहां लोग हमारे पास आ रहे हैं। सब से बडी चीज जो फॅक्टरीज के बारे में मैं बताना चाहता था वह यह है कि जब प्रागा टूल्स कंपनी आफत में आगअी थी तो अुसको गव्हर्नमेंट ने अपने कब्जे में ले लिया। अिस वक्त अिस कंपनी ने ड्रीलिंग मशीन (Drilling Machine) और मीलिंग मशीन (Milling Machine) यहां बनाअी है। यह अेक बहुत क्रेडिट की चीज है कि अिस तरह की मशीनें हमारे यहां बनाअी जा रही हैं। सारे हिंदुस्तान में यह पहली मशीन है। बल्कि वह कहा जाता है कि अेशिया में पहली मशीन है। प्रागा टूल्स नुकसान में चल रही थी लेकिन अब दो साल से मुनाफे में चल रही है। ये दो चार चीजें मैंने याद से आपके सामने रखी हैं। मैं आपको अिसके आंकडे देना चाहता था लेकिन कागजात कहीं अिधर अुधर चक्कर खा गये हैं। (Laughter)

अब आखरी चीज है। लेबर पॉलिसी के बारे में दो अल्फाज आपके सामने कहना चाहता हूं। गव्हर्नमेंट की लेबर पॉलिसी क्या होनी चाहिये अिसके बारे में गव्हर्नमेंट को कहने की कोअी जरूरत नहीं है। जहां तक लेबर को सहूलत दी जा सके वह अुनको मुहैया की जाय यही गव्हर्नमेंट की लेबर पॉलिसी होनी चाहिये, और यही है भी सब से ज्यादा और बारबार जो अेतराज किया गया वह रिट्रेंचमेंट (Retrenchment) के बारे में किया गया। अभी थोडे दिन हुअे जब से मैंने चार्ज (Charge) लिया है। मुझे भी अैसा मालूम हो रहा है कि कभी कभी जो रिट्रेंचमेंट होता है वह जस्टीफाअेबल (Justifiable) नहीं होता, और शायद अुसमें विहक्टीमाअीजेशन (Victimisation) भी होता होगा। मैं अभी यह नहीं कह सकता कि अैसा है या नहीं। लेकिन यह जो खियाल है कि लेबर का रिट्रेंचमेंट हो रहा है वह सरासर गलत है। मैंने आंकडे देकर आपको यह बतलाया कि सारा रिट्रेंचमेंट दो हजार से कम हुआ है। अिसका तो प्रोपगांडा (Propaganda) के लिये कैपिटल (Capital) बनाया गया है। अलविन कंपनी में क्या हुआ? मैंने कहा था कि १३६ आदमी पुराने जमाने में निकाले गये थे। अुस वक्त निकाले गये तो निकाले गये, लेकिन अिस वक्त जो ४८ आदमी निकाले गये वे टेंपररी सर्विस (Temporary Service) के थे अुनकी छः महीनें से ज्यादा सर्विहस नहीं हुअी थी। लेकिन लेबर डिपार्टमेंटने कोशिश की और बहुत खुशी की बात है कि अेम्प्लायर (Employer) ने भी कबूल किया, और अिन ४८ आदमियों को रिअिन्स्टेट (Reinstate) किया गया। रिट्रेंचमेंट के बारे में मैंने लेबर डिपार्टमेंट को अेक सर्क्यूलर (Circular) भी जारी किया है कि अगर कहीं लार्ज स्केल रिट्रेंचमेंट (Large Scale Retrenchment) होनेवाला हो तो अैसी हर फॅक्टरी को चाहिये कि वह गव्हर्नमेंट को अेक महीना पहले नोटीस दें कि हमारी हालत अैसी अैसी हो गअी है, और हम लोगों को रिट्रेंच करना चाहते हैं। और साथ साथ जिनको निकालना चाहते हैं अुनको भी नोटीस देनी पडेगी और अुस के बाद लेबर डिपार्टमेंट का अेक आदमी,

अेम्प्लाअीज (Employees) का अेक आदमी अिन तीनों की अेक कमेटी होगी जो अुस मामले की जांच करेगी और रिट्रेंचमेंट के रीझन्स (Reasons) सही है या नहीं अुनको निकालना जरूरी है या नहीं, यह तय करेगी । अुसके तसफियेके मुताबिक कार्रवाअी होगी । अगर यहां निर्णय न हो सकातो अिस शमेंक नहीं कि वह मामला बादमें कन्सीलिअेशन प्रोसीडिंग्ज (Conciliation Proceedings) के लिये लेबर ट्रिब्यूनल (Labour Tribunal) के पास जायगा । लेकिन लेबर डिपार्टमेंट की यह पॉलिसी नहीं है कि जिसको चाहे अुसको रिट्रेंच कर दें । अिसके लिये बहुत स्ट्रिक्ट आर्डर्स (Strict orders) दिये गये हैं कि किन तरीकों पर रिट्रेंचमेंट किया जा सकता है रिट्रेंचमेंट के बारे में मुझे अितना ही कहना है ।

लेबर के लिये हाअुसिंग (Housing) का अिन्तजाम तो हमारे आने के पहले से फॅक्टरियों में किया जा रहा है । निजामाबाद की शुगर फॅक्टरी देखिये । बाहर के लोगों ने भी हम से कहा कि यहां का अिन्तजाम हम को सब से अच्छा मालूम होता है में नहीं कहता कि हर अेक को अच्छा मालूम हो अितना अच्छा है, यह तो होना नामुमकिन है लेकिन बहुत से लोगों ने अुसकी तारीफ की है । अिसी तरह से आजमजाही मिल्स में भी लेबर क्वार्टर्स (Labour Quarters) बनाये गये हैं और दूसरी जगहों पर भी बनाये जायेंगे । पिछला बजट जब पेश किया गया था तब बतलाया गया था कि लेबर हाअुसिंग (Labour Housing) के लिये रेव्हेन्यू से लोन (Loan) लिया गया है, और दो हजार मकानात अिस साल बनाये जायेंगे । गव्हर्नमेंट की लेबर के बारेमें यही पॉलिसी है कि जहां तक हो सके लेबर को सहुलियत दी जाय और अुनके डिसप्यूट (Dispute) का जहां तक हो सके अिक्वीटेबली (Equitably) तस्फिया किया जाय । गव्हर्नमेंट यह कभी नहीं चाहेगी कि अिस तस्फीये में लेबर के लिये कोअी गैरवाजवी फैसला हो । अिन चंद अल्फाज के साथ में अैवान से अदबन अिस्तदुवा करता हूं कि जो भी कटमोशन्स रखे गये हैं वो अगर वापिस लिये जायेंगे तो में बहुत मश्कूर हूंगा ।

Mr. Speaker : I shall now put the motions for reduction of grants to vote.

DEMAND No. 19—SCIENTIFIC DEPARTMENTS—MINES DEPT.

WORKING OF MINES DEPT. IN KARANATAK DISTRICTS

Shri Makhdoom Mohiuddin : Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 19 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

WORKING OF MINES DEPT. IN TELANGANA

Shri S. Ramanatham: Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 19 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

DEMAND NO. 30—INDUSTRIES

PROGRESS OF COTTAGE INDUSTRIES

Shri Pendem Vasudev: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

FAILURE OF THE GOVERNMENT IN PROTECTING THE NIRMAL INDUSTRIES

Shri Gopidi Ganga Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

INDUSTRIAL PROBLEMS IN THE CITY OF HYDERABAD

Shri Makhdoom Mohiuddin: Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 30 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

INDUSTRIAL PROBLEMS IN TELANGANA

Mr. S. Ramanatham: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

TEXTILE INDUSTRY IN MARATHWADA

Shri V. D. Deshpande : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

FUNCTIONING OF STATE-OWNED INDUSTRIES

Shri Syed Akhtar Hussain : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

FAILURE TO HAVE EFFECTIVE CHECK ON INDUSTRIES

Shri K. Ananth Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

GOVERNMENT'S INDUSTRIAL POLICY

Shri K. Ananth Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

PROGRESS OF INDUSTRIAL DEVELOPMENT

Shri Uddhav Rao Patil : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

VARIED INDUSTRIAL POLICY OF GOVERNMENT IN RESPECT OF MAJOR INDUSTRIES AND COTTAGE INDUSTRIES

Shri K. R. Veeraswamy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND NO. 33—LABOUR DEPARTMENT

IMPLEMENTATION OF SHOPS AND ESTABLISHMENTS ACT

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ شاپس اینڈ اسٹابلشمنٹس ایکٹ کے بارے میں میں نے جو کچھ کہا تھا منسٹر صاحب نے اسکا کوئی جواب نہیں دیا ہے ۔ اس لئے میری یہ خواہش ہے کہ میرا کٹ موشن ووٹ کیلئے رکھا جائے ۔

Mr. Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 33 by reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

WAGES OF AGRICULTURAL LABOURERS

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ اسکا بھی جواب نہیں ملا ہے میں یہ سمجھکر کہ منسٹر صاحب اسکو بھول گئے ہونگے اپنے کٹ موشن کو وتھ ڈرا کرتا ہوں ۔

شری ونائک راؤ ودیالنکار ۔ اسکے لئے کمیٹی مقرر ہے ۔

The motion was by leave of the House, withdrawn.

CONDITION OF TANNERY AND TEXTILE WORKERS

Shri S. Ramanatham: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

GOVERNMENT'S ATTITUDE TOWARDS TRADE UNIONS

Shri K. Ananth Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

RETRENCHMENT OF INDUSTRIAL WORKERS

Shri Makhdoom Mohiuddin: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

WORKING OF LABOUR DEPARTMENT

Shri Annajirao Gavane: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

DEMAND NO. 38—DIRECTORATE OF RESETTLEMENT AND EMPLOYMENT AND FURTHER EDUCATION

GROWING UNEMPLOYMENT IN NIRMAL TALUQ

Shri Gopidi Ganga Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

WORKING OF DIRECTORATE OF RESETTLEMENT AND EMPLOYMENT

Shri K. Ananth Reddy: Mr. Speaker, Sir, I want my cut motion to be put to vote.

Mr. Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 38 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

DEMAND NO. 52—STATIONERY & PRINTING

INEFFICIENCY OF STATIONERY AND PRINTING DEPT.

Shri V. D. Deshpande: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker: The question is:

"That the respective sums, not exceeding the amounts shown in the order paper, be granted to the President to complete the sums necessary to defray the charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of Demands Nos. 19, 30, 32, 33, 38 and 52, under the control of the Departments of Commerce & Industries and Labour."

The Motion was adopted.

As directed by Mr. Speaker, the motions for demands for grants which were adopted by the House are reproduced below—E. D.]

DEMAND NO. 19—MINES DEPARTMENT

"That a sum not exceeding Rs. 1,09,000 be granted to the Rajpramukh to complete the sum necessary to defray the charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of 'MINES DEPARTMENT'."

DEMAND NO. 30—INDUSTRIES

"That a sum not exceeding Rs. 17,29,900 be granted to the Rajpramukh to complete the sum necessary to defray the charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of 'INDUSTRIES."

DEMAND NO. 32—INSPECTOR OF FACTORIES

"That a sum not exceeding Rs. 1,49,400 be granted to the Rajpramukh to complete the sum necessary to defray the charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of 'INSPECTOR OF FACTORIES'."

DEMAND NO. 33—LABOUR DEPARTMENT

"That a sum not exceeding Rs. 5,76,900 be granted to the Rajpramukh to complete the sum necessary to defray the charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of 'LABOUR DEPARTMENT'."

DEMAND NO. 38—DIRECTORATE OF RESETTLEMENT AND EMPLOYMENT

"That a sum not exceeding Rs. 2,13,800 be granted to the Rajpramukh to complete the sum necessary to defray the charges which will come in course of payment during the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of 'DIRECTORATE OF RESETTLEMENT AND EMPLOYMENT'."

DEMAND NO. 52—STATIONERY AND PRINTING

"That a sum not exceeding Rs. 32,30,000 be granted to the Rajpramukh to complete the sum necessary to defray the charges which will come in course of payment during

the year ending the 31st day of March, 1954, in respect of 'STATIONERY AND PRINTING'."

Mr. Speaker: We now adjourn till 9 a.m. tomorrow.

The House then adjourned till Nine of the Clock on Saturday, the 21st March, 1953.